کھیتا کی دیوی

مصنفہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ناول

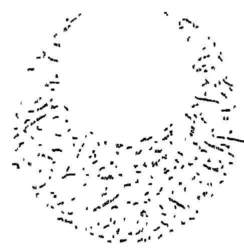
تمنائے دید

مصنفہ

محمد سجاد مرزا بیگ دہلوی

مطبوعہ [illegible] جوبلی پریس حیدرآباد دکن

قیمت فی جلد ۱/



دیباچہ

دل کے ٹکڑے ہوئے جاتے ہیں مگر مرغ چمن — آج کچھ نالہ بالحان دگر کرتا ہے۔

افسوس! اللہ اگرچہ دلی وہی ہے مگر دل لگی کے سامان نہیں۔ بے فکری کا زمانہ ختم ہوا۔ عیش و آرام کے دن گئے۔ اب نہ سیر باغ ہے نہ مجلس احباب۔ پھر وہ دل خوش کن باتیں اور [illegible] بخش مشغلہ کہاں!

میرے دوستو! اگرچہ [illegible] میں ہے مگر دل کی آنکھیں تمہارے [illegible] [illegible] اٹھ گئے۔ ہاں جب تصور [illegible]

[illegible] دیکھ پر ساتھ [illegible] ہوتا ہے۔

[illegible] گذشتہ میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خوف در [illegible] اور اس کر دیتا مگر ایک دوسرے کو ڈھارس دیتے اور پھر ہمارے چہرے بشاش اور دل خوش ہو جاتے۔

اس دن کی خوشی کا کیا پوچھنا ہے جب شمس العلماء بھی شریک ہوں جاڑے کے سارے دن۔ گرمی کی ٹھنڈی چاندنی راتیں۔ موسم بہار کی صبح و شام۔ برسات میں ابر چھایا ہوا خنک دن۔ غرض کوئی عمدہ سے عمدہ ہمارے [illegible] سمجھا تھا۔ باغ اور جنگل کے پرندے ہم سے زیادہ بے فکر و بشاش نہ تھے۔ شاید ان کو بھی ہماری آزادی اور نواسنجی پر رشک آتا ہو۔ شہر یا دریا کے کنارے کنارے [illegible] منظر یا باغوں کی سیر کرتے میلوں نکل جاتے۔ یا سر شام کھیتوں یا کھنڈروں کی سیر کرتے۔ کبھی موسم بہار کی شام کو سر سبز جنگل میں دوڑتے دوڑتے [illegible] باغ میں جا کر [illegible] بینچ پر بیٹھتے۔ [illegible] ماہتاب ہمارے سر پر نکل رہا ہوتا۔ ہوا میں پھولوں کی بو بسی ہوئی [illegible] ایک طرف زمردی فرش اور [illegible] گلکاری [illegible] پانی میں آہستہ آہستہ [illegible] کھانی [illegible] سین ہوتا تھا۔ پھر اُس [illegible]

[illegible] بے لاگ اور سچی [illegible] باغ باغ ہو جاتے۔

[illegible]

[illegible]

اس دلچسپی کو اور دو بالا کرتے اور خیال کا دامن [illegible] بھرتے -
کبھی مرزا جلیل کی محبت سچی دوستی اور حقیقی ہمدردی کا حق ادا کرتی اور کبھی فکر و تشویش کو دل میں نہ رہنے دیتی -

اب یہہ باتین خواب و خیال ہین - فارغ البالی کا زمانہ نہ رہا - دوستون کی یکجائی نہ رہی پہر وہ دل اور دلمین اُمنگ کہان !

میرے دوستو ! مدت سے لطف و صحبت کو دل ڈہونڈتا تہا - مگر اس کا - اب میسر آنا حسن اتفاق ہے مین نے اس زمانہ کی یادگار مین یہہ کتاب تصنیف کی ہے اور اپنی حالت اور شوق کے لحاظ سے نام **تمنائی دید** رکہا ہے - اگرچہ یہ تحفہ نہایت [illegible] مگر مین اس کو آپ کے نامون سے نامزد کرتا ہون کہ ہمارے اطمینان کے زمانہ اور پاک مشاغل کی یادگار رہے - اور جو احباب میری ملاقات [illegible] مشتاق ہین اس کے [illegible] [illegible] ہون -

در سخن پنہان شدم مانند بو در برگ گل - ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

خاکسار محمد سجاد مرزا بیگ

[illegible] غرض [illegible] رفتہ رفتہ محبت [illegible] نسبت [illegible] ہوگئی [illegible]
[illegible] بیدار مغز طباع - خوش [illegible] شخص ہین کہ نظم و نثر مین بدو [illegible]
[illegible] تقریر کا مادہ [illegible]
[illegible]
[illegible] پاک باطنی اور [illegible]
[illegible]
[illegible] طبیعت [illegible] اکثر [illegible] دوستی کے [illegible]
[illegible]

[illegible]

"مولوی ناصرؒ"

"ذرا ٹھیرو ابھی آیا"

"نماز [illegible] مسجد مین نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے"

"وقت تنگ [illegible] تم آپ ہی دیر لگا رہے ہو"

پانچ منٹ کے بعد مسٹر ناصر نماز [illegible] کی شیروانی ترکی ٹوپی پتلون [illegible] نہایت عمدہ ولایتی بوٹ ڈانٹ سگار اڑا [illegible] سے دونوں نے مصافحہ کیا اور واکنگ کے لئے چل کھڑے ہوئے۔

صبح سے مینہ [illegible] کھولی کبھی کم اور کبھی زیادہ برابر برستا رہا [illegible] کرکے کہین چار بجے ذرا تھما تو بے چین طبیعت [illegible] سرگھر مین بیٹھے بیٹھے [illegible] فرصت ملی کہ سبزہ زار اور باغون [illegible] دل [illegible] موسم برسات [illegible] ہے جو نیچر کی بے انتہا خوشنما [illegible] سبزہ کا لہرانا۔ ٹھنڈی [illegible] ابر [illegible] خود [illegible]

[illegible]

مین خاندان مغلیہ کے آخری بادشاہ بہادر شاہ ثانی نے اون کے بجائے سنگ باسی کے برج بنوا دے اندر بہی چہت اور دیوارونپر سنہری کام نہایت خوشنمائی سے کیا ہوا تہا۔

زہے صفائی عمارت کہ در تماشایش — بدیدہ باز نہ گردد نگاہ از دیوار

قدیم زمانہ مین اس مسجد کے متعلق ایک حوض بہی تہا۔ لیکن اب زمانہ نے اس کا نشان تک صفحۂ ہستی سے [illegible] ڈالا۔ البتہ مسجد کی پیشانی سے اس کے بانی کا نام اتبک روز روشن کیطرح چمک رہا ہے۔

وَهُوَ هٰذا

شکر حق در عہد احمد شاہ غازی بادشاہ — خلق پرورد او گر شاہان عالم را پناہ

مسجدے کردہ بنا نواب قدسی منزلت — بادا ئم فیض عام آن ملاک سجدہ گاہ

[illegible] — ساخت تعمیر سے چنین جاہ [illegible]

[illegible] — ہرکہ از آبش طہارت [illegible]

[illegible] — مسجد [illegible] لطلع نور اِلٰہ

[illegible] آہستہ باتیں [illegible]

[illegible] اس وقت [illegible]

[illegible]

[illegible] نہایت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
رنگ کا کام کرتی تھی سبزہ ہی سبزہ پھیلا ہوا تھا مشرق اور مغرب مین سبزہ زار کے اختتام پر سنگ سرخ کی دو عالیشان عمارتین واقع تھین جو اس وقت روے زمین پر اپنا ثانی نہین رکھتین مگر افسوس کہ زمانہ ان کی نقشون کو بے مہر خوبرویون کے دل سے نقش وفا کی طرح مٹاتا جاتا ہے اور بہت کچھ مٹا چکا ہے - یہہ عمارتین جامع [illegible] قلعہ دہلی ہین جو اس وقت اس مقام کے حسن کو دوبالا کئے ہوئے ہین - قلعہ کے نیچے دریاے جمن لہرین مارتا [illegible] آتا ہے اور اس کی کنارہ ایک نیلگون کوٹھی حامد کے دلکو للچا رہی ہے کہ اس کی پاس کیون نہ ہوتی - شمال مین کوٹھی سے ذرا ہٹ کر ایک سنسان سڑک فیض بازار تک جاتی ہے - اس سڑک کے کنارہ کنارہ دونو طرف خوشنما درخت اس طرح چھپائے ہو [illegible] کہ موسم گرما مین بھی آفتاب کی شعاعین بڑی جد [illegible] سڑک پر پڑتی ہون گی - درخت [illegible] نیچے [illegible] کے چھوٹے چھوٹے [illegible] لگے ہوئے تھے جن کو مالی ہمیشہ ہمقدر رکھتا ہے - اس سڑک [illegible]

[illegible] سری طرف ایک چھوٹی سی نہر عین سنہری مسجد کے نیچے سے ہو کر [illegible] [illegible] نہر کے مغرب کی جانب [illegible] [illegible] واقع ہین اور [illegible] ان کی سڑک کٹی ہوئی ہے جو ٹھنڈی سڑک کے نام سے مشہور ہے - اس سڑک سے

[illegible]

[illegible] طرف اٹھ [illegible] قدرت سے ایک سرخ مہتاب چھوڑ دی [illegible] ان کی سرخ عکس کا لہرانا

ایسا [illegible] ہوا کہ حامد کتنی دیر تک اس سین مین محو رہا ۔ موذن کی اللہ اکبر کی آواز [illegible] گونجتی ہوئی **حامد** کے کان مین پہونچی جس نے اوس کی توجہ کو اس دلچسپ سین سے ذرا ہٹایا ۔ اس نے نیچے اُتر کر نہر مین وضو کیا اور نماز مغرب ادا کی ۔ نماز پڑھنے کے بعد ناصر کی صلاح سے گھر واپس جانے کی ٹھہرائی اور اس خوشنما منظر کی آخری بہار دیکھنے کے لئے زمین و آسمان پہ ایک وسیع نظر ڈالی تو جانب [illegible] برج کی عین سیدھ مین ماہ ربیع الاول کی پہلی رات کا چاند نہایت خوشنمائی سے جلوہ افروز نظر آیا ۔ اب یہہ دو نو گھر واپس آنے کے لئے روانہ ہوئے اور ہاتھہ مین ہاتھہ ڈالے باتین کرتے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے [illegible] تک پہونچے ۔

ناصر [illegible] ہون ۔

حامد ابھی سے ۔

ناصر گھر ہی آگیا ۔

حامد یہہ تو مین بھی جانتا ہون کہ آپ کا دولت خانہ قریب ہے ۔

ناصر لہذا رخصت ۔ کل پھر ملین گے ۔

حامد اجی آپ ہین کس خیال مین ۔ اب مین آپ کو کب چھوڑتا ہون ۔

ناصر کیا تہانہ مین لیے چلیے گے ۔

حامد ہان بھائی محمود کا حکم ہے کہ [illegible] تک لے چلون ۔

ناصر ابھی تو [illegible] کو بیوی ہی ملی ہے جب مجسٹریٹ [illegible] ہی کسی پر زور کرین آپکے نزدیک [illegible] ہے اون کے نزدیک تو بادشاہت مل گئی ہے [illegible] قسمت [illegible] ۔

حامد آج رات [illegible] کامیابی کا جشن کرینگے

ناصر [illegible]

نوٹ ۔ جس نے کوشش کی اوس نے پایا ۔

[illegible] تم جانتے ہو کہ وہ راگ کے عاشق ہیں اور آج [illegible] پہلے [illegible]
[illegible] نہیں سکتے تھے۔ سب کی صلاح سے یہی تاریخ [illegible] پائی
اب یہ کیونکر ممکن ہے کہ تم نہ ہو۔ اگر آپ نہ چلیں گے تو رنج ہوگا۔

ناصر (ذرا سوچ کر) اچھا آدھ گھنٹے بعد آؤں گا۔

حامد ایسے جانے کسی اور کو دینا۔

ناصر نہیں [illegible] آؤں گا کہ مجھے شرمندگی [illegible]

حامد تقریباً دس بجے مگر آپ دس بجے کا نام [illegible]
[illegible] آنا [illegible]
ممکن ہی نہیں۔

ناصر عجب وہمی ہو۔ انشاء اللہ ضرور آؤں گا۔ السلام علیکم

حامد (ایک [illegible] بڑھا کر) وعلیکم السلام (پھر مڑ کر) دیکھو یاد رکھنا۔

ناصر ضرور۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور نوکروں کے مکان - بعدہٗ نہایت وسیع محل سرا - یہہ محل سرا نہایت وسیع اور خوشنما بنی ہوئی ہے - دو طرفہ اونچے اونچے چبوتروں پر دوہرے سنگین دالان اور شہ نشین - پہلوؤں پر کمرہ اور صحن چیان - چبوترہ کے وسط میں سنگ مرمر کا حوض صحن میں خوبصورت نہر دو نو طرف باغیچہ اور روشین اور بڑے بڑے کمرہ اس محل سرا کی ایک جانب ایک اور مکان [illegible] جس کا ایک دروازہ محل سرا میں ہے اور دوسرا فراش خانہ بازار میں یہہ مکان مردانہ مکان قرار دیا گیا تھا اور آج رات ناچ بھی اوس ہی میں ہونے والا تھا - محل سرا میں زنانہ تھا اور کل تک اوس میں کنبہ رشتہ کی عورتیں بکثرت مہمان آئی ہوئی تھیں - مگر آج صرف قریب ہی کے تھوڑے سے رشتہ دار تھے - باہر کا کمرہ محمود اور اوس کے چھوٹے بھائی حامد کے پاس تھا اور دوست [illegible] بھی اکثر اسی کمرہ میں آیا جایا کرتے تھے - [illegible] فرش اور آئینوں سے آراستہ تھا اور اوس [illegible] جگہ [illegible] دار لیمپ جل رہے تھے - [illegible] روشنی تھی - محمود سعید [illegible] [illegible] کر رہا تھا - اور چونکہ کمرہ میں گرمی [illegible] اس وقت [illegible] یا گیا تھا -

محل سرا کے سجانے میں کوئی کسر [illegible] - دالانوں میں سفید [illegible] - اور گاؤ تکیہ دیوار [illegible] [illegible] فانوس کی روشنی [illegible] [illegible] روشن تھیں [illegible] [illegible] نہر اور باغیچہ کی سیر کا لطف [illegible] [illegible] اور [illegible] کر رہے تھے - حامد [illegible] محمود کے [illegible] ایک کرسی پر جو بیٹھا اور دوستوں [illegible] باتیں کرنے لگا - [illegible] ایک [illegible] اور حامد کو

دیکھکر کہنے لگی "میان تم پہرون سے کہان گئے ہوئے تھے یہان تو تمہین سب یاد کر رہے ہین"

حامد — کیون۔

ماما — یون ہی

حامد — (مسکراکر) مین اندر جاؤن پردہ تو نہین۔

ماما — (اری اب تو سب مہمان گئے صرف اپنے ہی اپنے باقی ہین۔

حامد — اری پردہ تو نہین۔

ماما — اے کہہ تو دیا شوق سے جاؤ کوئی نہین۔

حامد اندر داخل ہوا اور لب عرض کرسی گھسیٹکر بیٹھ گیا اور دوسری کرسی پر پاؤن پھیلادئے۔

حامد اس وقت اپنی عمر کے اٹھّاروین سال مین تہا۔ مگر چونکہ وہ نہایت تندرست اور صحیح المزاج تہا اس سبب سے اُس کی عمر کے اندازہ کرنے مین ناواقف آنکھین غلطی کرتی نہین۔ اور اون کی نظر مین وہ اپنی اصل عمر سے دو تین برس زیادہ تہا۔ خدا نے اوس کو حُسن صورت وسیرت سے مشرف کیا تہا اگرچہ وہ بہت گورا نہ تہا مگر اوس کا گندمی رنگ خوبصورت تہا اور بڑی بڑی آنکھین خط وخال کی خوشنمائی [illegible] نہ پیرون کی موزونیت ایسی تہی کہ دیکھنے والے اوسے پسند کرتے تھے۔ اس کے علاوہ [illegible] شایستہ۔ [illegible] اطوار۔ خوش خلق۔ خندہ پیشانی لڑکا تہا شرف علم سے بہی بے بہرہ نہ تہا۔ اوس کی باتین بڑی خوشنما ہوتی تہین۔ متانت اور سنجیدگی کے ساتھ ایسا مذاق تہا کہ کسی کو ناگوار بہی نہ ہوتا تہا۔ علاوہ ازین اوس کی خصلت ایسی اچھی پیدا ہوئی کہ دل مین جگہ کرلیتی تہی۔ غرض اوس کی ادا [illegible] نہین تو [illegible] ضرور اس قابل تہین کہ بزرگون سے شفقت۔ دوستون سے الفت۔ غیرون سے محبت زبردستی کرالیتی تہین۔ ممکن نہ تہا کہ کوئی شخص دو چار بار اوس سے ملے اور اوس کا گرویدہ نہ ہوجائے۔

حامد کرسی پر آکر بیٹھا اور مکان کے چارون طرف نظر دوڑا کر چپکا ہو رہا - ایک منٹ بھی نہ گزرا تھا کہ اوس نے پھر ہر طرف نظر ڈالی اور سب کو اپنے اپنے کام مین مشغول پاکر حوض کی طرف دیکھنے لگا - کئی بار ایسا ہوا کہ اوس نے کسی [illegible] کچھ کہنے کا ارادہ کیا اور کسی نہ کسی کام مین دیکھکر خاموش ہو رہا اتنے مین ایک خادمہ سامنے سے گزری -

حامد — مجھے پانی پلا جا -

خادمہ — بھلا میان آئے ذرا پانون کو کہ آؤن -

حامد نے تھوڑی دیر انتظار کیا مگر جب ماما پھری تو اوس نے پکار کر کہا کہ کوئی مجھے پانی پلا [illegible] - تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ کسی نے اپنے گورے گورے نازک ہاتون سے [illegible] پیش کیا - حامد نے گلاس ہاتھ مین لیا اور ایک گھونٹ پیکر گویا پانی کو زیادہ ٹھنڈا کرنے کے لئے ٹھہر گیا - اور دزدیدہ نگاہ سے اوس نازنین کو دیکھتا رہا -

یہہ نازنین دوشیزہ لڑکی بلا کی خوبصورت تھی اور [illegible] ہر ایک آنکھہ اوسی پر [illegible] اور ہر زبان پر [illegible] -

ندانم آن گل خندان چہ رنگ و بو دارد — کہ مرغ ہر چمنے گفتگوے او دارد

[illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

از باغ رخش بہار جارے | ہر برگ گلش چمن نثارے
شمشاد قدے نیاز رستہ | صد دستۂ گل و گلاب بستہ
محبوبۂ ملک ناشکیبان | اعجوبۂ شہر دلفریبان
رعنا قد او بجامہ زیبے | گلدستہ بدست دلفریبے
چشمش بہ نگاہ جادوانہ | صد بتکدہ را قمار خانہ
در مستی نرگس سیاہش | صد میکدہ زیر ہر نگاہش
چشمش کہ جہان خراب کردہ | در چشم غزالہ خواب کردہ
بتخانۂ ہند چشم مستش | [illegible] صنم پرستش
ابروش کہ کردہ دل ز جان سیر | در سینہ شکستہ ناخن شیر
رویش ز غرور حسن و مستی | آئینہ بدست خود پرستی
ز آب رخش بشعلہ تاب دادہ | آتش کدہ سر آب دادہ
جز آئینہ کس نسودہ دستش | جز سرمہ ندیدہ چشم مستش

اوس کی [illegible] اطوار کی طرح لباس سے بھی سادگی [illegible] وہ شروع ہی سادگی پسند [illegible] اوس کو دیا تھا۔ [illegible] کانوں میں صرف سچے موتیوں کے دو بندے تھے [illegible] شاعر [illegible] حسن کو [illegible] مدد دیتے تھے۔ [illegible]

[illegible] گھونٹ پیا [illegible] جبین پر [illegible] کی [illegible] ایک [illegible] پڑی رہی [illegible] کے [illegible] سے اپنی نظر ہٹا کر حسن کی چھوٹی چھوٹی [illegible] کو جو اس وقت ہو رہے تھے آپ جدا نہ رہی تھیں بغور دیکھنے لگی۔
حامد نے آدھا گلاس اسیطرح ایک ایک گھونٹ پیا اور باقی نصف ایک دم سے پیکر گلاس دینے کے لئے بڑھایا تو اوس نازنین

نے ایک دلربایانہ انداز سے الگ گلاس کو اٹھا لیا۔ تاکہ کہین اوسکا ہاتھ حامد سے نہ چھو جائے اور نہایت پھرتی سے دالان مین چلی گئی۔

نہ برق مین یہ کرشمہ نہ شعلہ مین یہ ادا
کوئی بتاؤ کہ وہ شوخ تند خو کیا ہے؟

تھوڑی دیر تک حامد کی نگاہ نے اس نازنین لڑکی کا ساتھ دیا۔ اور اس کو دالان تک پہونچا کر پھر چمن کی طرف مڑی تو ایک روش پر ایک خوبصورت جوان عورت کو ہاتھ میں [illegible] پنکھا اٹھائے آہستہ آہستہ اپنی طرف آتے دیکھا۔ یہ حامد کی بڑی پھوپی کی سب سے چھوٹی بیٹی تھی جو اس سے تقریبًا دو سال بڑی تھی۔ اس کا نام بلقیس تھا۔ بلقیس کو اپنی طرف آتا دیکھکر حامد نے دوسری کرسی خالی کر دی اور سنبھلکر ہو بیٹھا۔

بلقیس: ابھی بیٹھے ہی کہان غائب ہو گئے تھے۔

حامد: ذرا سیر کو گیا تھا۔

بلقیس: کیون؟

حامد: دل بہلاتا [illegible] اور کیا کرون۔

بلقیس: خوب دل بہلاتے ہو۔

حامد: تو مین [illegible] گھر مین بیٹھا رہا کرون۔

بلقیس: تم گھر مین تھے [illegible]

حامد: وہ بھی گھر [illegible]

بلقیس: گھر مین ہوتے تو باتین ہوتے

حامد: مجھ سے [illegible]

بلقیس: آج پھر وہ [illegible]

حامد: تعجب ہے۔

بلقیس — مجھے ذرا بھی تعجب نہین -

حامد — یہہ کیون -

بلقیس — تم مین کشش ہی اس بلا کی ہے - کہ کوئی تم سے علیحدہ رہنا نہین چاہتا -

حامد — خوب کیا مجھہ مین مقناطیسی قوت ہے -

بلقیس — ہان بھائی ہے تو کچھہ ایسا ہی ہر ایک تم سے اعتدال سے زیادہ محبّت کرتا ہے -

حامد — چونکہ تم کو مجھ سے الفت ہے اس سبب سے یہ خیال ہے -

بلقیس — نہین مین نے آزما کر دیکھا ہے غیر بھی تم سے بہت کچھہ محبت کرتے ہین - دیکھو میری بڑی بہو بی اور اُن کے بیٹے دونو تم کو کیا اپنا سمجھتے ہین - اپنے بچّون کی طرح سمجھتے ہین - چچا جب تمہارا ذکر آتا ہے یہی کہتے ہین کہ مجھ کو تو حامد سے زیادہ کوئی بچّہ پسند نہین -

حامد — بزرگ شفقت کیا ہی کرتے ہین -

بلقیس — آخر کنبہ مین اور بھی تو لڑکے ہین تم ہی مین کیا سرخاب کا پر لگا ہے -

حامد — پھر یہہ اپنی اپنی قسمت ہے تم کو کیون شک پیدا ہوا -

بلقیس — مجھے تعجب اسی کا تھا کہ تمہارے ستارہ مین یہہ بات ہے کہ کوئی [illegible] بزرگون ہی پر کیا منحصر ہے چھوٹے [illegible] خوش ہوتا ہے [illegible] امّان کی دو [illegible] تم سے کیسی محبت کرتی ہین -

حامد — [illegible] کیون کسی کو بدنام کرتی ہو -

بلقیس — مین کچھ جھوٹ تھوڑی [illegible] اتنا ہی نہین پہچانتے - دیکھو انہون نے [illegible] تمہارے [illegible] تیار کرنی -

حامد — ضرورت ہی ایسی آپڑی تھی صبح کو برات تھی -

بلقیس — یہی تو بات ہے برات کی رات اپنے سارے کام چھوڑ دے اور آپ کے کام مین مصروف۔ ہمارا ذرا سا کام نہ کر دین۔

حامد — مین تو اس کا شکل سے یقین کرون گا۔

بلقیس — شرارت کرو ہوتا ہی کیا ہے۔ پہر تو وہ[1] یہی کہتے تہے کہ مین اپنے سسرال بہر مین زیادہ تر حامد عزیز ہے۔ مین خواہ مخواہ کوئی بات نکالکر اون سے بحث کیا کرتا ہون اون کی تیزی طبع سے میرا دل خوش ہوتا ہے۔

حامد — وہ کون؟

بلقیس — کیا بچارے بہولے ہین۔ یہی تو چہیڑ خوانی ہے۔

حامد — خیر جو ہون اون کی عنایت ہے۔

بلقیس — اب ہوشیار ہو جاؤ تمہارا نمبر آگیا ہے۔

حامد — خیر صلا!

بلقیس — آج ہی ذکر ہو رہا تہا کہ اس سال حامد کا گہر بہی بسا دیا جائے

حامد — الحمد للہ میرا گہر تو اب ہی بسا ہوا ہے۔

بلقیس — تمہین [illegible] سب کی شادی ہو جائے اور آپ لنڈورے [illegible]

حامد — [illegible] رہے گا۔

بلقیس — اب کوئی دم مین دم سے جہاج [illegible]گا۔

حامد — جی مین تو [illegible] نہین [illegible] جہاج [illegible]

بلقیس — [illegible]؟

حامد — [illegible] عشق [illegible] ہین۔

بلقیس — [illegible]

---

[1] نوٹ — ہندوستان مین عورتین خاوند کا نام نہین لیتین بلکہ ضمیر استعمال کرتی ہین۔

حامد — میرے اور تمہارے خیالات مین بڑا فرق ہے - اس مین کچھہ شک نہین پر مین نہین چاہتا کہ جب تک اپنی قوت بازو سے نہ پیدا کر سکون اپنا ذاتی خرچ بھی زیادہ بڑھاؤن - چہ جائیکہ اتنا بڑا بھاری بوجھ اٹھانا - علاوہ ازین جب تک میری مرضی کے موافق ہو مین کرنا نہین - مگر یہہ تو ممکن ہے کہ کوئی میری مرضی کے موافق ہو یہہ کیونکر ہوگا کہ مین بھی اوس کے مرضی کے موافق ہون - اگر مجھے ذرا بھی یہہ معلوم ہوا کہ جسے میرے ساتھہ زندگی کی ایک [illegible] گزرانی ہے مجھہ سے نارضامند ہے تو مین عمر بھر بھی نہ کرون گا - خواہ مین اوس کا عاشق زار ہی کیون نہ ہون - کیونکہ اپنے دل کی [illegible] چاہتا ہون اور جب مین آزادی کو زیادہ پسند کرتا ہون تو پھر کیونکر روا ہو سکتا ہے کہ [illegible] مرضی کے خلاف مجبور ہونا پسند کرون - اور اوس [illegible] کبھی خوش نہین رہ سکتا -

بلقیس — (مسکرا کر) خوب [illegible] بسیار - شادی ہوئے کے بعد تو ممکن نہین کہ جس کسیکو تمہارا جیسا [illegible] تم سے محبت نہ کرے - میرا ذمہ اگر [illegible] ہے تم [illegible] تم وہ [illegible] بالکل بے [illegible] (ذرا ٹھہر کر مسکراتے ہوئے) یہہ مین اوسے سمجھا دونگی -

حامد — تو مین [illegible] کر دون گا -

بلقیس — [illegible]

حامد — [illegible] مشکلین [illegible] آ رہی ہین [illegible] ترقی اور بہبودی مین [illegible] جب تک [illegible] مشکلون کا [illegible] کیا کرون -

بلقیس — [illegible]

حامد — [illegible] آہستہ [illegible] -

بلقیس — اس وقت تمنے مجھے ڈرا سا دیا -

حامد — اگر خداوند تعالی مدد فرمائے تو ڈرنے کے قابل تو کوئی بات نہین ہان ڈول کچھہ ایسا بیڈھب آپڑا ہے کہ نہ خاموش رہا جاتا ہے نہ کچھہ کیا جاسکتا ہے مگر جب اورا پنی کارروائیون مین بند نہین تو مین کیون کاہل بنون -

دالان مین سے ایک اوہیڑ عمر عورت جسکا تقریبًا پینتالیس برس کا سن تہا نکلے اور اوس کے پیچھے پیچھے وہی نازنین دلربا ایک بانکی ادا سے ڈوپٹہ سنبہالتی چلی - اوس نے کن انکھیون سے حامد کی طرف دیکھا اور پہر نظر نیچی کئے چبوترہ سے اترا ایک کمرہ کے اندر اوسی عورت کے ساتہہ داخل ہوئے - تہوڑی دیر کے بعد وہ ایک چینی کے قاب مین کچھہ میوے اور مٹھائی نہایت خوبصورتی سے چن کر لاتی ہوئی معلوم ہوئی -

چبوترہ کے پاس آکر وہ ذرا ٹھٹکی - اور مڑ کر اسی عورت کی طرف دیکھا تو اوس نے پکار کر کہا - حامد بیٹا تمنے صبح کو بھی جلدی مین کچھہ نہین کھایا تہا - بہوک لگی ہوگی [illegible] تو ابہی دیر ہے لو یہہ مٹھائی کھالو - جب یہہ آواز حامد کے کان مین پہونچی [illegible] نے نہایت آہستہ سے چبوترہ پر قدم رکھا - اور جرات [illegible] [illegible] ہاتھہ مین قاب مین دیدے مگر حیا مانع ہوئی اوس [illegible] جرات کی [illegible] روکا آخر [illegible] بلقیس کی کرسی کے [illegible] اپنا نازک ہاتھہ اوسکے [illegible] کہکر کہا آپا لو [illegible] - اس اثنا مین حامد کی نظرین [illegible] [illegible] اور [illegible] کو بغور دیکھا کین - [illegible] [illegible] - اوہ کیا پر بلقیس نے اوسے اپنے پاس بٹھا لیا - [illegible] [illegible] دیا -

بلقیس — اس وقت تم کیون [illegible]

[illegible] -

نازنین — جی ہان سب [illegible] بیٹھے تھے [illegible] رہی -

بلقیس — تمہارا یہان جی تو نہین گھبراتا۔

نازنین — جی کیون گھبراتا آخر یہہ بھی تو گھر ہے۔

یہہ کہکر اوس نے پھر اُٹھنے کا ارادہ کیا اور بلقیس نے دوبارہ روکا۔

بلقیس — ہائین پھر چلین کیا ہم سے کچھہ خفا ہو۔

نازنین — (شرماکر) خفا کیون ہونے لگی تھی۔ بھابی اندر اکیلی بیٹھی ہین اُن بچاری کا اور جی گھبرائے گا۔ اپنے دل مین کیا کہین گی۔

حامد — (بلقیس سے) بھابی جان کا مزاج تو ابھی کیا معلوم ہونا تھا مگر ہان صورت کیسی ہے۔

بلقیس — (نازنین لڑکی کی طرف اشارہ کرکے) یہہ اون کے مصاحب ہین ان سے پوچھو۔

نازنین — (بلقیس سے) کیون کیا آپنے اون کو نہین دیکھا۔

حامد — مگر تمہاری نسبت تو کم۔

نازنین — (نہایت شرمیلی آواز سے) خاصی اچھی ہے۔

حامد — اور عادت۔

نازنین — (بھولی بھولی ادا سے) ان کی سمجھہ کیا خبر ابھی تو وہ کسی سے بات بھی نہین کرتین۔ یہہ کہکر وہ جلدی سے اُٹھی اور دالان کے اندر چلی گئی۔ حامد [illegible] گاڑی کی [illegible] دیکھی تو [illegible] آتے ہین [illegible] تھے وہ جلدی سے ٹوپی اوڑھ کے باہر نکل آیا۔ اس وقت سب احباب محمود کے پاس جمع تھے مردانہ مکان [illegible] پہلے سے تیار تھی صرف ناصر اور چند اور دوستون کا انتظار تھا جن سے شریک جلسہ ہونے کا اقرار لیا گیا تھا۔

محمود — (حامد سے) ناصر آئین گے یا نہین۔

حامد — آدھے گھنٹے کا وعدہ تھا پر بہت زیادہ وقت گذر گیا۔ ابھی تک نہین آئے۔

دوسرا — اگر اون کے آنے مین [illegible] شبہ ہو تو سمجھنا کہ بیہدہ پاجائے وہ بغیر ساتھہ لائے نہ چھوڑے گا۔

تیسرا — بیہدہ آپ چلے آئین گے۔

حامد — تھوڑی دیر اور انتظار کرنا چاہیے ابھی کچھہ ایسی نہین ہوئی

وقت گذرتا جاتا تہا اور ناصر کی غیر حاضری سے احباب کا اضطراب بڑھتا جاتا تہا۔ گھنٹے نے دس بجائے اور ساتھہ ہی ایک نازک سُریلی آواز ہوا مین گونجتی ہوئی دور دور نکل گئی۔

وَھُوَ ھٰذا

غزل

نازو تمکین ہے وہان صبر کی یان تاب نہین — یہی صورت ہے تو کچھہ جینے کے [illegible]

طرفہ نیرنگ محبت مین نظر آئے ہین۔ — برق آنکھون سے ٹپکتی [illegible]

ہائے وہ شوق ملاقات عدو مین جاگے۔ — جس کی آنکھون کے تصور مین [illegible]

جان کی شکل دکھائی ہے بنا کر تجھکو۔ — دل کی تصویر بنائی [illegible] سیماب نہین

ہجر مین کہین آرام نہین خاطرخواہ — ہجر مین خار [illegible] گرداب نہین

غمزہ نادر طلب [illegible] عشوہ ہے نایاب پسند — جنس [illegible] ہے سونا [illegible]

[illegible] عشق کی [illegible] اتنک حضرت — [illegible] نہین دیدہ [illegible] خواب نہین

دیلو

[illegible] خلوت [illegible] — [illegible] گردید [illegible]

[illegible] تنگ نظر [illegible] — [illegible] آشفتہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پس ازمردن چو شمع کشته روشن شد یقین ما را   که در هر دیدهٔ بیدار پنهان بود حالتها

علی الشب سے ہے شیراز در جام وسبو دارد
الا یا ایها الساقی ادر کاسا و ناولها

باب ۲ دوم

تَمُوتُ مَعَ الْمَرْءِ حَاجَاتُهُ   وَتَبْقَى لَهُ حَاجَةٌ مَا بَقِيْ
نَرُوحُ وَنَغْدُو لِحَاجَاتِنَا   وَحَاجَةُ مَنْ عَاشَ لَا تَنْقَضِيْ

کسی [illegible] کا قول ہے کہ انسان کا دل جلتی ہوئی بھٹی کے مانند ہے جسطرح بھڑکتی ہوئے شعلے کسی نہ کسی چیز کو سلگائے رکھتے ہین اسیطرح دل بھی ہر وقت ایک ہنڈیا پکاتا رہتا ہے۔ خواہ [illegible] ہین۔ اور ایسا کونسا بشر [illegible] گھنٹہ مین [illegible] دل اپنی سوچ بچار سے غافل ہو تو کیا مجال۔ اند فع ضرر کی ادھیڑ بن۔ حصول [illegible] کی خوشی۔ [illegible] کی تدابیر [illegible] خیال وہ [illegible] کی سرا[illegible] فرصت نہین [illegible] ہر طبقہ [illegible] انسان کی [illegible] کی کوشش [illegible] دائی کے مراتب [illegible] خوش [illegible] زیادہ خوش حال [illegible]

نوٹ: [illegible] خوش [illegible] زندہ ہے اوسکا کام ختم نہین ہو سکتا۔

ترقی کی تو پہلے کی نسبت ایک انچ بھی نہین بلکہ اکثر جون جون ظاہر حالت سنورتی جاتی ہے اندرونی پریشانیان اور تکالیف زیادہ ہوتی جاتی ہین بات یہ ہے کہ اگر انسان کی ظاہری ترقی کے ساتھ اوس کی آرزوئین بھی پاؤن نہ پھیلاتین - تو ممکن تھا کہ کسی خاص حد تک پہونچکر اُس کو فراغت حاصل ہوتی - مگر خواہشات کا ایسا نا متناہی سلسلہ ہے کہ بادشاہ اور فقیر تارک الدنیا اور دنیادار سب کو یکسان اپنے گھیرے مین لئے ہوئے ہے . سکندر نے اپنی سکندری کے زعم مین لکھ تو دیا تھا کہ مین اگر سکندر نہ ہوتا تو خدا سے دیوجانس ہونے کی دعا کرتا مگر مرتے دم تک کبھی بھی اوس کو وہ بے فکری نصیب نہ ہوئی جو دیوجانس کو میسر تھی

ہزارون خواہشین ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

محمود کی شادی ہو چکی تھی اور اسے چاہئے تھا کہ عمر بھر کے لئے دنیا بھر کے تفکرات سے [illegible] جاتا - کیونکہ اس سے پہلے رات دن یہی لو لگی ہوئی تھی - اور وہ خود کہتا تھا کہ اگر دنیا مین کوئی آرزو ہے تو پیاری جہان آرا کی [illegible] کا از ادائے نظارہ کرنے کی تمنا ہے اور اس خواہش مین وہ ایسا از خود رفتہ اور محو تھا کہ [illegible] کو کسی کی خوشی تھی اور نہ رنج کا رنج کیونکہ وہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] بس سے
تار کے ذریعے سے رجسٹرار سے خبر منگائی اور دن بھر ڈاک خانہ ہی کے گرد صدقہ ہوا کئے - پر اس اللہ کے بندہ نے گھر سے بھی قدم باہر نہ نکالا صادق نے آکر کامیابی کا مژدہ سنایا - تو ایسا چپ ہو رہا گویا وہ کسی رقیب کی کامیابی کی خبر تھی - نکاح کا ہونا تھا کہ پرانے خیالات یکایک اسطرح عود کر آئے جیسے اسارہ کا پینہ پڑتے ہی بھیڑ بھٹیاں زندہ ہو جاتی ہیں - انٹرینس کے امتحان سے ایف - اے - کے امتحان تک کا زمانہ محبت کے نشہ میں گزرا اور اس وہن میں اس نے یہہ بھی نہ جانا کہ صبح کدہر ہوتی ہے اور شام کہاں - ہمیں تو یہی تعجب ہے کہ اس نے امتحان پاس کیونکر کیا - مگر سچ پوچھئے تو یہہ صادق کی سچی اور بے غرض دوستی کا نتیجہ ہے کہ وہ ہر وقت کہہ کہہ کر اوسے پڑہائی کی طرف متوجہ رکھتا تھا - خود اس کے ساتھ [illegible] کے طور پر مضامین او [illegible] اور محمود چونکہ بلا کا ذہین تھا - ایک [illegible] کا [illegible] یاد رہتا تھا - اس میں شک نہیں کہ اسطرح محمود کے ساتھ مضامین کے دہرانے اور سنانے سے [illegible] فائدہ پہونچا - کیونکہ وہ مضامین پھر اوس [illegible] مگر سچ کہا ہے کہ کسی کے ساتھ نیکی برباد نہیں جاتی بلکہ وہ خود اس کے فائدہ سے متمتع ہوتا ہے - حدیث لات الفائدۃ الیک [illegible]

چوتھی [illegible] دن چڑھے [illegible] ایک موٹا سا پمفلٹ محمود کے [illegible] کیونکہ [illegible] پاس ہونے کی [illegible] اور [illegible] پاس شدہ طالب علموں [illegible]

نوٹ له نیکی کر گر [illegible] پھر کو آنے [illegible] ہے -

[illegible] پہونچ یہہ روز پہنچے یہہ گزٹ ضرور تو دیا گیا ہوگا تو اوس نے فوراً اوسے طاق مین یا میز پر بے پروائی سے ڈال دیا ہوتا اور صادق ہی اوسے کھولتا تو کھولتا مگر اب گزٹ کے دیکھنے سے پھر وہی بیقراری و اضطراب شروع ہوا جیسا کہ عموماً طالب علمون کو ایسے موقعون پر ہوتا ہے - اور خود اسکو ایک زمانہ مین ہمان آر اکا خط دیکھکر ہوا تھا - اپنی نمبرون کی تعداد معلوم کرنے کا اوسے ایسا شوق تھا کہ اخبار کے اس صفحہ سے اُس صفحہ پر نہایت ہی جلدی جلدی نظر دوڑا رہا تھا مگر اتنے سارے نامون مین ایک نام کا ایکا ایک ہی پتا لگنا ذرا مشکل ہے اوس کا رنگ ذرا ذرا متغیر ہونے لگا اور چہرہ پر ہوائیان سی چھوٹنے لگین اوسے خیال آیا کہ کہین صادق نے میرا دل تو نہین رکھا تھا مگر وہ تو دروغ گو آدمی نہین - کیا وہ نہین جانتا تھا کہ آخر مجھ سے کب تک چھپ سکتا ہے - اور ایک دفعہ پاس ہونے کی خبر سنکر فیل ہونا کیا رنج دہ ہوگا - یا غلطی سے کسی نے تار مین میرا نام تو نہین بھیجدیا - گو تار دینے والے کو یہہ کیا خبر تھی کہ [illegible] نے بھی امتحان دیا ہے - سینٹ ہال مین تو صرف پاس شدہ نامون کی فہرست آویزان کی جاتی ہے - تو ضرور میرا نام [illegible] چھپنا رہگیا - مگر یہہ [illegible] گزٹ کے چھپنے مین ہمیشہ نہایت [illegible] [illegible] - اور ایسے موقعون پر تو خصوصاً - ایلو! [illegible] [illegible] گیا - کیا مین اس سے ہی گیا گذرا ہوا - مگر یہہ تو تھرڈ ڈویژن مین [illegible] ہے - میرا نام فرسٹ [illegible] ہوگا - [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

آگے وڑ ا ئی) فرسٹ ڈیویژن مین تو میرا نام ہے نہین ضرور دو [illegible]
مین ہوگا - دگر ون بلاک) کوئی نہین ایک دفعہ ہی چونک کر الحمد للہ موجود ہون
گزٹ مین اپنا نام دیکھکر محمود کو تسلّی ہوئی - اور طبیعت کا اضطراب بہی جاتا
رہا - ایک منٹ سے کچہ زیادہ اوس کے چہرہ سے ایک غیر معمولی مسرّت
ظاہر رہی جو عمر بہر مین یا تو قاضی جی کے سامنے تہی یا آج یا شاید کبہی اور بہی
ہو مگر ہمین تو کچہ اچہی طرح یاد نہین پڑتا - پہر اتنے ہی مین کچہ انقباض
اور افسردگی کے آثار نمودار ہونے لگے - اوس نے گزٹ ہاتہہ سے
[illegible] کرسی سے پیٹ لگا کر [illegible] جہک گیا - تہوڑی دیر کے بعد
پہر گزٹ ہاتہہ مین اٹہایا - اور تہوڑا اسا سرسری نظر سے دیکہکر پہر رکہدیا - [illegible]
دل ہی دل مین سوچنے لگا - شاید آج تک مین نے ایسی ذلت سے کوئی امتحان پاس نہین
[illegible] - انٹرینس [illegible] اول رہا - عربی سکول سے مجہے ایک نقرئی تمغہ اور
پینتیس روپیہ [illegible] سب سے زیادہ تہے اور اگر اوس سال [illegible]
[illegible] ضرور یو [illegible] اول رہتا - ایک موقعہ پر [illegible]
[illegible] تو میری لیاقت سے خوش [illegible] مجہے ریسٹ [illegible]
[illegible]

[illegible]

٥٢ خواجہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بہی نصیب نہین مگر ہجے تو اپنے بچون کے برابر چاہتے تہے - اون کی نصیحتین مجہے آجتک یاد ہین۔ اور عمر بہر یاد رہین گے - افسوس ہین اس عصر مین ایک دن کو بہی اون سے [illegible] ملا- مگر اب تو مجہے کہین صورت دکہانے کو بہی جگہ نہین - مین تو ایسے نمبرون مین پاس ہونے کو فیل ہونے کے برابر سمجہتا ہون (ذرا چونک کر) لاحول ولاقوۃ الا باللہ - یہہ مین نے کیا کہا اس کے یہہ معنے کہ خداوند تعالی کے ایک انعام کے عیوض محرومی کو زیادہ پسند کرتا ہون - خواہ یہہ نمبر کیسے ہی ذلیل ہون مگر فیل ہونے سے تو بہتر - اور بدرجہا [illegible] - اب اگر کسی کو شکل دکہانے کی جگہ نہین تو جب ڈوب مرنے کا موقع تہا - اور اب بہی شکر ہے مین تہرڈ ڈویژن سے تو اوپر ہون مگر کیا خاک اگر دس نمبر اور ہوتے [illegible] تہا - جو مجہہ سے زیادہ نمبرون مین پاس [illegible] کہہ سکتا ہون کہ [illegible]

[illegible] ن سے کہین زیادہ استعداد [illegible] انگلش [illegible] جبرا [illegible] امتحان کیسا سخت ہوا تہا - مگر [illegible] رل رہا - بلکہ میرے نمبرون کا [illegible] یر کے [illegible] سے کم تہا - جن مین سے امیر چند کے نمبر تو [illegible] تہے البتہ آغا حسن کے نمبر بہت زیادہ تہے اوس نے شاید پچیس ۲۵ نمبر مجہہ سے [illegible] حاصل کئے نہین تہے [illegible] -

محمود کا سلسلہ خیالات [illegible] نہ ہوتا تہا [illegible]

ناصر- حامد- تینون ہاتہہ مین ہاتہہ ڈالے [illegible] اندر داخل [illegible] ایکے پیچہے [illegible] محمود اور [illegible]

[illegible] دیا -

[illegible] -   [illegible]

محمود -   [illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ [illegible]) [illegible]

[illegible]

[illegible] -

ناصر — مُنہ تو رسیدہ ہیں ہی تو آسانی ہے کہ کتاب کو کھول کر لیا اور
ٹرے پاس ناصر نے لفظ تڑے - اس مزے سے کہا کہ سب ہنس پڑے -

حامد — آج مسٹر صادق جلسہ کرنے والے ہیں -

محمود — صلاح تو مجھے بھی کرتے تھے معلوم نہیں کیا ارادے قائم کی

ناصر — اب جو بات منہ سے کہدی ہے پھر ہیں گے تھوڑا ہی -

[illegible] — (حامد کیطرف دیکھکر) خوب بے پر کی اڑائی -

[illegible] — لو اور سنو ابھی سے ڈھیل گئے - ذرا اسپری [illegible]
بھئے - مجھے تو جھوٹا مت کرو -

[illegible] — ارے میاں اب پس و پیش کیا سوچ رہے ہو - در کار خیر
حاجت ہیچ استخارہ نیست -

[illegible] پھر [illegible] زور سے قہقہہ اڑایا -

[illegible] — مسٹر محمود نے یہہ جگا خوب لگادیا -

[illegible] — هاں وہی آوازیں تو کانوں میں گونج رہی ہیں - مجھے تو
[illegible] الطاف حسین صاحب حالی کی غزل سب سے زیادہ [illegible] کس مزے
[illegible] جناب حسیم -

[illegible] الطاف حسین [illegible] ہے - [illegible] آپ کی [illegible]
شروع [illegible] مگر اوائل عمر سے [illegible] اور [illegible]
[illegible] دہلی سے [illegible] ہیں - شاعری [illegible] شاگرد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تمام [illegible]

لگا رہے تھے۔

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں   اب ٹھیرتی ہے دیکھیے جا کر نظر کہاں

صادق   آواز تو تمہاری بھی اس سے کم نہیں۔

محمود   اتنی تو کہاں دہری ہے مگر پھر بھی اچھی ہے اور بہت اچھی ہے۔

حامد   جی ہاں مگر سامعین کانون مین انگلیان دے لیتے ہین اتنی بات تو ضرور ہے۔

محمود   بیہودہ ہو۔ تم اسے کسر نفسی کہتے ہو اور مین کفران نعمت سمجھتا ہون کہ خدا نے جو تمہین کوئی خاص صفت عطا فرمائی ہے تو تم اوس کا شکریہ ادا کرنے کے بجائی [illegible] سے دیکھتے ہو۔

ناصر   تمنے کسی مولوی کا جھوٹا تو نہین کہا یا کہ ذرا کسی سے ناراض ہوئے اور جھٹ کفر کا فتویٰ لگایا۔

صادق   (حامد سے) اس وقت تو جی چاہتا ہے کہ تم ہی اس غزل کو سناؤ۔

حامد [illegible]   ہائین تو کیا اب تم یہہ بھی چاہتے ہو کہ بھائی محمود اپنے فتوے [illegible] مہر بھی کر لائین۔

صادق   اجی سناؤ بھی   سناؤ

حامد

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں   اب ٹھیرتی ہے دیکھیے جا کر نظر کہاں

[illegible] اول شب مین خود [illegible]   ہوتی ہے آج دیکھیے ہمکو سحر کہاں

یا رب اس اختلاط کا انجام ہو بخیر   تھا اس کو ہم سے ربط مگر اس قدر کہاں

اک عمر چاہیے کہ گوارا ہو نیش عشق   رکھی ہے آج لذت زخم جگر کہاں

[illegible]   [illegible]

[illegible] ... کی۔ [illegible]

[illegible]

ہم جیسے مر رہے ہیں وہ بات ہی کچھ اور ہے — عالم میں تجھ سے لاکھ سہی تو مگر کہان۔
ہوتی نہیں قبول دعا ترکِ عشق کی — دل چاہتا نہ ہو تو زبان مین اثر کہان
حالیؔ نشاطِ نغمہ و مے ڈھونڈتے ہو اب — آئے ہو وقتِ صبح رہے رات بھر کہان

ناصر۔ بیشک تمہاری آواز بہت اچھی ہے۔

صادق [illegible]

صادق نے جو آہستہ سے یہہ فقرہ کہا۔ تو حامد کسیقدر جھینپا اور اس پر سب ہنس دئے مگر محمود مُسکرا کر ہی چپکا ہو رہا۔

صادق (محمود [illegible]) کیا کوئی یاد آرہا ہے۔

ناصر تم کو خبر تو [illegible] آج یہہ سُسرال کی چالون مین آگئی۔

خدمتگار حضور کھانا حاضر ہے۔

محمود اوّل [illegible]

باب ۳

[illegible] دنیا گوشہ [illegible] مغرب ہے کو شوا [illegible]
[illegible] سہانا وقت ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا [illegible]
[illegible] سے داخل ہوکر دل پر ایک عجیب کیفیت پیدا کرتے ہین اور
اپنے ہمراہ کسی [illegible] ساتھ لیکر [illegible] دروازہ سے نکل [illegible]
شمال سے کالے [illegible] بادلون کی [illegible] ساتھ [illegible]
[illegible]

[illegible]

سرمئی اور کسیقدر سیاہی مائل دودہیائی رنگت ہین ہلکی ہلکی بجلی عجب انداز کے ساتھہ دلفریبی سے چمکتی آرہی ہے - بیچارے پرندگرد و نواح کے ہرے ہرے جنگلون اور باغون سے چہچہا کر بسیرے کی فکر مین بڑی تیزی سے فضائے آسمان پر اڑتے ہوئے نظر آرہے ہین - اور بعضون کی چہچہاتی ہوئی پرواز اور انواع و اقسام کے رنگ سے اس ابر چھائے ہوئے آسمان پر اور ہی جوبن برسنے لگا ہے اب کچھہ اکّا دُکّا بوندہی پڑنے لگی اور سین نے کسیقدر نئی ہیئت اختیار کرلی ہے بازار وں مین لوگون کی رفتار مین ایک غیرمعمولی سرعت پیدا ہوگئی ہے اور ہر شخص جلدی سے گھر پہونچنے کی فکر مین قدم بڑھائے چلا جاتا ہے - اس وقت آسمان و زمین کی یکسان کیفیت ہے یہان پرندون کی یہ حالت ادہر لوگون کی [illegible] ت -

اس بالاخانہ پر دیکھئے تو محمود اور اون کی پیاری [illegible] بیٹھے باتین کررہے ہین محمود ایک عرقچین اور اوس پر سیاہ [illegible] پہنے ایک پلنگ سے پیٹ لگائے کسیقدر پیر پھیلائے ہوئے بیٹھا ہے - ترکش کیپ [illegible] پر رکھی ہوئی ہے - اور سامنے کھونٹی پر شیروانی [illegible] ان کے قریب ہی جہان آرا بیگم اپنے اور اپنے پیارے شوہر کے [illegible] سنگھار دان سامنے رکھا ہے اور خوشبو کی [illegible] پہلو مین آئینہ فرش پر پڑا ہے اور تھوڑی دور پر [illegible] [illegible] بیٹھے ہین -

تعلیم نے اوس کی اور جاہل عورتون کے خیالات مین بڑا فرق پیدا کردیا تھا اور اسی سبب سے [illegible] کی قدر و قیمت [illegible] کی [illegible] اور [illegible]

نوٹ [1] مسٹر شمس [illegible] نے راقم کو ایک خط مین [illegible] کے طور پر یہان چسپان کردیا -

خیال تہا کہ روپیہ زیور کی صورت مین نہ تو آسایش پہونچا سکتا ہے اور نہ آرایش ہی دے سکتا ہے - بلکہ اس کی بدلے جان و مال کے نقصان کا سبب ہے - اس سبب سے وہ گہنا رکہنا ہی نہین چاہتے تھے رقیہ بیگم نے اس خیال سے کہ مبادا لوگ طعن کرین اوسے بہاری بہاری رقمین بہی دی تہین - اور یون تو کونسا گہنا تہا جو اوس کے پاس نہ ہو مگر وہ سب صندوقچہ ہی مین رہے اس وقت اوس کے کانون مین بالیان دو دو جڑاو پتہ اور بجلیان تہین - ہاتہون مین تین تین طلائی چوڑیان اور دو دو انگوٹھیان گلے مین گلوبند اور پیرون مین صرف چاندی کے چہلے - اور یہی گہنا تہا کہ وہ ہر وقت پہنے رہا کرتے تھے اور کہین آتے جاتے بہی تو اوس نے کبہی اس سے زیادہ نہین پہنا - مگر اوس کا لباس ہمیشہ بڑے بانکپن کا ہوتا تہا - اور [illegible] گوٹا کناری کی بہار اوس مین نہ تہی مگر اوس دلفریب حسن کو لے اڑنے کی اون مین اون بہاری بہاری جوڑون سے زیادہ قوت تہی جو اپنے اصلی بہار اور خوبصورتی [illegible] اور ٹہپہ کی نذر کر دیتے ہین -

اوس نے ایک دلربایانہ انداز سے پان بنایا - اور محمود کو دیکر سنگہار دان بند کرنے لگی تو پاس سے آئینہ اٹہایا - اور تہوڑی دیر تک بال سنوارنے کی غرض سے آئینہ دیکہتی رہی -

[illegible] خدا جانے یہہ آرایش کریگی قتل کس کس کو -
طلب ہوتا ہے شانہ آئینہ کو یاد کرتے ہین -

جہان آرا (ذرا مسکراتے ہوے اور نیچی نظر کر کے) بس تمہاری تو وہی باتین چلی جاتی ہین -

محمود آئینہ دیکہہ [illegible]

جہان آرا نے [illegible] آئینہ اندر رکہہ کے سنگہار دان بند کر دیا - اور صندوقچہ [illegible] کے لئے اپنی طرف کہسیٹا -

محمود یہہ گہنا کیون نہین پہنا کرتین -

جہان آرا میرا تو زیادہ تر گہنے سے جی گہبراتا ہے - شاید اسی سبب سے [illegible] کو جو مانگے کا پہن پہن کر آتے ہیں -

محمود شاید وہ گہنا پہنکر زیادہ خوبصورت معلوم ہوتے ہونگے -

جہان آرا یہہ بات تو تم سے زیادہ مین خوب جانتی ہون - جو شخص کی حقیقت [illegible] وہ تو لوگون کی آنکہون مین خواہ گہنا پہنے یا نہ پہنے [illegible] بدصورت [illegible] ایک گہنا کیا ہزار گہنے پہن لو شکل تو بدلتی ہی نہین - آخر اس ہندوستان کے علاوہ دنیا مین اور لوگ بہی تو بستے ہین اُنہین کیا حسن وجمال نہین یا خوبصورتی کی تمیز نہین - مگر زیور پہنے کی بچپکار کسی قوم مین نہین - مجہکو یاد ہے کہ جن دنون مین مس رود مجہے پڑہانے آتی تہین - تو محلّہ کی عورتین تک اون کو دیکہنے کی خاطر ہمارے ہان آیا کرتی تہین اور واقعی خدا نے اون کو حسن بہی لاکہون مین انتخاب دیا تہا - مین تو یہی حیران ہون کہ جب ہم عورتین اون کو اتنا پسند کرتی تہین تو مرد تو کیون نہ مرتے ہونگے - مگر مین نے کبہی اون کے ہاتہہ مین ایک چاندی کا چہلا بہی نہین دیکہا اور پہر اون کے ہاتہہ ایسے [illegible] انسان دیکہا کرے - سعدی نے کیا اچہا کہا ہے -

انگشت خوبرو و بنا گوش دلفریب

بے گوشوارہ خاتم فیروزہ شاہد است

بہائی قدیر کے بیاہ مین سیکڑون ہی عورتین آئی تہین - مگر جو خوبصورت [illegible] اون کو ہی گہنا بہی اچہا معلوم ہوتا تہا - ایک [illegible] تہین [illegible] بدشکل بے ڈہنگی - پر گہنے مین لدی ہوئین - [illegible] تو سیر دن

[illegible]

[illegible]

تو اون کو دیکھہ دیکھہ کر ہنسی کے مارے لوٹی جاتی تہی ۔

ایک اور بیوی جالدار دوپٹہ اوڑہکر آئی تہین ۔ کمرن تہی کہ ہاتہہ لگانے سے [illegible] جاتی تہی ۔ اور اون کا دم سہما جاتا تہا ۔ جب ایسا ہی نقصان کا خیال تہا تو اوڑہ کر کیون آئی تہین ۔ ایک ایک سے ہین کہ بچتی پہرتی ہین ۔ سب عورتین دلہن کو دیکھنے گئین ارادہ تو نہ ہوگا مگر دل نہ مانا تو یہہ بہی چلین اب دالان کے ستون سے لگی کہڑی ہین اور آگے نہین بڑہتین ۔ اور بڑہتی کہا [illegible] تو بہیڑ لگ رہی تہی ۔ اور ضرور اُن کے ڈوپٹہ کا [illegible] کہ آؤ بوا تم بہی دلہن کو دیکہو مگر "جی ہان" ہی کہہ کر رہ گئین ۔ مین نے دل ہی مین کہا کہ افسوس ان کا لباس ان کو آزار دے رہا ہے ۔

یہہ ۔ میری ۔ ہی ۔ دفعہ [illegible] ہمسائی سے کہا کہ "میرا تو ایک قدم یہان [illegible] ذرا لڑکی کے پاس بیٹہے رہو ۔ بچاری ہین [illegible] ت کے آدمی اور مجہے چاہتی بہی بہت ہین ۔ برابر میرے [illegible] لگی رہین ۔ اکثر دو دو چار چار آدمی بہی میرے پاس آ بیٹہے ہوئے ۔ مگر انہون نے [illegible] مجہے نہ چہوڑا اصغر [illegible] وقت [illegible] سب تو اپنے اپنے کام مین مصروف ہو رہین اور وہ [illegible] ۔ اُن کا رنگ فق [illegible] اور مجہے تنہا چہوڑ کر [illegible] پہر خیال آیا کہ امّان جان دیکہہ لین گی تو برا مانین گی [illegible]

[illegible]

[illegible]

لیا ہے اور وہ بیچاری تو ڈوب ڈوب مرتین ۔

محمود — اگر ایسی ہی غیرت ہوتی تو مانگے کا پہن کر کیون آتین ۔

جہان آرا — ہماری سوسائٹی کا تو کچھ ایسا ہڈر اگبڑا ہے کہ جو باتین شرم کی ہین اون کی تو کسیکو پروا نہین ۔ اور خوامخواہ کی رسمین اور قیود نکال رکھے ہین ۔ کہ اون کا کہین ٹھکانا نہین ۔ نہ خدا کا حکم نہ رسول کا ۔ نہ عقل کا اور نہ کسی مہذب قوم کا بلکہ اکثر تو گناہ ہین ۔

محمود — گھنا پہننا تو مسلمانون نے ہندؤن سے سیکھا ہے ۔

جہان آرا — مشکل تو یہہ ہے کہ اب سب کو ایسا شوق چڑہا ہے کہ امیر [illegible] گہر کا دوالہ ہی کیون نہ نکلا ہوا ہو مگر گھنا ضرور ہو ۔ ورنہ [illegible] [illegible] ہے خوبصورتی بدصورتی کو بہی جانے دو جس کو مقدور ہو وہی پہنے [illegible] [illegible] کرین سنار کا گہر ضرور بہرین ۔

محمود — رسم ورواج کے پیچہے یہان جان [illegible] بعض بعض عورتون [illegible] دیکھے کہ بوجہ نہ سہار سکے اور کٹ گئی مگر پہر چہدوائے یہہ اون کی ہمت [illegible]

جہان آرا — یہہ ایسی [illegible] اپنے بدن کو [illegible] [illegible] کی تکلیفین [illegible] ۔ کیا اون کو تکلیف نہ معلوم ہوتی ہوگی [illegible] اون کو وہ ایسا [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ ساری تکلیفین [illegible] ہین ۔ ایسا ہی گھنا پہننا [illegible] ہے [illegible] [illegible]

[illegible] اپنے [illegible] گئین ۔

محمود — [illegible] تو یہہ ہے کہ [illegible]

[illegible]

عورتون کو تعلیم نہ دی جائے گی یہہ تو سندرتی نہین - کان ناک [illegible]
کے علاوہ جان کا بہی ضرر ہے اکثر اخبار مین میری نظر سے ایسی ہی واردا تین
گزرتی ہین - کہ کسی چور نے گہنے کے لالچ سے بچہ یا کسی عورت کو قتل
کرڈالا - صندوقچہ چرا کر لے گیا - بچہ کو کنوئین مین پہینک دیا - اور زیور
لیکر بہاگ گیا -

جہان آرا — انگریزون نے دختر کشی اور ستی کا تو انتظام کیا -
مین تو خوش ہوتی اگر قانو ناً زیور کی بہی ممانعت ہوجاتی -

محمود — طبیعتون مین حرص کا مادہ بہت بڑہا ہوا ہے جسطرح
ہندؤن کو دیکہکر بعض نے اور بعض سے سب نے پہننا اختیار
کیا - اسیطرح آسانی سے چہوٹ بہی دین اگر کوئی ہمت کرکے پہلے بہی
پہل ان کے لئے نمونہ بنے اوّل اوّل تو وہ انگشت نما ہی ہوگا -
[illegible] ن مین اوس کے چرچے بہی ہون گے - مگر پہر کوئی اللہ کا بندہ
ایسا بہی ضرور ہوگا جو اوس کی تقلید کرے پہر دو سے [illegible]
[illegible] - اور پہر انشاءاللہ سب - مگر ہان [illegible] تعلیم کی بہی بہت ضرورت
ہے یہہ ساری خرابیان جہالت کی [illegible] -

جہان آرا — جہالت [illegible] عیب کو ہنر سمجہتے ہین [illegible]
[illegible] تیان ہین - کہ [illegible] لیوت مین ناک بڑہے - [illegible]
رہ جاتی ہوگی اگر اُن مین سے ایک کو بہی یہہ معلوم ہوگیا کہ یہہ
[illegible] - [illegible] ایک حکایت بیان کیا کرتی تہین - کہ ایک
[illegible] کسی کی [illegible] اتفاق سے جنہون [illegible]
[illegible] اوس وقت [illegible]
[illegible] کہ یہہ میری [illegible]
جب سب کہانا کہانے بیٹہے تو اون سے مخاطب ہوکر کہنے لگی [illegible]

ذرا چھوٹا نوالہ کھانا میرے چنپا کلی کا ڈورا بودا ہے کہین ٹوٹ نہ جائے ل

باب چہارم

بر آہے بستہ ام شیرازۂ الفت جہانے را　　چو تار سبحہ پنہان مے دوانم رشتہ [illegible]

گلعذار نازنین اور نونہال حامد کے لئے آجکل موسم بہار ہے جو دن آتا ہے وہ نوخیز حسینہ کے حسن کو زیادہ اور زیادہ تکمیل کی حالت مین دیکھتا ہے [illegible] قدرت نہایت احتیاط کرتی ہے کہ خط و خال کی درستی مین کہین کوئی نکتہ چوک نہ جائے ۔ اوس کا خوشنما اور باحیا چہرہ کنول کے پھول کی طرح کھلا رہتا ہے ۔ اور ہر ایک بات پر ایک سادہ اور دلفریب مسکراہٹ اوس کی خوش خلقی اور نیک طینتی کا ثبوت دیتی ہے اوس کی آنکھین اگرچہ باحیا ہین مگر جب وہ ایک خاص ادا کے ساتھ لمحہ کے لمحہ اوپر نظر کرکے جھکا لیتی ہے تو ادہر تو کمان ابرو دل و جگر کو نشانہ بناتی ہے ادہر تبسم غضب کی بجلیان گراتا ہے جسطرح اپریل کے شروع [illegible] پھلواری کی کثرت ہوتی ہے اسیطرح چودہوین سال کے شروع [illegible] لڑکی کے حسن کو ترقی تہی ٥

غنچہ [illegible] بین مراد ونپہ ہین وہ آئے ہوئے

اٹر [illegible] جوبن پری بنائے ہوئے

اس لڑکی کی ماں کشمیری دروازہ [illegible] میں رہتی تہین جس کی آمدنی اتنی معقول [illegible] ہے خاوند کے مرنے کے بعد [illegible] اپنی چھوٹی یتیم لڑکی کی پرورش مین جس [illegible] اُس وقت صرف چھ سال کی تہی تنگی نہین [illegible]

[illegible]

کوئی رشتہ تو نہ تھا مگر خدا مغفرت کرے فاطمہ بیگم (حامد کی والدہ) نے اون کو بہن بنا لیا تھا اور اس خوبی سے انھون نے اس بہناپے کو نبھایا کہ آج حقیقی بہنون مین اتنا ملاپ نہ ہوگا۔ ایک کے دکھہ درد کی دوسرے کو تاب نہ تھی۔ ہمنے تو سنا نہین کہ فاطمہ بیگم نے کبھی کوئی کام اون کے بے صلاح و مشورہ کیا ہو۔ ذرا سی بات ہوئی اور جھٹ بلا بھیجا۔ محمود اور حامد چھٹپنے ہی سے اون کے ہان جاتے تھے۔ اور وہ اونپر دم چھڑکتی تھین۔ نازنین کے بارہ مین بہتیرا لوگون نے کہا کہ اب ماشاء اللہ لڑکی سیانی ہوتی جاتی ہے اسے چھپانا چاہئے۔ مگر انھون نے ہمیشہ یہی جواب دیا کہ اگر مین اپنی حقیقی بہن کی اولاد سے چھپاؤن تو ان سے ہی پردہ کرون۔ مجھے یہہ لڑکے اپنی لڑکی سے کچھہ کم پیارے تھوڑا ہی ہین۔ ان ہی بچاری کا قدم بیچ مین تھا جو میان محمود کو جہان آرا مل بھی گئین ورنہ ادھر کی دنیا ادھر ہو جاتی فاطمہ بیگم تو نواب ذوالفقار علی کے ہان سے منگنی چھٹانے والی تھین نہین اور پرانی بڑھیان تو ابتک بھی کہتی ہین کہ اوسی کا نتیجہ ہے کہ بیٹے کے سہرہ دیکھنے کی آرزو دل کی دل ہی مین لے گئین۔ آج منگنی چھوٹی بیس دن بعد بچاری [illegible] چھٹی بھی [illegible] ہوگئین۔ اس [illegible] اٹھا تھا کہ پھر دم بھی [illegible]

فاطمہ بیگم مرین تو سیدۃ النساء بیگم کو سخت رنج ہوا۔ جب تک اون کی قبر پر پھول نہ بھجوا لیتین [illegible] سونگھتے تک نہ تھین۔ کسی فصل کا میوہ ہو جب تک بہن کے نام کا مسجد مین نہ بھجوا لیتین [illegible] تھا۔ اگرچہ فاطمہ بیگم کو مرے تھوڑے ہی دن ہوئے تھے مگر [illegible] محمود کی شادی کر ہی دی۔ کیونکہ انھون نے کہا کہ "اول تو [illegible] زیادہ سوگ رکھنا [illegible] دوسرے [illegible] محمود [illegible] کوئی اتنا نہین [illegible] بچاری نے بیاہ کا سامان بھی خود ہی کیا اور ایسا کیا کہ دیکھنے والے کہتے تھے کہ اگر [illegible] ماں بھی کرتی تو ایسا ہی کرتی۔ [illegible] شادی مین انھون نے کئی دفعہ بہن کی یاد مین آنسو بہائے

جہان آرا انہی نئی بیاہی ہوئی تھی - دنیا کی شرم یا محمود کی اصرار یا خود اپنی محبّت سے
انہون نے محمود کے ہمراہ رہنا اختیار کر لیا تھا - کیونکہ انتظام خانگی کے لئے ایک
تجربہ کار بزرگ کی ضرورت آج کل زیادہ تھی - مگر اون کی تمام توجہ حامد کی طرف
تھی کیونکہ مان کے مرنے سے اُس کو بہت تکلیف تھی - یہہ قدرتی سبب ایسا پیدا
ہوا کہ حامد کو نازنین لڑکی کی خوبیون سے رفتہ رفتہ اچھّی طرح آگہی ہو گئی - سیدالنسا بیگم
[illegible] کے سبب خود تو کچھہ کام کرتی نہ تھین اور نازنین کا یہہ حال تھا کہ گھر
مین کسی کا کام ہو اُس کو نہایت پھرتی اور سلیقہ سے بے کہے ہی کر دیتی تھی -

اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ گرمی کی ٹھنڈی راتون مین جب ماہتاب کی
روشنی اور خنک ہوا کے جھونکے نہایت خوش گوار ہوتے ہین - حامد سونے
کی خواہش [illegible] بالاخانہ پر گیا - اور اوس نے دیکھا کہ اُس کا پلنگ کسی نواب یا راجہ کی
مسہّری یا کسی نوعروس کے چھپرکھٹ سے بھی زیادہ مزین ہے پلنگ پر نہایت
[illegible] بچھی ہوئی چادر جس مین چنین اور جھالر بہار دے رہی تھی بچھی ہوئی
ہے - اور نرم نرم تکیون پر ریشمی خوبصورت غلاف چڑھے ہوئے تکیہ کے
برابر موتیا کے پھولون کی بنی ہوئی ایک پنکھیا رکھی ہے جس کی خوبصورتی کو اسکی
[illegible] آنکھین کتنی دیر تک [illegible] دیکھا کین - اوس نے نہایت شوق
سے اُس کو [illegible] اور ساتھہ ہی خود بھی گویا عالم محویت مین ایک مستانہ ادا سے
جھوما - پلنگ کے برابر دو طرف دو چھوٹی چھوٹی [illegible] پایون پر دو گلدستہ رکھے
[illegible] تھے جن مین خوشبودار گلاب کے پھول ان کی پیاری پیاری خوشبو ہوا کو
معطّر کر رہی تھی - اوس نے [illegible] کہ شاید جنّت کی حور [illegible] سے زیادہ
خوبصورتی سے خدمت نہ کر سکین گی کیونکہ [illegible] سے [illegible] زیادہ [illegible]
[illegible] اپنی خوش قسمتی کے خیال سے [illegible] ایک [illegible] خوشی
چھا گیا - اور نہایت آرام سے میٹھی نیند سو گیا -
اگر میر [illegible] کی [illegible] کو تو لو الفاظ [illegible] سکتا ہے [illegible]

دیکھا - مگر جب وہ نظرین نازنین کی نظر سے دو چار ہوئین تو اوس کا نازک
بدن تھرتھرانے لگا - اور ہاتھون کے رعشہ نے لبالب گلاس سے اسطرح
پانی چھلکایا کہ حامد کے دامن بھیگ گئے پانی کے گرنے سے گویا نازنین
پر سیکڑون گھڑے پانی پڑ گیا - اور بہت غنیمت ہوا کہ حامد نے فوراً
گلاس لیکر پی لیا -

ہمنے بارہا حامد کو یہہ کہتے سنا کہ اس سے زیادہ تسکین دہ پانی اوسے
پھر کبھی نصیب نہ ہوا - کیونکہ اس گلاس نے اوسے محبّت کے سمندر مین غوطہ دیا

باب ۵ پنجم

دل سے خیال دوست بھلایا نہ جائیگا — سینہ مین داغ ہے کہ مٹایا نہ جائے گا
تم کو ہزار شرم سہی مجھکو لاکھ ضبط — اُلفت وہ راز ہے کہ چھپایا نہ جائیگا
مقصود اپنا کچھہ نہ کھلا لیکن اسقدر — یعنے وہ ڈھونڈتے ہین جو پایا نہ جائیگا

رات کا وقت ہے تقریبًا بارہ بج چکے ہونگے - دلربا نازنین اپنے کمرہ
مین بیٹھی کچھہ سی رہی ہے - چار گھنٹہ برابر سیتے سیتے اوس کے ہاتھہ
اور آنکھین تھک گئی ہین نیند کا خمار مجبور کر رہا ہے کہ اب آرام کرے
مگر وہ اپنے کام مین ایسی مستعد ہے کہ ذرا کی ذرا تکیہ سے [illegible]
[illegible] پھر نہایت [illegible] سے اپنے کام مین مصروف ہو جاتی ہے -
[illegible] گھڑی کی طرف دیکھا اور آہستہ سے کہا کہ [illegible] کتنی رات [illegible]
[illegible] پورا ہی کرکے اٹھون گی اور اب کام ہی [illegible] رہ گیا [illegible]
[illegible] بہت ساحصّہ تو [illegible] سے ہوگا - مگر مین نے آج پہلے ہی [illegible]
[illegible] خدا کرے [illegible] آجائے - جون جون وہ اپنے
کام کی تکمیل کرتی جاتی تھی اوس کے چہرہ پر بجائے بشاشت کے ایک قسم کی افسردگی
چھاتی جاتی تھی - تھوڑی دیر بعد اوس نے پھر اپنے کام کو جانچا - اور معلوم کیا کہ ابھی

[illegible]

اپنے تھکے ہوئے اعضا کو آرام دیا اور آہستہ سے پاؤن پھیلا دئے۔ نیند جو اوس کی آنکھون مین بھر رہی تھی اسطح بیکار دیکھکر پھر غلبہ کر آئی۔ مگر اُس نے عہد کر لیا تھا کہ بغیر [illegible] کے نہ سوئیگی۔ لہذا اپنے تئین دوسری طرف متوجہ کرنے اور نیند کو ٹالنے کے لئے اُس نے سلے ہوئے پر نظر ثانی کی۔

آہستہ سے اپنی منوّر پیشانی پر ہاتھہ پھیر کر دہ بولی کہ افسوس اب زیادہ مجھے ایسا موقعہ نہ ملے گا۔ تو پھر تھوڑی دیر کے لئے مین ایسی ماندی کیون ہو گئی یہہ خیال آنا تھا کہ اُس کے تھکے ہوئے اعضا مین ایک عجیب برقی قوّت دوڑ گئی اور اپنے مشغول ہونے کے پورے گھنٹہ ڈیڑہ گھنٹہ بعد اُس نے کامل فراغت حاصل کی۔

تھکن کی شدّت اور پچھلی رات کی خوشگوار ٹھنڈی ہوا نے اوسے فوراً اسلادیا مگر اُس کا خواب بے آرام تھا۔ اُس کی کبھی کبھی آنکھہ کھل جاتی تو ایک غیر معمولی ٹھنڈی سانس کے ساتھہ کروٹ بدلتی اور پھر سو رہتی۔

صبح ہوئی مگر نیند کے متوالے محمود اور جہان آرا اور بے خبری سے سو گئے۔ صرف سیدالنسا بیگم اُٹھکر اپنی صحنچی مین نماز و وظیفہ ادا کرنے کے لئے گئی ہین۔ نازنین لڑکی اگرچہ اوپیر [illegible] گر اپنے معمولی وقت پر نہایت سویرے اٹھے۔ اُس کا چہرہ [illegible] تھا آج کسیقدر اداس اداس معلوم ہوتا ہے۔

حامد کی معمولی خوش طبعی مین بھی فرق ہے۔ حسن اتفاق سے جب یہہ دونون جاگے [illegible] پر نظر پڑتی۔ وہ موثر نظر جو دلون مین بیٹھ جاتی ہے!!

حامد کے کمرے کا دروازہ کہولکر نازنین حسینہ اندر داخل ہوئے [illegible] ہوئی تصویر اپنی پیش کی۔

حامد — [illegible] ہو گیا۔

[illegible]

حامد — (شیروانی دیکھتے ہوئے) یہہ پسند کے قابل نہ ہو سبحان اللہ تم نے سی ہے۔

نازنین — (اپنی معمولی خندہ پیشانی کے ساتھہ ایک دلربایانہ انداز سے مسکراتے ہوئے) شاید۔ مین۔ ہی۔ نے۔

حامد — کمبخت درزی سے تو ڈبل قیمت دینے کو کہا وہ تو جب بہی رات بہر مین تیار نہ کرسکا۔ تم نے بہت تکلیف اٹھائی۔

نازنین — تکلیف کیا ہوتی۔ اگر آپ اس وقت پہن لین تو میری محنت ٹھکانے لگ جائے گی۔

حامد — فورًا۔ مین اسے پہنے ہی ہوئے جاؤن گا۔

نازنین — کیا آپ آج ہی روانہ ہونگے۔ یہہ کہتے ہوئے اس کی آنکھین زمین کی طرف لگ گیئن۔

حامد — (اندرونی تکلیف کا مقابلہ کرتے ہوئے۔) ہان پیاری جان [illegible] وقت [illegible] ہے۔ سات بجے ریل جاتی ہے۔

[illegible] — فی امان اللہ۔

[illegible] — بڑی [illegible]

[illegible] — [illegible] آپ؟

حامد — اس کا [illegible] علیگڈہ [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] افسوس [illegible]

[illegible]

[illegible]

کی غم آلود نظر سے دیکھتے رہے۔ آخر کار نازنین لڑکی نے مہر سکوت توڑی اور کہا کہ اس وقت زیادہ باتیں موجب ملال ہون گے۔ لو رخصت!! یہہ کہکر اوس نے کمرہ سے جانے کے لئے قدم بڑہایا مگر حامد نے نہایت التجا سے کہا کہ ذرا ٹھیرو۔

حامد ناگوار خاطر نہ ہو تو میری تصویر آپکے پاس رہ سکتی ہے۔

نازنین نے بغیر ایک لفظ کہے اوس کے ہاتہہ سے تصویر لے لی۔ اور فوراً جلدی اوس نے پیٹھ موڑی اور حامد نے اپنے ہاتہہ پر بوسہ دیا اور ساتہہ ہی ایک تارے جیسی چمکدار چیز اوس کے ہاتہہ مین چمکنے لگی۔

نوکر نے آواز دی کہ گاڑی تیار ہے۔ اور وہ سوار ہوکر اسٹیشن پر روانہ ہوا۔ مگر اوس کا دل غم اور افسردگی سے بہرا ہوا تہا۔ اور بارہا اوس نے ارادہ کیا کہ ارادہ ملتوی کر کے واپس چلے۔ مگر غیرت اور بات کی پیچ نے نہ مانا۔ [illegible] باقیوں نے نازنین کو کہانا کہانے بلایا تو اوس کی آنکھوں مین ایک غیر معمولی سرخی پائی اور اب ان دونون کو معلوم ہوا کہ اس سال [illegible] رشتے سے انہون نے ایک دوسرے کی محبت کا کتنا ذخیرہ اکٹھا کر لیا تہا۔

باب ششم

جو ہم سے جان و دل سے بھلایا نہیں ہنوز ‏— ظالم میری نظر مین سمایا نہیں ہنوز

پیغام دوست کا کوئی لایا نہیں ہنوز ‏— جہونکا نسیم صبح کا آیا نہیں ہنوز

یان [illegible] ‏— وان [illegible] پایا نہیں ہنوز

لگ جائے دل تو منزل مقصود ہین کہین ‏— ہم جس کو ڈہونڈتے ہین وہ پایا نہیں ہنوز

دو سال کا عرصہ گذر گیا اور اس تہوڑی سی مدت مین زمانہ نے بہت سے انقلاب دکہا دیے۔ حامد پورا نوجوان ہے اور اوس کے خط و خال کو مردانگی اور

دلیری کی شعاعین روشن کئے ہوئے ہین - اور اُس کا دل بہی اوس کی پاکیزہ صورت کیطرح علم کی روشنی سے منور ہے - اوس کا سیاہ گون اوس کی علمی لیاقت مین ایم - اے - کا نشان دیتا ہے - اوس کے سینہ پر دو نقرئی اور طلائی تمغہ اوسکی [illegible] اور اکتساب کمال کے شاہد ہین محمڈن کالج کے رائیڈنگ اسکول مین اوس نے فن سپہگری مین بہی کچہہ کم مہارت حاصل نہین کی ہے - اوس کا نشانہ تیر نظر سے زیادہ بے خطا ہوتا ہے - اوس کی آواز نہایت بلند اور بہادرانہ ہے ڈرل مین ہمیشہ سے وہ نہایت مشاق تہا - کرکٹ تو بائین ہاتہہ کا کرتب [illegible] ٹورنامینٹ مین بہی اوس کے جوہر کا سب لوہا مانتے ہین - اوس کا بہادر دل پر از شوق طبیعت - اور اولوالعزمی کے خیالات اوس کو ہمیشہ دلیری [illegible] مردانگی کے [illegible] ابہارتے رہتے ہین - جن کا نتیجہ یہہ ہے کہ حیدرآباد کے کمانڈر انچیف [illegible] سے وہ فوج مین داخل ہو کر تہوڑے [illegible] کپتان ہو گیا - اور اب [illegible] نوجوان کو یہہ موقع ملا کہ وہ اپنی خداداد شجاعت اور تہوّر کے [illegible] کہلائے - مگر ایک بات [illegible] اس نوجوان کو کبہی کبہی متفکر [illegible] [illegible] اوس کی نمایان ترقی نے اندر باہر سیکڑون حاسد اور دشمن پیدا کر دئے تہے - جو اوس کی ترقی کو اپنی حق تلفی خیال کرتے تہے - [illegible] کے خون کے پیاسے ہو گئے تہے - جسطرح موسم گرما مین ابر کا ایک چہوٹا سا ٹکڑا کبہی آفتاب پر آ کر اوس کی حرارت کو مدہم کر دیتا ہے اور پہر غائب ہو جاتا ہے اسیطرح یہہ خیال [illegible] کو افسردہ کر دیتا تہا - مگر وہ فوراً یہہ کہکر کہ ایک [۱] [illegible] بہت سی بہیڑون سے نہین ڈرتا ویسا ہی جوشیلا اور بشاش ہو جاتا تہا -

نوٹ (۱) سکندر [illegible] مقابلہ ایران کی فوج کی کثرت اور عظمت کا ذکر سکندر سے کیا تو فوج مین کہلبلی مچ گئی مگر سکندر نے نہایت اطمینان سے کہا کہ ایک بوچڑ بہت سی بہیڑون سے نہین ڈرتا سب کو تسکین ہو گئی - اور اوس وقت سے یونان مین یہہ فقرہ ضرب المثل ہو گیا -

اوداس رکھتی تھی۔ فرصت کے وقت اکثر دیکھا گیا۔ کہ وہ کتنی دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔ یا اوس کے آگے کوئی کتاب کھلی رکھی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے اپنی آنکھین صفحون مین گڑو دین۔ اور نہایت غور سے پڑھ رہا ہے۔ مگر گھنٹے گزر گئے ہین۔ نہ وہ صفحہ تمام ہوتا ہے نہ سطر۔ شاید صفحہ کے حروف گن رہا ہو۔ مگر نہین اصل مین اوس کا خیال کہین اور ہے۔ اوسے تو یہہ ہی خبر نہین کہ۔ میرے آگے کونسی کتاب [illegible]۔ لیکن زیادہ تر کتاب کی بجائے اوسکا اپنا ہاتھہ پیش نظر ہوتا تھا۔ اور اوس کی آنکھون سے تمام خطوط شعاعی ایک انگوٹھی پر جمع ہوتے تھے جو وہ پہنے ہوئے تھا۔

ایک دن جب وہ اپنے خیالات کے سلسلہ [illegible] محو تھا اوس نے کہا بیفائدہ یا تو مین وہ حامد نہین یا وہ وہ نازنین نہین۔ اللہ اللہ۔ اس قدر جلدی طبیعت [illegible] ہوگیا۔ یا تو وہ وہ عنایتین ہین کہ میری [illegible] خاطرداری کے پیچھے اپنا [illegible] نہ تھا یا یہہ [illegible] شان ہے کہ وہان سے کوئی خبر ہی نہین آتی [illegible] دو پر دو [illegible] لکھہ چکا ہون۔ مگر انھون نے کچھہ جواب [illegible]

لیکن ؎

[illegible] کی شکایت [illegible] نہین   وہ مہربان نہین تو کوئی مہربان نہین
[illegible] عشق   [illegible] دشمنون سے [illegible]

باب [illegible]

[illegible]

کے واسطے اون کو پسند نہین کرتین - آرایش تو کجا یہان آسایش کے قابل بھی سامان نہین ایک چھوٹا سا پلنگ دو چار برتن ایک ٹین کا صندوق اور ایک لیمپ جس کی چمنی مین بال پڑا ہوا اور کلّہ ناقص ہے اِس گھر کی کل کائنات ہے - اور اس کے سوا دو چار کتابین جو ایک طاق مین رکھی ہوئی تہین -

لیکن باوجود اس قلیل سامان کے یہہ مکان ایسا مالا مال اور نادر خیال کیا جاتا ہے کہ ہر شخص کا اس پر دانت ہے - اس مکان مین سب سے زیادہ بیش بہا اور قیمتی شے خود اُس مکان کی مکین ہے جو ایک نوعمر نازک اندام پیاری پری چہرہ جبین لڑکی ہے - مگر افسوس جس کی لیاقتین اور قابل قدر ہنرمندی جس کی شرافت اور بے انتہا عصمت - جس کی سادگی اور بہولاپن اس درجہ پر ہو کہ وہ کسی باوقار نواب یا نوابزادہ شہزادہ کے محلون کی آرایش اور اُس کے دل کی مالک ہوتی جس کے [illegible] وار خواصون کا جگہ [illegible] - جس کے نازک ہونٹون پر ادنی اشارے [illegible] سیکڑون [illegible] اور [illegible] دن کو تسکین اور خوش قسمتی [illegible] وہ عالی [illegible] دل حسینہ جس کو حسن کی پری لطافت و نزاکت کی دیوی کہنا بیجا نہین - اس کھنڈر مین تن تنہا مغموم اور افسردہ ایک بوریہ پر بیٹھی اپنی گردن مین [illegible] نگار رہی ہے - لیکن اوس کا دل حوادثات زمانہ سے عشاق کے گریبان دامن کی طرح پارہ پارہ ہے - وہ گلنار رنگ چہرہ جو تھوڑے عرصہ پہلے گلاب کی پتی جیسا خوشنما تہا - اب موسم خزان کے پتون کی طرح زرد اور مرجہایا ہوا ہے - اوس کی آنکھین جو ہر گہڑی چالاکی اور بے چین کرنیوالی شرارت کا نشان دیتی تہین مگر حسن کو قدرتی اور چنچل [illegible] رہتی تہی - اب آنسوؤن سے پرنم اور غمگینی سے نیچے جھکی رہتی ہین مگر اون کی خوبصورتی اور خوشنمائی نے ایک نیا رنگ اختیار کر لیا ہے - پیہم و درپے طوفان اشک اون کو سرخ رکھتا ہے اور جب کبھی وہ ٹھنڈا سانس بھر کر نظر اوپر اٹھاتی ہے تو اون مین جگر کو خون اور

[illegible]

سطح آب پر نہین بہتنا - جیسی وہ پیاری نرگسین آنکھین پاک اور شفاف آنسون کی طغیانی مین ڈھلکی رہتی تہین - اوس نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور آنسو کا ایک قطرہ رخسارون سے بہتا ہوا دامن پر گرا اوس نے کہا " اے میری پیاری مان اگر تجھے مجھکو چھوڑ جانا تہا تو اتنے دن تک [illegible] کیا ضرورت تہی - افسوس مین پیدا نہ ہوتی یا اگر ہوئی تھی تو مر جاتی اے مان - ! تو تو مجھہ سے محبت کرتی تہی اور مجھے اپنی جان کہتی تہی آج تیری جان اس مصیبت مین گرفتار [illegible] جہان مین بے غم - ! کیا کوئی بغیر جان کے رہ سکتا ہے جو تو میرے بن فردوس مین ہے ؟ مجھے بہی بلا لے ہان [illegible] لے - دیکھہ لو لے "

اسطرح نوحہ کرتے کرتے نوجوان لڑکی نے ایک زور سے چیخ ماری اور ہائے ہائے کرکے رونے لگی - یہہ پہلا دن تہا کہ اس نوجوان لڑکی کی آواز ہمسایے [illegible] مصیبت اور دلخراش آواز نے پڑوس کی بڑھیا کے دل مین ہمدردی [illegible] ڑی دیر بعد مکان مین اس غرض سے داخل ہوئی کہ مصیبت [illegible] مکین کے درد کو معلوم کرے [illegible] اگر ممکن ہو تو اوسے تسلی دے - [illegible] داخل ہوئی - تو نوجوان حسینہ کو غشی اور بے ہوشی کے عالم مین پایا - اوس [illegible] سے ٹٹولا اور معلوم کیا کہ زندہ ہے - پانی کے چھینٹے [illegible] کی [illegible] بعد اوسے ہوش مین لانے [illegible] اپنے سرہانے تکیہ [illegible] خفیف اور کمزور آواز [illegible]

[illegible] ہو -

۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مرد کو بھیجا ہے۔

عورت — مین یہین دیوار کے بیچ رہتی ہون۔ مگر مجھے تمہارے اس مکان مین آنے کی بالکل خبر نہین۔ پرسون تک تو یہہ بند پڑا تھا۔

نازنین — مین نے کل ہی اسے کرایہ پر لیا ہے۔

عورت — کیا تم اکیلی ہو۔

نازنین — ابتو بیشک اکیلی ہون۔

عورت — آخر تم یہان کیونکر آئین۔ کس نے مکان لیکر دیا۔ تم مین تو مجھے اتنی جرات نہین معلوم ہوتی۔

نازنین — (آنکھون سے آنسو پوچھتے ہوئے) میری ایک ماما تھی جس نے یہہ مکان تلاش کر دیا تھا۔ مگر وہ کمبخت آج صبح سے ایسی گئی کہ ابتک پھر کر نہین آئی۔

عورت — عجب نکمی ماما ہے۔ اس حالت مین اوسے چھوڑکر جانا ہی کیا ضرور تھا۔

نازنین — جی ہان۔ وہ عجب بیہودہ ہے اور اب مجھے اُس کو زیادہ نوکر رکھتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ اگر خدا کرے کوئی اور بھلے مانس آدمی مل جائے۔ اچھی میری مان۔ کیا تم تلاش کر دو گی۔؟

عورت — کیون۔ ڈر کیون معلوم ہوتا ہے۔

نازنین — وہ کچھ اچھے آدمی نہین ہے۔

عورت — اچھا تو مین محلہ کی اماّن کو کہہ دونگی۔ وہ دو چار گھنٹہ مین تمہارے کر جایا کرینگی۔

نازنین — مجھے تو ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو دن رات میرے پاس رہے رات کو مجھے ڈر معلوم ہوگا (نہایت التجا کے لہجہ مین) کیا تم آج

میکر ہان نہ سو رہو گی۔

عورت — بیٹی مجھے کیا عذر ہے مگر تم اپنا حال تو مجھ سے کہو۔

نازنین لڑکی نے ایک ٹھنڈا سانس بھرا اور ایسا معلوم ہوا کہ کسی بھاری بوجھ نے اوس کے دل کو دبا دیا۔ اور وہ بمشکل تمام اپنے دل کے اٹھتے ہوئے طوفان کے خلاف سنبھلی۔

نازنین — مجھ میں [illegible] تنی طاقت نہین۔ کہ اس ذکر کو چھیڑون ورنہ صبح مجھے مردہ دیکھے گی۔ اور آپ کو زیادہ تکلیف اٹھانی پڑے گی کہ ایک لاوارث لڑکی کو دفن کرین۔ اگر مجھے آپ کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو موت کی تو مین نہایت آرزو سے خواہشمند ہون۔ وہ یہہ فقرہ کہہ رہی تھی اور اس کی آواز لڑکھڑائی جاتی تھی اور دل [illegible]

ہم رونے پہ آجائین تو دریا ہی بہائین۔
شبنم کی طرح سے ہمین رونا نہین آتا۔

پا[illegible] حصۃ

در میان قعر دریا تختہ بندم کردہ۔ باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

نیک دل بڑھیا تھوڑی دیر تک [illegible] دیتی رہی اور تلقین صبر کے بہت سی باتین کر کے کہنی لگی کہ تم سچ کہتی [illegible] آج نہ چھیڑے گی۔ اچھا [illegible] اور دیکھون شاید قدرت کی [illegible] ماں مل جائین۔ تو ان کو بھی [illegible] [illegible] ہوتے ہین۔

نازنین — اچھا آپ تشریف لیجائیں مگر خدارا جلدی آنا۔

بڑھیا — مین ابھی آئی [illegible] کیا کرون [illegible] تو نہ جاتی [illegible] بچون کا [illegible]

سولہ سترہ برس کا۔ جب سے اکبر کی بیوی مری ہے وہ ہی میرے ہی ساتہہ
ہے۔ میری جان کو سب ننھے بچّے ہی ہین۔

بڑہیا اسیطرح باتین کرتے کرتے دروازہ تک جاتی ہے لیکن مڑ مڑ کر یہہ کہنے
لگ جاتی … کہتی جاتی ہے۔ کہ ڈر نامت مین ابہی آئی کی آئی ہون۔ جب زیادہ
ناصر نے اس تکرار کا موقعہ نہ دیا۔ تو سیدہی اپنی گہر کی طرف راہی ہوئے۔

یہان فرصت پاکر پہر اُن خیالات نے آگہیرا جن کو بڑہیا کی ہوشیار تدبیرین بمشکل
روکے ہوئے تہین۔ لیکن اب ان مین سب سے زیادہ اثر خوف کا ہے جو ذرا سے
کھٹکے اور ہوا کے شدید جہونکے سے اس قدر پیدا ہوجاتا ہے کہ خوف زدہ
ہوتین مشوّش ہوکر چارون طرف دیکہنے لگتی ہین۔ لیکن اتنی ہمّت نہ … کہ
سے باہر جا سکین۔ اور اصل سبب معلوم کرکے خوف مٹائین۔

چراغ کی ٹمٹماتی ہوئی روشنی سے بہڑک اُن رخساروں پر پڑ رہی ہے۔ جن کی چمک
ہمیشہ … سے شرمائے رہتی تہی۔ گویا آج ہی اوس کی شعاعون کو یہ موقعہ ملا ہے۔ کہ آنکہہ
بہر کر اُس رخسار آتشین کو دیکہہ سکین جنہون نے اپنا نور حوادثات زمانہ کی نذر
کرکے ترقی کے پہول … کی حاصل کی ہے۔ … چہرہ نازنین …
بعد اثر کہبراتی اُٹہی کہ دروازے کی کنڈی لگا کر اس ڈر سے نجات پائے۔ ہاتہہ مین
چراغ اٹہایا۔ اور آہستہ آہستہ قدم اٹہاتی تہی۔ پر قدم قدم پر قدم سو سو من کا ہوا جاتا
تہا۔ اس زمانہ مین دروازہ کو یہہ کام کس دن کرنے پڑے تہے۔ طوعاً کرہاً دروازہ کیطرف
بڑہی لیکن ہاتہہ کانپا جاتا تہا۔ اور چہرہ پر ہوائیان اڑ رہی تہین دل کی دہڑکن کا
یہہ عالم تہا کہ اگر کوئی قریب ہوتا تو بجائے چراغ اوس کے ہاتہہ مین گہڑی ہونے کا
گمان کرتا۔ کپکپاتے ہوئے پاؤن سے بمشکل یہہ جرات کی کہ زنجیر تک پہونچے لیکن
غضب یہہ ہوا کہ ایک ہوا کا جہونکا اس زور سے آیا کہ چراغ گل ہوگیا۔ اور ساتہہ ہی یہہ
سے کواڑون کو کسی نے دہکا دیا۔ چراغ کا بجہنا تہا کہ حواس جن کو اب تک تہام تہام
کر رکہا تہا پریشان ہوگئے۔ اور کواڑون مین کسی شخص کی آہٹ سے ایسا خوف چہایا

دھڑام سے زمین پر گر پڑی۔ بجھتے ہوئے چراغ کی بجلی کی سی چمک اور گرنے کی آواز نے آنے والے شخص کو پھرتی کے ساتھ ادھر متوجہ کیا۔ دوڑ کر سنبھالا اور گھبرائے ہوئے آواز میں کہا۔ "بیوی خیر صلّا !! بیوی !! بیوی !! یا اللہ بولتی ہی نہیں اسے ڈر گئیں دو ایک سکینڈ تک حیران دیکھ کر کیونکر ہوش آئے گا۔ بہتیرا چیختی ہوں پکارتی ہوں جواب ہی نہیں دیتیں (لمحہ کی لمحہ کچھ سوچکر) ان کو اندر لے جاکر تو لٹاؤں دل تو دیکھو کیسا دھک دھک کر رہا ہے۔ (صحن میں پلنگ پر لٹاکر پانی کے چھینٹے دیتے ہوئے) بیوی ! بیوی !! اچھی میری بیوی خدا کے واسطے آنکھیں کھولو۔

نازنین (چشم نیم باز سے) کیا ہے (کروٹ بدلکر اور ذرا چونک کر) کون ہے؟

اندر آنے والی عورت۔ بیوی میں ہوں کیوں حضور مزاج کیسا ہے میں [illegible] کر گئی تھی۔

نازنین تمہارا [illegible] اچھا ہوں۔

عورت بیوی خوب !! اللہ کی قسم اس وقت [illegible] کے [illegible] گئی کیوں نہیں۔

نازنین ہاں کیا۔ قسمت تو [illegible] کہاں [illegible] موافقت کی بدولت ہی ہوتا ہے۔

عورت آپ خواہی نخواہی مجھے ہی بہت [illegible] آپ کا نمک [illegible] کر نکلے۔

نازنین میں تو کسی کو [illegible] چاہتی۔ آخر تو جاکر [illegible]

[illegible]

[illegible]

نازنین [illegible]

جانے ابھی اور کیا کیا میری قسمت مین بدا ہے ابتدا ایہہ کچھہ ہے تو انتہا تو کیا ہونی ہے -

عورت نہ کچھہ ہونی ہے نہ ہوانی ہے - آپ تو اپنے ہاتھون ان مشکلون مین پڑین - وہ نگوڑی کچھہ بات ہی ہو گر بیوی خطا معاف ہے آپ جیسا ضدی آدمی بہی نہ دیکھا ہوگا - انہون نے کیسی کیسی منت کی مین نے کس کس طرح سمجھایا مگر تمنے کسیکی ایک تو مانی ہی نہین - اور سچ کہتی ہون اب ہی وہ آپکے کوڑی غلام ہین - دیکھو تو آپ کی کیسی کیسی خدمت کی کن کن [illegible] سے آپ کی جائداد چھٹائی پھر یہ بندگی جس کا یہہ انعام -

نازنین پھر مین ان کو پانچ سو روپیہ دیتی تو تہی - وکیلون کو اپنے [illegible] سے غرض ہوتی ہے اور کیا چاہتے ہین -

عورت آپ نے کوئی اُن کو فقیر سمجھا ہے - ایسے ایسے پانچ سو کی انہین پروا پڑی ہے - وہ کہتے ہین کہ روپیہ تو مین چاہتا ہی نہین -

[illegible] تو یہہ سب مجھے خبر نہ تہی کہ وہ بلّی اور بندر والی مثل کرینگے - کہ دو بلیون نے پنیر چرایا - اور لگین لڑنے کہ کیون کر باٹین - [illegible] تو لا [illegible] جج صاحب [illegible] [illegible] کہ یہہ [illegible] [illegible] [illegible] واپس دینے تہے فرمانے لگے کہ [illegible] تو انہون نے حق [illegible] ساری جائداد [illegible] ابھی [illegible] باقی ہے -

عورت [illegible] اندہیر [illegible] ابھی آگیا ہے [illegible] آپ [illegible]

مین آپ کو رستا بسنا نصیب کرے ۔

نازنین یہہ نصیب ہو رہا ہے نا ۔ کہ آج اس کھنڈر مین پڑی ہون خدا کسی کو خانہ ویران نہ کرے مجھے ستا کر کوئی کیا پھل پائے گا ۔

عورت سچ ہے بیوی سچ ہے ۔ آپ کی حالت کو دیکھی نہین جاتی اللہ !! ایک وہ زمانہ تہا ——— مگر بیوی مصیبت تو پیر پیغمبرون پر ہوتی آئی ہے ۔

نازنین (نہایت افسردگی سے) ہان ۔ ع ۔ جو کچھہ خدا دکہائے سو ناچار دیکہنا ۔

عورت مگر بیوی ایک عرض میری یہی ہے ۔ کہ انسان کو چاہئے کہ [illegible] کام کرے ۔ اور عقل سے مصیبت کے دفعیہ کی کوشش کرے [illegible] ماشاءاللہ [illegible] رہین اپنی ایڑی تو دیکھون ۔ پڑہی لکہی اور پہر یہہ ہٹ کہ الامان دنیا ادہر سے ادہر ہو گئی مگر تم ہی اپنی بات سے نہ ٹلین ۔

نازنین (فخریہ مسکراتے ہوئے) خلقے بہ منت یک طرف [illegible] تنہا [illegible] ۔

عورت مین تو یہہ فارسی سمجہی نہین ——— [illegible] کر [illegible] آخر آپ (ہاتہہ جوڑ کر) [illegible] ہتر دنیا مین اور کیا پالین گی ۔

نازنین (غم اور غصہ کی [illegible] ہوئی آواز مین) پہر وہی ذکر [illegible] ذکر نہ آئے ۔ ہائے اللہ اب [illegible] [illegible] مجھے [illegible] دے کچھہ رشوت تو نہ [illegible]

[illegible]

نوٹ [illegible]

[illegible]

[illegible]

عورت — بھلا میرا دل تو کاہے کو مانتا تھا کہ آپ کو چھوڑ دوں۔ اور
وہ بھی اس حالت میں۔ دم ہی تمہارے قدموں کے تلے نکلے گا۔

نازنین — جب ہی میں بہت خائف تھی۔

عورت — بیوی تم پھر خفا ہو گئی کہ پھر وہی ذکر۔ سامنے سے سیٹھ جی
آتے تھے۔ دیکھتے ہی گاڑی ٹھیرا لی۔ بہتیرا میں نے عذر کیا ایک نہ مانی اور
مکان پر لے ہی گئے۔ وہی ذکر۔ مجھکو آپ کا خیال لگا ہوا تھا۔ گو ان سے کہہ تو
[illegible] تھی کہ اب آ [illegible] ۔ ناچار بیٹھی رہی۔ میں نے بھی بہت ہی لعنت
[illegible] کی کہ یاد ہی کریں گے۔ مگر مزاج کچھ ایسا بے ڈھب پایا ہے [illegible]
ذرا بھی تیوری پر بل آتا ہو۔ سنا گئے اور ہنسا گئے۔ [illegible]
[illegible] میں سر بھی جائے تو پروا نہیں۔ اور میں تو . . . . . .

نازنین — (ہمیں یہ جبیں ہو گئی [illegible] آپ پھر رام [illegible]
سننے کا یارا نہیں میری بلا سے تم کہیں گئی [illegible]

عورت — میں تو پہلے ہی کہتی [illegible] لگیں گی [illegible]

نازنین — بس اب بہت سن [illegible] بھی نہ سنوں۔

عورت — پھر اس سے فائدہ اس میں سوائے رسوائی اور [illegible]
[illegible] کی سرگذشت [illegible] سرخ ہو گیا۔ اور [illegible]
[illegible] پر پڑ گئی [illegible] عورت رعب حسن سے کانپ اٹھی۔

نازنین — [illegible]
[illegible]

عورت — [illegible]
[illegible]
[illegible]

نازنین — آپ [illegible]

آپہونچا ہے کہ کسی کو میری ہمدردی کی ضرورت نہ رہے گی۔

ماما (ہاتھ جوڑ کر) میری بیوی ایسی بات زبان سے مت نکالو۔ اللہ کرے تمہارا بال بیکا نہ ہو۔ اور بھلا یہ کب جائز ہے۔ کیا خدا کو آپ کو اس کا جواب نہ دینا ہوگا۔ جان تو خدا ہی کی ہے۔

یہ الفاظ کچھ ایسے پریشان کر دینے والے تھے کہ پیاری ناز بیں سکتہ میں ہو گئی۔ گویا اس کے سارے منصوبوں پر پانی پھر گیا۔ اور کی کرائی تدبیریں خاک میں مل گئیں۔ بے بسی اور بے کسی کی [illegible] میں سامنے آکھڑی ہوئیں۔ اور آبدیدہ ہو کر کہنے لگی کہ خیر خدا کی مرضی

درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردۂ ۔ بازمی گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

تھوڑی دیر سکوت کا عالم رہا اور در و دیوار کو حیرت اور ما یوسی [illegible] تکتے دیکھتے وہیں سو گئی۔

باب نہم

عاقبت کی خبر خدا جانے ۔ اب تو آرام سے گذرتی ہے

اگر [illegible] کے واسطے ہمارے [illegible] ان کی [illegible] سفید ہوتیں تو شاید [illegible] در وہاں کے مجمع کی شہرت نیشنل کانگریس سے کچھ کم

[illegible] بال بیکا ہونا۔ خفیف آزار پہونچنا۔ ذرا سی تکلیف۔

[illegible]

[illegible]

وطنی کے خط و خال سے آراستہ نہ تھا۔ ایک زمانہ تھا کہ دہلی علوم و فنون کا مرکز اور تہذیب اخلاق کا [illegible] تھی لیکن افسوس کہ اب یہہ باتین یہان خواب و خیال ہین۔ شریفین کی بے تربیت اولاد اُن تمام خوبیون سے مُعرّا ہے جو عموماً خاندانی بزرگون کا جوہر رہی ہون۔

بلّی مارون کے نکڑ پر ایک خوشنما [illegible] نہ معمولی فرش اور آرائش [illegible] سے مزّین ہے۔ اور گرمی کی ٹھنڈی راتون مین البیلی [illegible] اُن کا عموماً مسکن رہتا ہی اس مکان کو ایک خصوصیت [illegible] سال کے کسی دن مین صبح سے شام کے چار [illegible] انسان کی آواز نہین سنائی دیتی۔ اور مغرب کے [illegible] رات کے اکثر شروع حصّون مین بہت دیر تک اس کمرہ کے بے فکر اور بے باکا [illegible] رہرو کو بھی لمحہ کے لمحہ رشک سے ادہر متوجہ کردیتے ہین۔

اکبر علی۔ منصور خان۔ فرحت مرزا۔ [illegible] بیگ۔ [illegible] ارشاد۔ [illegible] علی۔ بدرالدّین۔ اس کمیٹی کے [illegible] ہین جسکا جلسہ [illegible] رات کو [illegible] اور ان کی پابندی نے ثابت کردیا کہ [illegible] اور [illegible] ہے۔ [illegible] مجلس کے اغراض کسی علمی یا ملکی معاملہ [illegible] اگر [illegible] تو شاید [illegible] والی بھی نہ تھی۔ بلکہ اس کا [illegible] تفریح۔ لیکن [illegible] تفریح جو دل و دماغ بلکہ روح کو [illegible] وغیرہ وغیرہ مشاغل [illegible] زبان [illegible] خیال کیا جاتا تھا [illegible] آباو اجداد کی قابلیت اور بزرگی [illegible] دیتے تھے۔ لیکن [illegible] ظاہر کرنا [illegible]!!

نوجوان ہے اور دلّی کے بانکے چھیلاؤن کا سا فیشن رکھتا ہے باپ ایک معقول جائداد کا مالک تھا اور شہر کے شریف اور رودار آدمیون مین شمار ہوتا تھا۔ اکبر ابھی بچہ ہی سا تھا کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھہ گیا۔ مان بچاری عورت ذات خاطر خواہ اولاد کو تعلیم نہ دے سکی۔ محلّہ کے حافظ جی کے سپرد کیا اُنھون نے بہ ہزار دقّت سات سال کے عرصہ مین قرآن شریف پڑھایا۔ مگر جب مکتب چھوڑا ہے۔ تو پورا وہ بھی یاد نہ تھا۔ استاد فرشتہ خصلت آدمی یہہ شریر چنچل ہر روز بہانہ کرتا اور ایک حرف نہ پڑھتا۔ یہہ حال دیکھا تو بےچاری مان نے زردوزی کے کام پر بٹھایا۔ کچھہ دنون تو اوس مین [illegible] کچھہ خاک اڑائی لیکن بارے خدا خدا کرکے اتنا سیکھہ لیا کہ بری بھلی طرح اپنا [illegible] لین۔ اب طبیعت کی رنگینی اور عیش پسندی نے جو بزرگون کی میراث سے چلی آتی تھی یہہ رنگ اختیار کیا کہ فرصت کے وقت کو دوست و احباب کے جلسون مین بسر کرنے لگے۔ دلّی جیسے شہر مین بے فکرون اور عیش کے بندون کی کیا کمی تھی۔ تھوڑے [illegible] جلسے نے وہ رونق پکڑی کہ اوس کا عشر عشیر آج تک محمڈن[1] ایجوکیشنل کانفرنس کو نصیب نہین آئے [illegible] ہوتے اور میلون کی رونقین بڑھائی جاتین [illegible] نہ ہوگا ہر رات شب برات تھی۔ [illegible] جلسہ کے ممبر [illegible] ۔ افلاس۔ رنج سب کچھہ ہو مگر نہ تھی، تو عاقبت اندیشی [illegible] ان کو اُن کے افعال سے پشیمان [illegible] رکھتی۔ جس رات کا ہم ذکر کرتے ہین [illegible] روز اکبر کے چہرہ سے کچھہ [illegible]

نوٹ [illegible]

خوشی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اُس کا بار بار اپنے لباس کی طرف دیکھنا بتا رہا ہے کہ ضرور کوئی خصوصیت اس پر متوجہ کر رہی ہے۔

منصور یار یہ چین تو تمہارا آج بے چین کئے دیتا ہے۔

اکبر ہاں اُس نے مجھے بھی آج بے چین کر رکھا ہے۔

فرحت یہ تو غلط ہے آج تو آپ کچھ عجب خوش خوش نظر آتے ہیں۔

حیدر میں بھی سوچ رہا ہوں کہ آخر کیا بات ہے۔

منصور آج [illegible] ہے سچ بتاؤ کیا ہے۔

اکبر (مسکراتے ہوئے) بتانے کی بات [illegible]

فرحت خیر وہ تو جو کچھ ہے سو ہے۔ چکن [illegible]

حیدر سلی ہوئی خوب بانکی ہے۔

[illegible] آپ کی دعا سے [illegible] رہتا ہے۔

منصور (طنزاً) [illegible] والوں کی سیر پر تھا۔

حیدر [illegible]

[illegible]

اکبر — ابھی چلو۔

منصور — الٰہی خیر۔ آج تو آپ کی شان ہی دوسری ہے۔ صلاح کر کے سوال کرنا چاہیے ——— نو بج گئے لو ہم تو جاتے ہین۔

اکبر — ہائین! ہائین!! ابھی سے۔

منصور — ذرا کام ہے۔

اکبر — اچھا مگر ہمارا بھی کام یاد رکھنا۔

[illegible] — سخن مردان جان دارد۔! السّلام علیکم۔

حیدر — آ گا۔ ٹہیرو ہم بھی چلے آخر ساتھ رہے نا۔

ان دونو کے جانے کے بعد اکبر و منصور کو یہ موقعہ ملا کہ وہ آپس مین راز کی باتین کرین۔ اکبر منصور سے کچھ چپکے چپکے کہ رہا ہے۔ اور وہ نہایت استعجاب سے سُن رہا ہے۔

باب دہم

از کجا می آئی اے مسرتِ خوبی محو ناز۔ عطر آگین تا بد ان عنبر افشان تا بکے

ہمارے شیر دل نوجوان حامد کے محامد نے اس قدر عالمگیر شہرت حاصل کر لی تھی۔ کہ حیدر آباد کا بچّہ بچّہ اوسے قدر کی نگاہ سے دیکھتا اور عزت کی آنکھون پر بٹھاتا تھا [illegible] خوش خلقی اور اعلی درجہ کی لیاقت نے ہر درجہ اور ہر طبقہ کے لوگون کے دلون مین اپنا گھر بنا لیا تھا۔ اور بوئے مشک کی طرح اوس کے اوصاف حمیدہ کے چرچے پھیلنے شروع ہو گئے تھے۔ حیدر آباد مین قدم رکھے ابھی دو سال نہین ہوئے مگر یہ انجمن ہر جلسہ [illegible] وہ معزز مہمان [illegible] اور نہایت اشتیاق سے لوگ اس کے معانی خیالات سے استفادہ کرتے تھے۔ اس کی بڑھی ہوئی معلومات اور علم و فضل کا لوہا اچھے اچھے مان لیا تھا۔ وہ بزرگ جو ابھی تو ہم سے کے نوجوان لوگون کو بھلا برا کہتے تھے [illegible] اس نوجوان [illegible] کی قدر و منزلت کرتے اور ہر طرح اس کی [illegible] ساتھ [illegible]

[illegible]

اچھی طرح جانتا اور اُن کینہ توز اشخاص کو خوب پہچانتا تھا۔ مگر یا تو اپنی لیاقت اور قابلیت کے زعم میں یا فراخ حوصلگی اور بلند نظری سے اوس کی ابرو پر کبھی چین نہیں پڑا۔ جب سازشیں یا دشمنوں کی مخالفتیں اوس پر ظاہر ہوتیں تو اسطرح بے پروائی سے ٹال دیتا یا بخشدیتا کہ گویا یہہ کوئی بات ہی نہ تھی رفتہ رفتہ اوس کے حلم اور بردباری نے دلوں کو ایسا تسخیر کیا کہ خود منفعل ہو ہو کر وہی لوگ اوس کی مدح خوان دوست ہو گئے۔ کیونکہ کوششیں بجے ایسے شخص کی مخالفت پر ہمیشہ [illegible] کی۔ یہہ حال دیکھکر دوست اور بہی اوس کی خوبیوں کا کلمہ پڑہنے لگے۔ یہہ عمر کا چھبیسوان سال تھا جو انسانی زندگی کے عروج کا زمانہ ہے۔

فوجی ورزشوں نے اوسے اور بہی چست و چالاک اور سڈول بنا دیا تہا اور مجلسون میں آنکھیں اور انگلیان اس کی طرف اٹھتی تہین۔ اوس کے فوٹو اصلی قیمت سے بہی زیادہ قیمت پر فروخت ہوتے تھے۔

حامد کی خوبصورتی اور ہر دلعزیز ہونا ایک فوٹوگرافر لیڈی مس الیتابیتن کے حق میں مفید ہوا۔ جو آج کل حامد کی کوٹھی کے قریب ایک دوسرے [illegible] دلکش تھی۔ یہہ لیڈی [illegible] سے اچھی طرح واقف تھی۔ اور اکثر اون موقعوں اور جلسوں کی تصویریں کھینچتی تھی جس میں حامد کی شرکت ہو۔ یہہ تصویریں [illegible] حامد کی تصویر سے البم کی آرائش [illegible] لیڈی فن مصوری کے علاوہ کچھ موسیقی میں بہی [illegible] خداداد حسن کو [illegible] دینے کی [illegible] حامد سے تعارف کا سبب واقع ہوئے [illegible] دلفریب صورت کے ساتھ [illegible] گذرنے لگا۔ جوان لیڈی کی دلربایانہ اداؤں کبھی تو اوس کو

مغموم بناکر ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھرنے پر مجبور کرتی تھین - اور کبھی حالتِ انقباض مین شگفتہ اور بشاش کردیتی تھین -

اپریل ۱۹۰۸ع؁ کی پہلی اتوار کا دن صبح کا سہانا وقت ہے - حامد اپنی کوٹھی کے برآمدہ مین بیٹھا ہوا ہے - سامنے ایک خوشنا چھوٹی میز لگی ہوئی ہے اور وہ ایک کاغذ کے پرزے پر کچھہ نوٹ کر رہا ہے - اوس کا استغراق بتا رہا ہے کہ کسی ضروری اور بڑے کام مین مصروف ہے اور بار بار گھڑی پر نگاہ ظاہر کرتی ہے کہ کسی اہم آنیوالے امر کی نسبت ہے -

سامنے کی روش پر مس کیتھارائن اٹھکھیلیان [illegible] کرتی ہوئی آرہی ہے مگر حامد کو [illegible] ذرا اطلاع نہین - مس کیتھارائن کا انداز خرام اور اُس کا حامد کیطرف کن آنکھیون سے دیکھہ دیکھہ کر مسکرانا - بے تکلفی سے پھول توڑنا اور پھر دلِ عشاق کیطرح مسل مسل کر پھینک دینا - مستانہ چال مین قدمون کی لغزش اور پھر ہر لغزش پر تبسم آمیز چین جبین اور عمداً [illegible] کر متوجہ کرنے کو کچھہ ہونٹون ہونٹون مین کہتے جانا یہہ سب ایسی چالین تھین کہ جب حامد کی نظر ادھر متوجہ ہوئی تو چند منٹ تک دوبارہ کاغذ کی طرف متوجہ ہونے سے [illegible] رہی -

حامد — از کجا می آئی اے سرمست خوبی مجناز عطر آگین نا بدامن [illegible]

مس — [illegible] دل کشائی محبت کو کہتے

حامد — ہان ہان پھر [illegible] الجھون گئین کہیئے کہیئے ...... کیونکر [illegible]

مس — واہ واہ تو یون کہیئے کہ مین نے فارسی پڑھکر بھی اڑا لی —
اور پھر کیا ایسے [illegible] کے دوست کہتے ہین - کیا آپ میرے دوست نہین [illegible]
ہان تو پھر کچھہ عجیب نہین -

حامد — ہان کیون نہین مین تمہارا دوست اور تم میرے دشمن -

مس — (ذرا اچھنبا کر) یہہ کیونکر ؟

حامد — وقت کم ہے اور تم میرے لکھنے میں خلل انداز ہو میں - تم انہیں اور میں نے کام کو خیرباد کہا -

مس — تو خیر میں جاتی ہوں آپ اپنا ہرج نہ کریں -

یہہ کہکر لیڈی نے برآمدہ سے نیچے قدم رکھا -

حامد — ہائیں! ہائیں!! بات سنو -

مس — (جواب نہ دارد)

حامد — میز کے گلدستہ سے ایک پہول نکالکر اور لیڈی پر پہینک کر
واہ یہہ بہی کوئی بات ہے - ایسی تُنک مزاجی - تم سے کچھہ کہنا ہے -

مس — میں پہر آسکتی ہوں اب آپ کا ہرج ہوگا -

حامد — نہیں ایسا ہرج نہیں ہوتا - وہ تو لیکچر کے واسطے دو تین پوائنٹس جمع کرنے تہے -

مس — آپ کو لیکچر ہی سے فرصت نہیں ہوتی بڑے بچارے لیفورمر بنگئے ہیں

حامد — لوگ آ آ کر اصرار کرتے ہیں تو میں کیا کروں؟

مس — تو کیا آج ہی جلسہ ہے - ؟

حامد — آج نو بجے -

مس — کہاں -

حامد — وارڈ انسٹیٹوٹ میں -

مس — میں نے تمہارے لیکچر دیتے ہوئے [illegible] تہا [illegible] بہت [illegible] آج ادہر
[illegible] ؟

نوٹ: [illegible] جب مولوی نذیر احمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ [illegible] کی ترتیب اور اصلاح کے واسطے [illegible] عرصہ [illegible] تعداد [illegible] کی [illegible] ہو گئی اور [illegible] ترقی کی [illegible] بہت [illegible] ہوئی - اور [illegible] کم [illegible] علم کی [illegible] صاحب [illegible] کے بعد [illegible] کی طرف توجہ نہ ہوئی [illegible] گیا -

یہہ صرف آپکا طفیل ہے کہ اب بڑے بڑے آدمی مجھ ہی سے تصویر کھنچواتے ہیں - ورنہ پہلے کون جانتا تھا -

حامد الحمد للہ!

باب ۱۱ یازدہم

دیکھنا تقریر کی لذت کو جو اُس نے کہا۔ میں نے یہ جانا کہ گویا یہہ بھی میرے دل میں تھا

اتوار کا دن صبح کے ۹ بجے وارڈ انسٹیٹیوٹ کے دروازہ پر سواریوں اور سواروں کے پرے جمے ہوئے ہیں۔ سڑک پر گھوڑے گاڑیوں کی کثرت بچارے پیدل راستہ چلنے والوں کو عجب پریشانی اور تکلیف میں ڈالتی ہے کیونکہ سلسلہ اس قدر دور تک چلا جاتا ہے کہ اکثر موقعوں پر ہر کو اپنی حفاظت جان کی خاطر بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے - انسٹیٹیوٹ کے دروازہ پر خوشنما درختوں کے پتّوں اور بیلوں کی آرایش اس وقت عجب بھلی معلوم ہوتی ہے - دروازہ کی پیشانی پر سے سورج کی کرنیں "ویلکم" (خیر مقدم) کے چمکدار سنہری حرفوں پر پڑ پڑ کر روشنی [illegible] پیدا کر رہی ہیں - دروازہ سے ہال تک بجری کی سڑک کے کنارے خوشنما پودوں کے گملے چنے ہوئے ہیں جن میں قدرت کے صنّاع نے ایسے ایسے عجیب گل کھلا رکھے ہیں کہ مبصر آنکھیں حیرت اور استعجاب سے کھلی [illegible] دیکھتی [illegible] سیر نہیں ہوتیں - اور اوس پر مالیوں کے سلیقہ مند ہاتھوں نے اون کو ایسی ڈھنگ سے ترتیب دیا ہے کہ اون کا حسن دوبالا ہو گیا ہے - خصوصاً اون کی [illegible] ہال کے [illegible] پر دیکھنے کے قابل ہے - کیونکہ یہاں خوشنما پودوں کی کثرت اور عجیب عجیب پھولوں کی بہار سے تازہ [illegible] آنکھیں [illegible] ہو کر [illegible] پڑتی

ہین سبز ہیون پر خوشنما سرخ پا انداز کے کنارے اس قسم کی خوشنما ہریاول اور بہار
چشم تصور سے دیکھی جاسکتی ہے لیکن زبان قلم سے ادا نہین ہوسکتی ۔

وسیع ہال کی دیوارین خوشنما قطعات اور تصاویر سے آراستہ ہین فرش پر بیش بہا قالین بچھے ہوئے ہین ۔ اور اُنپر نہایت نفیس کرسیان قطار در قطار لگی ہین ۔ ڈیز پر ایک بڑی میز بچھی ہے جس پر سبز خوشنما کلوتھ پڑا ہوا ہے ۔ اور پریسیڈنٹ کی عالیشان مرصع کرسی برابر بچھی ہے ۔ اوس کی پیچھے اور پہلوؤن پر ایک لائن مین ۔ لیکچرار اور دیگر امرا کی کرسیان ہین ۔ جو اپنی خوبصورتی مین بے نظیر ہین ۔ میز پر [illegible] گلدانون مین دو گلدستے کچھ ایسی دلفریبی اور خوشنمائی سے رکھے ہوئے ہین ۔ کہ اُن کی پیاری پہولون کی دلکش خوشبو اور خود پہولون کی دلربا صورت تہوڑی دیر کے لیے ضرور ہر ایک مہمان کی توجہ عالم محویت [illegible] کہینچ لیتی ہے ۔

ہال کے دونون طرف جماعتون کے کمرہ ہین ۔ جن مین دریون کا فرش [illegible] اور اُنپر بینچ اور ماسٹرون کی کرسیان قرینہ سے رکھی ہین ۔ جماعتون کی دیوارون پر بجائے تصاویر و قطعات کے ممالک کے نقشہ اور دیگر نقشہ جات آویزان ہین جو علاوہ مکان کی آرایش کے عجیب و غریب معلومات کا ذخیرہ آسانی [illegible] کرتے ہین ۔ مدرسہ کی عمارت کے سامنے چہوٹا سا خوشنما باغیچہ ہے جس مین میوہ دار [illegible] رہی ہین اور خوش الحان پرندے بیٹھے بیٹھے راگ گا رہے ہین ۔ اور چونکہ آجکل موسم بہار ہے کیاریان مالیون کا ٹوکرا بن رہی ہین ۔

پائے سرو سنبل ور افتادہ ۔ بنفشہ پیش سوسن سر نہادہ

باغیچہ کے دوسری جانب بورڈنگ ہوس ہے جس مین تیس کمرے ہین ۔ کمرے گویا سادگی ۔ زیبایش اور آسایش کا نمونہ ہین ۔ ہر ایک کمرہ مین دو دو طالبعلمون کے رہنے کی جگہ ہے ۔ ان کمرون مین ایک ہی قسم اور ایک ہی فیشن کا سامان نظر آتا ہے ۔ اور چونکہ خاص بورڈنگ کی غرض سے بنائے گئے ہین ۔ ان کی مشابہت ناواقف شخص کے واسطے بہول بہلیان

ہے ۔ کمرے وسیع اور دلکش ہین ۔ ان مین دریان بچھی ہوئی ہین اور ایک
جانب طلبہ کی مسہریان لگی ہوئی ہین ۔ دوسری طرف دیوارون کے برابر کتابون
کی الماری اور میز کرسی رکھی ہے ۔ میز پر کلوتھ اور اوس پر تعلیم کا
ضروری سامان خوش سلیقگی سے رکھا ہوا ہے ۔ خوشنما چوکھٹون مین انضباط
اوقات اور دستور العمل کے نقشہ جڑے ہوئے ہین ۔ اور یہہ ہی اونکو
کمرون کی آرایش ہین ہر ایک کمرہ سے متعلق ایک ایک حمام اور ملازم کے
رہنے کی جگہ اوسی کمرہ سے ملحق ہے بورڈنگ کے یہہ تیس کمرہ مین اور
وسیع کمرون کے گرد بنے ہوئے ہین ۔ ان مین سے ایک ریڈنگ روم
ہے جس مین ایک بہت بڑی میز لگی ہوئی ہے اور چھت مین بڑے
بڑے قیمتی لیمپ لٹک رہے ہین ۔ جن کی روشنی سے رات کا دن ہوجاتا
ہے تاکہ طلبہ بے تکلف پڑھ سکین ۔ دوسرا ڈائننگ ہال ہے اور تیسرا
لائبریری ۔ لائبریری کا کمرہ نہایت آراستہ ہے دیوارون کے برابر
الماریان لگی ہوئی ہین ۔ جو اُن بیش بہا خزانون سے پر ہین جو دنیا کے
بڑے بڑے نامور مصنفون ۔ اور حکیمون عالمون کا سرمایہ ناز رہی ہون
[illegible] کمرہ مین سنگ مرمر کی ایک گول میز ہے جس پر چند اخبار رکھے
ہین ۔ کمرہ مین بہت سی خوشنما آرام کرسیان بہت قرینہ سے لگی ہین ۔ جن پر شوقین طلبہ [illegible]
[illegible] دل و دماغ کی [illegible] کرتے ہین ۔

آج طلبہ کے چہرہ کی مسرت دیکھنے کے قابل ہے اُن کے [illegible]
[illegible] اظہار [illegible] رہا ہے ۔ دل بشاش اور کچھہ عجب [illegible] ہین [illegible]
[illegible] سب [illegible] ہال مین جمع ہین ۔ [illegible]
سنجیدگی ۔ متانت ۔ اُن کی اوستادون کی لیاقت اور [illegible] تربیت کا
ثبوت دے رہی ہے ۔ اوستادون کا استقبال معزز
مہمانون کے استقبال مین سرگرم ہے ۔ جن کا اس وقت

[illegible] رہا ہے ۔ مہمان آرہے ہیں [illegible]

ابہی نو نہین بجے مگر ہال بہرتا چلا ہے ۔ اوستاد اپنے اپنے یونیورسٹی

کے گون پہنے ولسوز ہی اور سرگرمی سے انتظام مین مصروف ہین ۔

خدّام باادب جابجا ایستادہ ہین ۔ اور نہایت شوق واشتیاق سے صدر

مجلس نواب بشیر الدّولہ سر آسمان جاہ کے سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ کی تشریف

آوری کا انتظام ہے ۔ مہانون کو پروگرام تقسیم کر دیا گیا ہے ۔ اور اس کے

پڑہنے کی مصروفیت نے اُس سنجیدہ وہیمے غل مین جو ایسے موقعون پر ہوتا ہے

کمی پیدا کر دی ہے ۔

ہمارے دوست مسٹر حامد ایک اور معزز نوجوان وزیٹر کے ساتھہ داخل

[illegible] ہین ۔ بہت ہی تپاک سے سپرنٹنڈنٹ صاحب وارڈ انسٹیٹیوٹ سے

مصافحہ کرکے باتین کرتے ہوئے ہال مین داخل ہوئے ۔ جہت [illegible]

[illegible] ڈیز پر پہونچے ۔ کیونکہ لیکچرار ہونے کی حیثیت

سے انہین وہان جگہ دی گئی تہی ۔ پروگرام دیا گیا اور یہہ اوسے پڑہنے لگے

پروگرام

(۱) سپرنٹنڈنٹ صاحب وارڈ انسٹیٹیوٹ [illegible] رپورٹ مدرسہ سنائینگے

(۲) شمس العلماء خان بہادر [illegible] محمد خان صاحب نظم پڑہین گے ۔

(۳) [illegible] مسٹر احامد ۔ ایم ۔ اے تعلیم پر لیکچر دینگے ۔

(۴) مولوی [illegible] صاحب [illegible] ۔ اے [illegible] ۔ ایل ۔ ایک مختصر [illegible] گے ۔

[illegible]

[illegible]

۶ - سید فصیح الدین - و مرزا سعید اللہ بیگ متعلمان اور ڈ انسٹیٹیوٹ [illegible] جلسہ کی تشریف آوری کے شکریہ مین ایک نظم پڑہین گے اور بعدہٗ ۱۲ بجے جلسہ برخواست ہوگا ۔

گہنٹہ مین نو بجے اور ساتہہ ہی ایک سنجیدہ شور مین ایک آواز کہ نواب مدار المہام بہادر تشریف لاتے ہین - کہتے ہوئے سنائی دے - نہایت ادب سے صدر مجلس [illegible] کا استقبال کیا گیا اور اون کی کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد کارروائی جلسہ شروع ہوئی - ہر طرف سے [illegible] کم از کم پچیس منٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب کو اس سال مین مدرسہ کی ترقیان اور دیگر کوائف بیان کرتے ہوئے صرف ہوئے - اور آیندہ بہت اچھے اچھے امیدوار [illegible]

مولوی جمیل احمد صاحب کی نظم نے حاضرین جلسہ کو بہت محظوظ [illegible] شیرین کلامی - فصاحت - بلاغت - اور بلند پروازی طبع نزاکت مضامین کی داد [illegible] چیرز [illegible] گونج اٹہا -

اون کی نظم کے بعد ہمارے [illegible] آئی وہ عجیب مردانہ انداز سے [illegible] کا سسم بہار اور اوس کی لیاقت [illegible] [illegible] نظر [illegible] [illegible] نکال کر [illegible] معلوم کیا کہ [illegible] منٹ باقی [illegible] نوٹس نکالے [illegible] - لیکن [illegible] صدر انجمن کی [illegible] [illegible] آیندہ [illegible] بیان سے [illegible] کا مسرت [illegible] اظہار [illegible] چیرز کی آواز [illegible] چیرز کا شور کم ہونے [illegible] لیکچرار کے [illegible] الفاظ نکلنے لگے -

[illegible]

الٰہی سوختی برقِ تجلی وہ زبانم را — قبولِ خاطرِ موسیٰ کلاماں کن بیانم را

میری عمر کا موسم بہار (دی پرائم آف مائی لائف) وہ زمانہ تھا جب میں دہلی کے سینٹ سٹیفنز کالج[1] میں پڑھتا تھا۔ تعلیم کے لحاظ سے یہہ کالج اوروں میں اعلیٰ درجہ پر نہیں تو کسی سے ہیٹا بھی نہیں رہا۔ لاہور کے کالج کی طرح ہفتہ میں ایک بار یہاں بھی مذہبی اور اخلاقی مضامین پر لیکچرز دئے جاتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ جب لائق پروفیسر مذہبی جوش میں اپنا فرض [illegible] ادا کرنے پر کھڑے ہوتے ہیں تو پند و نصائح کے [illegible] باغ لگا دیتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اکثر لہلہاتے پھول [illegible] کانٹوں میں ایسے گھرے ہوئے تھے کہ ہاتھ ڈالتے ہوئے دل دھڑکتا تھا۔ شریک جلسہ تو [illegible] اگر یہاں میں نے خذ ما صفا [illegible] کے معنے یہی سمجھ رکھے تھے کہ یونیورسٹی کورس میں جو امداد مل سکے [illegible] باقی یہہ جانیں اور ان کا [illegible] حَسْبُنَا کتابُ اللہ اوس وقت سے یہہ خیال اکثر [illegible] جاتا ہے کہ اگر ہمارے [illegible] مذہبی اور اخلاقی [illegible] ہی جائے یا قوم کے ہمدرد کوئی ایسی سوسائٹی قایم کریں تو ضرور مفید ثابت ہو۔ یہہ کہاں چھڑ بیٹھا [illegible] لین ہی نہیں۔ اور یوں ہر ایک [illegible] فرصت نہ ہوتی کہ کتابیں پڑھے اور اپنے دل کو ان کے مضامین [illegible] لیکچر [illegible] ایسا اچھا اثر پڑتا ہے کہ یہہ سنی ہوئی [illegible] کالجوں [illegible] باقی ہیں۔ لیکن افسوس کی آنکھوں سے حسرت کے اشک [illegible] پڑتے ہیں جب یہہ خیال آتا ہے کہ ادہر کسی کو توجہ نہیں ہے۔ ان کو بھی [illegible] لیکن ہمیں اپنے گلزار کے نونہالوں کا [illegible] تو ضرور ہے۔ اگر دنیا میں رہنا ہے اور عزت و حرمت

۱؎ دہلی کالج [illegible] کیمبرج مشن کے پادریوں نے ایک مشن کالج قایم کیا۔ اس کی عمارت کشمیری دروازہ کے قریب ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے نصاب تعلیم کے سوا اس یہاں بائبل بھی پڑھائی جاتی ہے۔ علاوہ اس کے ہر روز ایک گھنٹہ مذہب عیسوی کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔

سے رہنا ہے۔ آبرو سے رہنا ہے۔ کچھ ہونا ہے اور ہو کر دکھانا ہے۔ ملک وقوم
سے محبت ہے اور سچی محبت ہے۔ ترقی کا خیال ہے اور حقیقی خیال ہے۔ تو
ہمیں اپنی آیندہ نسلون کو سنوارنا چاہئے۔ یہی بچے ہیں جو اب اسلام
کے نام کو زندہ کرنیوالے ہو سکتے ہیں۔ اور اس اجڑے دیار یعنے ہندوستان
[illegible] سے ممکن ہیں تو یہہ ان ہی کی سعی اور کوشش کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔
[illegible] وہ تہا کہ حکام وقت کو تعلیم یافتہ اشخاص کی ضرورت تہی اور اُس زمانہ میں
مڈل پاس کرنا لیاقت کا تمغہ حاصل کرنا تہا۔ جن کو خدا نے ہوش میں آنکہہ دی تہی وہ اس
وقت انگریزی [illegible] ستو باندہ کر پڑ گئے۔ اور اب اس معراج ترقی پر ہیں کہ
ہندوستان کی آنکہہ کا تارا بنے ہوئے ہیں۔ لیکن پرانی لکیر کے فقیر جو زمانہ کی رفتار
سے ناواقف تھے کفر و ارتداد ہی کی پچہاڑ کہاتے رہے۔ اور نہ کچہہ ہونے
[illegible] دیا۔ اب اس کے سوا ہونا ہی کیا تہا۔ کہ ایسے پستی میں گرے ہیں کہ ہل
[illegible] نہیں سکتے۔ زمانہ کی رفتار کے آگے بہلا کس کی چلی [illegible] ان ہی کی
[illegible] انگریزی پڑہتی ہے اور وہ پڑہاتے ہیں۔ پر اب بہی کچہہ کچہہ انگریزی
[illegible] ضرور پڑہا دیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ [illegible] ارتداد کی کچہہ نہ چلی
تو یہہ لکیر کے فقیر [illegible] پچتائینگے اور اب بہی پچتاتے [illegible]
[illegible] بد بر کلہ خود باید زد۔ پہر پچتائے کیا ہوت ہے
[illegible] کہیت۔ اور اُس پر طرہ یہہ کہ اپنی [illegible] گذشتہ سے
[illegible]

[illegible]

[illegible]

آج کل ہندوستان مین تعلیم کی ترقی ہے اور اگرچہ صرصرِ زمانہ نے تمام مذہبی تعصب کی رو کو خس و خاشاک کی طرح اڑا دیا ہے پر ملازمت نہ ملنے کے سبب لوگون کے دل تعلیم کی طرف سے کھٹے ہین اور ہوتے جاتے ہین ۔ لیکن پھر بھی لوگ یونیورسٹی کورس کی بھٹا پر کچھہ ایسے پڑ لئے ہین کہ ہر کس [illegible] بند کئے ادہر ہی چلا جاتا ہے اگرچہ بڑبڑاتے ہین پر بی ۔ اے ۔ اور ایم ۔ اے ۔ کے حرفون مین کچھہ [illegible] [illegible] لون کے کھینچنے مین مقناطیس کا کام کرتی ہے [illegible] خدا کو ہندوستان کے حق مین کچھہ بھلی کر [illegible] ن کے دلمین لگادی ورنہ ہندوستان کو [illegible] کی [illegible] آج کہان کی ترقی تو نصیب ہو گی یا نہ ہو گی [illegible] مین وہان کے [illegible] ایکجنر نے تو اندھیر مچادیا ہوتا ۔ سنہ ٦٠٠ئ سے سنہ ١١٠٠ئ تک یورپ میں [illegible] گذرا ہے کہ جس کی تاریکی مین ہاتھہ کو ہاتھہ نہ سوجھتا تھا ۔ مذہب اور اخلاق [illegible] مردہ پڑے تھے جن کا نہ کوئی نام لیوا تھا نہ پانی دیوا زمین بنجر پڑی تھی [illegible] و دیگر حیوانات [illegible] انسانون کے ساتھہ بآرام رہتے تھے صنعت [illegible] [illegible] قافلے لٹتے تھے [illegible] قلعون سے نکل نکل کر بیگناہ مسافرون کے

نوٹ [illegible] یورپ مین فیوڈل سسٹم (آئین [illegible]) [illegible] کے ارکین مین اپنی تمام زمین تقسیم کردی اور اون سے یہہ عہد لیا کہ بوقت ضرورت فوجی امداد کرینگے ۔ رکین در باب اپنے تحت امرا کو اپنی جاگیرین تقسیم کردین اور اون سے اپنی وفاداری اور فوجی امداد کا اقرار کرا لیا ۔ رفتہ رفتہ یہہ جاگیرین موروثی ہو گئین اور یہہ آئین اصلاح [illegible] اور مذہب اور تہذیب اخلاق مین دوڑ گیا ۔ اور اول اول اس آئین سے وفاداری شاہی اطاعت اشاعت تہذیب اور امور معاشرت اور تمدن مین بہت ترقی ہوئی ۔ لیکن جب سردارون نے بادشاہ کی اطاعت سے انحراف کر کے اپنی اپنی جاگیرون مین مطلق العنانی اختیار کی تو اون کے اوضاع و اطوار بالکل بدل گئے کیونکہ اب ون کے افعال ۔

(دیکھو صفحہ ٦٩)

[illegible]

کا حال ایسا تو کیون ہوتا مگر سلطنت دہلی کے زوال کے بعد خلقِ خدا و ملک خدا تھا

یہہ تعلیم ہی کا اثر ہے کہ حیوان سے انسان ۔ وحشی سے مہذب ۔ جاہل سے عالم ۔ نادان سے عقلمند بناتی ہے ۔

بے چارے ہندوستانیون نے ابھی سیکھہ ہی کیا لیا ہے کہ آپے سے باہر ہوے چلے "چلو ہی بھر جو پانی مین گز بھر اُچھل چلے" ۔ یورپ کی ہمسری کو تو ابھی مدتین چاہئین اتنا ہی تو نہین کہ خود ملک اور اہل ملک کے لئے کچھہ مفید ہو سکے ۔ اور اگر مفید ہوتا تو آجکل روزگار کی یہہ تیرہ تیرہ نہ پڑ رہی ہوتی ۔ بڑے بڑے [illegible] کا تو کیا ذکر ہے آجکل ایک دیاسلائی کا بکس اور دمڑی کی سوئی درکار ہو تو یورپ کا ہاتھہ تکنا پڑتا ہے ۔ غریب سا غریب ہو تو وہ بھی اُن کی تجارت کو نفع پہنچائے [illegible] رہسکتا ۔ اور جب ہم اسطح ہاتھہ پر ہاتھہ دہر کر بیٹھہ جاینگے تو خواہمخواہ [illegible] ان کو ہاتھہ رنگنے کا موقع ملیگا ۔ یہہ تجارت ہی کا تو پردہ ہے کہ ہندوستان چپکے ہی چپکے خالی ہو گیا اور کسی کو کانون کان خبر نہ ہوئی ۔ اور یون [illegible] کہئے کہ اس تجارت ہی کی بدولت ہندوستان اس سرے سے اُس سرے تک [illegible] ہی قبضہ اختیار مین آگیا ۔

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال [illegible] کہ آگ لینے کو جائین پیمبری مل جائے

[illegible] ۔ [illegible] ہوا اور [illegible] سے بنے ہوئے آئینہ [illegible] صنعت و حرفت ہی کی بدولت [illegible] انگلستان مین لوٹ پڑی اور [illegible] کسی سے کر [illegible] چھین سکتا ہے اگر [illegible]

[illegible]

[illegible] ۔ [illegible]

[illegible] لوٹ مار کر [illegible] تھے ۔

ہندوستان کی ترقی علم پڑھکر صرف اعلیٰ عہدہ حاصل کرنے تک محدود رہے تو
ایک ایچ بھی تو ترقی ملک و قوم کو نصیب ہوتی نہین - البتہ علم پڑھین اور اوسکو
زیادہ مفید کام مین صرف کرین بوٹانی اور مکینکس (علم نباتات و علم جرثقیل تو
ہمارے ہان کالج مین بہت پڑھتے ہین مگر ایسے کتنے ہین کہ زراعت کرتے ہون
یا کلین بناسے ہین اوسے کام مین لاتے ہون - ہان ڈپٹی - کلکٹری اور اکسٹرا
اسسٹنٹ کمشنری کے امتحان پر سب کی رال ٹپکتی ہے - اسے ہی کہتے ہین
وضع الشئی فی غیر محلہ - اگر کچھ کرنا ہے تو علم پڑھو اور عالم باعمل بنو ان
پڑھو سینسیز (دو طرح پر) ارٹس پڑھو اور صنعت و تجارت کو ترقی دو علم اخلاق
پڑھو اور عادات و اطوار کو سنوارو نرا پڑھنا اور اوس پر عمل نہ کرنا تو جاہل رہنے
سے بدتر ہے - کتابین الماری مین نہ رکھی رہین تمہارے دماغ مین اون کے
[illegible] بھرے رہے - عمل کرنے کا وقت تو خیر پیچھے آئے گا اب تو تمکو علم [illegible]
[illegible] ضرورت ہے (طلبہ کی [illegible] ہو کہ کوئی مشغلہ کوئی کام کرنے کی ضرورت
علم حاصل کرنے کی حاجت نہ ہو [illegible] - یہہ کوئی آسان کام تو ہے نہین [illegible]
[illegible] سے شام اسی [illegible] بسر ہو جائے اور خبر نہ ہو تب جا کر کچھ حاصل
[illegible] لیکن ضرور نہین ہے کہ وہ پہل دولت ہو اگر تم دولت حاصل کرنے
[illegible] سے علم حاصل کرتے ہو تو تم شریف کو رذیل کیا غلام بناتے ہو [illegible]
اس [illegible] صلہ نہین اور یہی [illegible] ہونی چاہیے کہ تمہارا اوا[illegible]
[illegible] اخلاق خراب [illegible] کارہ باتون سے پاک ہو - (جیبرز)
[illegible] کے فرائض او[illegible] انسانیت کا
[illegible] اشتغال [illegible]
[illegible] حاصل کرنے [illegible] -
اور ابھی از [illegible] لئے وقف کردی
[illegible]

سے تمہاری ابرو پر بل نہ آئیگا - اور کیا تم یہہ نہ کہہ اٹھوگے کہ یہہ سامان
انہی کو مبارک ہہین اس کی پرواہ نہین کیونکہ ہمارے پاس اس سے بہتر دولت
ہے اور یہہ کیا ضرور ہے کہ تم دنیاوی اعزاز سے متمتع نہ ہو - لیکن وہ عزت
جو خوشامد - چاپلوسی - سفارش - یا اور اتفاقی ذرائع سے حاصل ہوتی ہے
خدا تمہین نصیب نہ کرے - بلکہ وہ حقیقی عزت کہ اگر اور کوئی دوسرا تمہاری
عزت نہ کرے تو تم خود اپنی عزت کرسکو وہ عزت جو دنیا بھر کے اعزاز و اکرام
سے تم کو مستغنی کردے اور وہ عزت جو کانشنس کے ذریعہ سے حاصل
ہوتی ہے - (چیرز)

خدا کی بے انتہا مہربانیون مین سے جو انسان کے راہ راست پر لانے کے
واسطے مبذول فرمائی ہین ایک کانشینشش ہے - اگرچہ سلسلہ کلام منقطع ہوتا
ہے مگر اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مین تم کو کانشینس کے معنے
سمجھاؤن تمہاری عمرین اب اس درجہ پر پہونچ گئی ہین کہ کانشینس کی خوبیان
تمہارے دل نشین کی جاسکین - اور اگر مین اسی پوائینٹ پر سٹیم انجن (دخانی
انجن) کی [illegible] جاؤن تو شاید لیکچر دینا ہی تفصیل حاصل ہوگا - ہان تو کانشینس وہ
قوت ہے کہ انسان کو برے کام کرتے وقت ملامت کرتی ہے - اور اگرچہ وہ
اپنی ڈھٹائی سے اوس مین اصرار کیے جاتے مگر دل ہی دل مین وہ ایک قسم کی شرمندگی
[illegible] تکلیف محسوس ہوتی ہے - یہہ وہ قوت ہے کہ جب ہمدردی یا
[illegible] انسانیت یا نیکی یا لیاقت کا سچ مچ کوئی کام کرتے ہین تو وہ [illegible]
[illegible] اور دلفریب خوشی بخشتی ہے کہ جنھون [illegible]
سے وہ خوب جانتے ہین - یہہ وہ قوت ہے کہ جب ہم کوئی [illegible]
یا کسی ناجائز وسیلہ سے اپنا کام نکال سکتے ہین یا دوسرے کی کامیابی کا [illegible] کرتے
ہین تو اگرچہ مطلب پورا ہوجاتا ہے مگر دل کی آگ نہین بجھ سکتی - یہہ وہ قوت
ہے کہ جب صدق دل سے اپنی غلطیون کا اقرار کرلیتے ہین [illegible]

کر دیتے ہین تو بجائے پشیمانی کے ہم اپنے دل کو کسی بوجھہ سے ہلکا پاتے ہین اور کچھہ اپنی ہی نظرون مین اپنا وقار زیادہ معلوم ہونے لگتا ہے - جبتک تم اپنی نظر مین آپ باوقار ثابت نہ ہو جبتک تمہارا دل گواہی نہ دے کہ فی الحقیقت تم ویسے ہی لائق اور جوہر قابل ہو جیساکہ تمہاری نسبت خیال کیا جاتا ہے - کبھی مت سمجھنا کہ عزت کے دربار مین تم کو بار حاصل ہوگیا - یہہ مت سمجھنا کہ یہہ خیالی ڈھکوسلا ہے خود امتحان کرکے دیکھو ضرور تمکو کچھہ محسوس ہوگا - اور اگر تم اوسکی [illegible] پر کاربند ہوگے اور اوسکا کہا مانوگے تو یہہ قوت ایسی قوی [illegible] کہ تم وہ آواز شاہد سن سکو - اور پھر تمکو نہ کسی اخلاقی تعلیم کی ضرورت ہے نہ اوستاد کی نہ رہنمائی - جس کی آنکھین روشن نہین وہ چراغ سے کیا دیکھہ سکتا ہے - [illegible]ن کے دلمین نور نہ ہو علم اخلاق اوس پر کیا خاک اثر کریگا

([illegible])

تمام انسان خوشی کے طالب ہین لیکن وہ اسے ڈھونڈھتے ہین - تن آسانی مین - نفسانی خواہشون مین - ناجائز امنگون مین خراب [illegible] ان مین [illegible] مشغول [illegible] لہو ولعب مین - تضیع اوقات مین - بھلا وہ یہان کہان - حقیقی خوشی کے [illegible] محنت - ہمدردی - نفس کشی - جفاکشی - پابندی اوقات - کسب کمال - غرض وہ امور جو نفس [illegible] کے موافق ہون - [illegible] [illegible] خوشی [illegible] اور صبح کو [illegible] [illegible] [illegible] چراغ کے سامنے [illegible] لیکن [illegible] کے سر پر تاج [illegible] اگر عزت اور شہرت حاصل کرنی ہے اور حقیقی خوشی کے طالب ہو - تو اس وقت کو غنیمت جانو [illegible] کے سامنے صبح کروگے تو تمہارے نام شہرت کے آسمان پر آفتاب [illegible] چمکینگے - [illegible]

نوٹ - [illegible]

پھل ملے تو طے بچپن اور جوانی تو بھرپور اور شاید بہت سا حصہ بڑھاپے کا ہوتے ہے

عمرہا باید کہ تا یک کودکے از لطف طبع — عاقلے کامل شود یا فاضلے صاحب سخن
سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب — لعل گردد در بدخشان یا عقیق اندر یمن
ماہہا باید کہ تا یک مشت پشم از پشت میش — صوفی را خرقہ گردد یا حمارے را رسن
ہفتہ ہا باید کہ تا یک پنبہ از آب و گل — شاہدے را حلہ گردد یا شہیدے را کفن
روزہا باید کشیدن انتظار بے شمار — تا کہ در جوف صدف باران شود [illegible]

لیکن یہ نہ سمجھنا کہ اس عرصہ میں مزہ ملتا ہی نہیں وہ وہ پاؤ گے کہ دنیا بھر کی نعمتیں [illegible] ہونے لگیں گی۔ اور ایک دفعہ کا لگنا شرط ہے پھر چھٹا نہ تو یہ چھوٹے ع چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی۔

کسی حکیم کا قول ہے کہ ہمارے دل کی کیفیت فارس کی [illegible] سی ہے کہ اس [illegible] روشن رکھنے کو کچھ نہ کچھ ایندھن [illegible] ضرورت پڑتی ہے اسلئے کوئی نہ کوئی دھن ہمیں بھی لگی رہتی ہے۔ اور [illegible] تو واہیات خیال سوجھنے لگتے [illegible] دلچسپ شغل [illegible] ابتدائی غلط فہمی سے [illegible] ہوتا ہے یہ اتنوں اور [illegible] اول [illegible] ہندی اور [illegible]

[illegible]

[illegible] بند ہیں ۔ برسوں گذر گئے انہوں نے ادھر آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا ایک روز کسی دوست نے جتایا تو آپ نے اپنے سودوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ مجھے اس باغ کی بہار کے آگے سب ہیچ معلوم ہوتا ہے

ذوق کو دیکھو کہ بادشاہ دہلی کے استادی اور ملک الشعرائی کی بدولت خاصی خوشحال زندگی بسر کرتے تھے مگر ایک تنگ و تاریک مکان میں بسر کرتے ہی دوستوں نے بار ہا کہا ہے [illegible] نہیں کسی دوسری محویت کے سبب ادھر کا ہوش ہی نہ تھا ۔

مستم کن آنچنان کہ ندانم ز بیخودی　　در عرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت ۔

آج کل وہ زمانہ ہے کہ علوم و فنون کی گنگا بہہ رہی ہے ۔ اور ازادی [illegible] آج ہیں راجا سے پرجا تک سب اپنے اپنے [illegible] کے موافق کام و دہان سیراب کر رہے ہیں ۔ البتہ انگریزی زبان کا [illegible] کہ جب تک [illegible] اوس سے شناسائی نہ ہو گی رسائی ممکن نہیں میرے عزیزو آج کل یورپ کی ترقی [illegible] ہے کہ اگر ہم اپنے مذہب یا [illegible] تاریخ کی کوئی کتاب لکھنی چاہیں تو یورپ کے کتب خانوں سے [illegible] لئے بغیر چارہ نہیں [illegible]

[illegible] اور سر کے [illegible] تک کہ [illegible] ۔

[illegible] تو خیر ان کے گھر کی لونڈی [illegible]

[illegible]

[illegible] انہوں نے [illegible] حاصل کی [illegible]

[illegible] لیکن وہ بھی اپنے علوم و فنون سے [illegible]

دست بردار ہو چلے گویا ترقی کا زمانہ تو گیا اب تو ہٹانا اور مٹانا باقی ہے
جو لوگ عربی زبان حاصل کرتے بھی ہیں رہ بھی برائے نام چند مذہبی کتب
پڑھنے پر اکتفا کرتے ہیں اور کوئی جانتا بھی نہیں کہ ان کے خزانہ کیسے
کیسے بیش بہا جواہرات سے پر ہیں اور اگر یہی حال ہے تو ایکدن تمام
کتابیں تلف ہو ہو اکر صرف زبان ہی زبان رہجائیگی - اور افسوس ہے
کہ بہت کچھہ تو تلف ہو چکا ہے ہندو کیا خوش ہیں جب اون کی وہ پاک
زبان جسکے باغ میں فصاحت و بلاغت کی گنگا جمنا بہتی تھی - جس کے گود
میں علوم و فنون کھیلتے تھے - آج ڈہڈ لینگوج ہے - مسلمانوں کا یہہ
حال ہندؤوں کی یہہ کیفیت چاریار اور چاروں بیکار -

ہندوستان کے مسلمان اور ہندو دونوں کو اس کمبخت اردو نے
کہو یا اون سے عربی چھٹی اور ان سے سنسکرت رفتہ رفتہ جہالت
یہانتک بڑہ گئی کہ زبان کا حاصل کرنا ہی مشکل ہو گیا - اور جن کو ذرا
بھی شُد بُد ہو گئی وہ [illegible] میں گنے جاتے اب اول زبان میں
[illegible] استعداد پیدا کرنا اور پھر علوم پڑھ [illegible] رفتہ [illegible]
ہو گیا - کیونکہ ہر شخص [illegible] ذرایع کہاں سے لائے [illegible]
تو [illegible] پر سدھاری - کیونکہ پہلے ہی [illegible]
[illegible] کے عوام [illegible] زبان پر [illegible]
کر لیا تھا [illegible] بالکل لینگوج [illegible]
[illegible] تمام [illegible] بند ہو گئے [illegible] علوم و فنون [illegible]
[illegible] بیچارہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پھرا یہ بدل بدل کر چلے آتے تھے خاک بھی نہین - خوبی پیدا ہوئی تو یہہ ہوئی کہ تشبیہ اور استعارہ کی پیچ در پیچ بندشون مین سیدھے سادے مضامین جکڑے ہوئے ہین - کہ جن کو حل کرنا کوہ کندن و کاہ برا[illegible] اس مین بھی کسی اخلاقی یا مفید مضمون کا پتہ نہین - نتیجہ یہہ ہے کہ آج کوئی مفید مضمون لکھنا چاہین یا کسی علمی کتاب کا ترجمہ کرنا چاہین تو پورے الفاظ بھی نہین میسر آتے کہ دل کی حسرت نکل سکے انگریزون کو دیکھو کہ شہد کی مکھی کیطرح کہان کہان سے رس [illegible] حاصل کرتے [illegible] کے زبان [illegible] خزانون سے مالامال ہے جن پر کسی زمانہ مین عربی [illegible] یونانی - عبرانی وغیرہ زبانون کا [illegible] تہا اور اسی پر بس نہین تلاش و تجسس [illegible] جا رہے ہین کسی شے کو کامل سمجھکر اوس کی ترقی کی [illegible] کوشش نہ کرنا اوسے تنزل کے اندھے کنوین مین دھکا دینا ہے - زمانہ [illegible] پر کبھی نہین رہتا اور کبھی [illegible] دیتا اوس کے واسطے ایک حرکت ضرور ہے خواہ عروج کی طرف [illegible]

[illegible] - عربی اور سنسکرت [illegible] افسوس کہ [illegible] اردو [illegible] ہے تو یہہ [illegible] زبان [illegible] اگر ایسا نہ ہوگا تو انگریزی خواہ کیسی ہی [illegible] ور [illegible] نہین کر سکتے - کیونکہ [illegible] زبان [illegible] مشکل [illegible] اردو کو ترقی دینا اور علمی زبان بنانا اون لوگون کا کام ہے جو اردو [illegible] انگریزی [illegible] مین کامل مہارت رکھتے ہین اور خصوصا اون بزرگون کا جو عربی سے بھی واقف ہون - انگریزون نے عربی اور سنسکرت پڑھکر [illegible] علوم [illegible] انگریزی [illegible] پھر اون سے اپنے علوم واپس لے لو - اور حال کی تحقیقات جو کچھہ ہاتھہ لگے اوسے سود مین

کام نہین وقت ۔ دولت ۔ مسرت ۔ قوت ۔ سب لگا دو گے تب کہین جا کر کچھہ ہو تو ہو ۔ مَنْ لَمْ يَسْتَفْرِغْ فِي الْعِلْمِ الْمَجْهُوْد لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُ الْمَقْصُوْد[1] ۔ نوعمر نوخیز نوجوانون مین جوش وخروش تو بہت ہے بہت ہی بڑھ بڑھ کر ترقی مین قدم مارتے ہین پر افسوس ہے کہ ترقی کے معنے ہی اون کو غلط مفہوم ہوئے ۔ میرے دوستو! ترقی اس کا نام نہین کہ تہذیب و ترقی کو تکیہ کلام بنا کر لباس [illegible] بے تکلف انگریزون کا تتبع کرین ۔ اگر اتباع کرنا ہے تو ان کے عمدہ اوصاف مین کرو ان کے سے پابند وقت بنو ۔ اون کی طرح ایک ایک تحقیق مین جان و مال فدا کر دو ۔ اُن [illegible] و حرفت مین سبق لو ۔ علوم کے خواہان بنو ۔ اپنے ملک اپنی قوم اپنی زبان [illegible] وسعت سمجھو تب کہین جنٹلمین کے خطاب کے مستحق ہوگے [illegible] اشرف المخلوقات بنکے تمنے کیا کر لیا اور تمہین کیا مل گیا جو جنٹلمین سے افتخار [illegible] ہوگا ۔ (چیرز) ہوا تو یہہ ہوا کہ کوٹ پتلون کی [illegible] [illegible] اور اوقات ضائع [illegible] ۔ پابندی وقت تو [illegible] [illegible] ا [illegible] سند ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا ۔ [illegible] تو اپنے [illegible] [illegible] ور چونکہ وہ بانا [illegible] واقع ہوتے ہین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حاضر [illegible] ۔ [illegible]

---

[1] نوٹ ۔ [illegible] ۔ جو شخص [illegible] کوشش [illegible] ہو [illegible] ۔

کے لیے کام مین لاتا ہے - ہمیشہ قایم رہنے والی ذاتی قابلتین ہوا رہ
اپنے مطالعہ کا نتیجہ ہوتی ہین اور وہ تمام تعلیم جو [illegible] اوس مین دیکہاتی
ہے کہ اس سے زیادہ نہین ہے کہ لوگون کو سیلف امپرومینٹ کے قابل
بنانے اور صرف وہ مادہ پیدا کردے کہ وہ اپنے مطالعہ سے اپنے جوہر
ذاتی بڑہا سکین - لیکن سیلف امپرومینٹ کا میدان اگرچہ لائف اور
نیچر یعنی مطالعہ فطرت ہے - لیکن پہر بہی مطالعہ کتب کے بغیر وہان کام
نہین چل سکتا - کتابین بڑی مفید اور بکار آمد چیز ہین جب ہم کسی اعلی
درجہ کے مصنف یا لایق آدمی کا تجربہ پڑہتے ہین تو گویا ہم اوس کی رای
اور خیالات [illegible] حاصل کرنے کے لیے اوس سے بالمشافہ باتین کر رہے ہین
جو امر غور و فکر کی نگاہ مین بلند - فہم و عقل کی نظر مین عالی - عالی دماغ
اور مشہور معروف آدمیون کے نزدیک عمدہ اور نادر ہے -
مطالعہ کتب کے شایق کے سامنے ہر وقت آئینہ ہے - حکیمون
فلسفیون - مدبرون - [illegible] عالی اور قابل قدر خیالات ہر وقت اوسکے
پیش نظر رہتے ہین - اور ان جواہرات سے اوس کا خزانہ ہر وقت
[illegible] ہے - [illegible] ڈی بری کا قول [illegible] سے لکہنے کے قابل ہے
وہ فرماتے ہین کہ کتب ایسے لایق و شفیق استاد [illegible]
[illegible] پڑہاتے ہین [illegible] مارتا اور جہڑکتا [illegible] کنار [illegible]
[illegible]
[illegible]
اگر غلطی ہو جائے تو کبہی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب کا قول ہے کہ [illegible]

دیتا ہے اور جو کچھ ہم اپنے تئیں سکھلاتے ہیں وہ اس سے زیادہ
امپورٹنٹ (نتیجہ خیز) ہے جو ہمیں اوروں سے حاصل ہو۔

نولیج از پاور۔ علم طاقت ہے یہہ مقولہ نظر سے تو بہت دفعہ
گذرا لیکن اچھی طرح سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ بات کیا ہے۔ میری خوش
قسمتی سے یا تمہاری خوش قسمتی سے کہ گویا تمہارے سامنے بیان کر رہا ہوں
کنگ سلے صاحب کا یہہ مقولہ نظر سے گذرا کہ "علم تار برقی سے
ہم کتنا وقت بچا لیتے ہیں۔ جب ہمیں لکھنا آتا ہو تو بات کرنے کی
کی ضرورت کس آسانی سے پوری ہو جاتی ہے۔ اور کہیں جانا نہیں
پڑتا۔ علم خانہ داری سے ہم آمدنی کو بچا سکتے ہیں۔ علم طب سے ہماری
جان اور صحت محفوظ رہتی ہے۔ عقلمندی کی باتیں سیکھنے سے دماغ
بیہودہ بکواس سے پریشان نہیں ہوتا۔ اور قوانین ریاست کا جاننا
تو کس کس امر سے نہیں بچاتا۔ پس علم قوت ہے یہہ قوت جس کا کنگ
سلے صاحب نے ذکر کیا ہے مدارس میں تمہارے ایام تعلیم میں پوری
[illegible] نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اصل پوچھو تو اس وقت تو تمہارے دل و دماغ
[illegible] باقی ہیں کہ تم آئندہ [illegible] ایک [illegible]
[illegible] (قوائے باطنی) پختہ ہو جائیں [illegible]
[illegible] کے کامیاب [illegible] لیکن نکلو تو ہرگز یہہ مت خیال
[illegible]
[illegible]
[illegible] علم کی [illegible]

سلہ [illegible]

[illegible] علم اشرفی یعنی پسپ [illegible]
دنیا کی کیسی ہی مکروہات [illegible] کتب اور مطالعۂ فطرت نہ چھوڑنا - اس سے تم کو علاوہ
دیگر فواید کے - تمہاری ضرورتوں کے سرانجام بھی ہوا [illegible] کے اکتائی
گری ہوئی ہمتوں کے باندھنے کے یہہ فایدہ بھی پہونچیگا کہ غم غلط ہوتا رہے گا -
ہمیشہ ان کی ایک چال پر - (قواے دماغی) امیجنیشن (تخیل) کو زندہ
رکھو - کیپ آل نیر اوپن دی ونڈوز اوف یور مائنڈ - (دل کے دروازہ ہمیشہ
کھلے رہیں) اور یہہ صرف حقایق موجودات کے مطالعہ اور کتب [illegible]
حقائق موجودات کے مطالعہ سے [illegible] یہہ ہے کہ تمہاری تجربہ کی آنکھیں
ہر وقت کھلی رہیں - اور جو کچھہ تم دیکھو اور سنو اوس [illegible] ہمیشہ نتیجہ نکالنے
کی کوشش کرو - چھوٹی چھوٹی چیزیں اور ادنی ادنی باتیں - جو ہمیں [illegible]
ہوتی ہیں کہ ہم اون [illegible] آنکھہ اٹھاکر بھی نہیں دیکھتے اور نہ [illegible]
[illegible] ات کے علم کے خزانہ بھرے پڑے ہیں سائنس پڑھو اور [illegible]
[illegible] ری روزمرہ کی استعمال کی چیزوں [illegible] ہیں -
اون کے مشاہدہ سے ایسے تعجب [illegible]
رہ جاتی [illegible] - یہہ مت سمجھنا کہ ان دیٹی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سے تم کتاب سے سیکھتے ہو - [illegible]

کیونکہ پریکٹیکل لائف (عملی زندگی) مین کہین کام نہین آتے - دور کیون جاؤ تاریخ جغرافیہ اور ریاضی سے ہی کیسے کیسے گھبراتے ہین - مگر یہہ مضامین اس لئے نہین رکھی گئے کہ تمہارے دفاتر کے ملازمت مین کام آئین بلکہ کلٹیویشن اوف مائند انکا اصلی مطلب اور غرض ہے - صاحب اخلاق ناصری فرماتے ہین کہ جہل مرکب کا علاج یہہ ہے - کہ علم ریاضی کیطرف توجہ کی جائے - تاریخ کی نسبت لارڈ مکالے کا قول لکھہ رکھنے کے قابل ہے - وہ کہتے ہین کہ علم تاریخ شاعری اور فلسفہ کا مجموعہ ہے - جو ایک عام اصول اور طبیعتون کے نقشون کو ایک خاص مثال مین [illegible] نظر کے سامنے آئینہ کر دکھاتا ہے - ہربرٹ اسپنسر کا قول سائنس کی نسبت کس قدر اعلیٰ درجہ کا ہے - وہ فرماتے ہین کہ جان و مال کے بچانے کے لئے صحت قایم رکھنے کے واسطے معاش کے اکتساب کے واسطے سائنس کا جاننا نہایت ضروری ہے - صرف یہہ ہی نہین بلکہ سرپرستی کے عہدہ سے اچھی طرح عہدہ برآ ہونے مین بھی سائنس سے زیادہ رہنما دوسرا نہین - سائنس ہی کی تحصیل سے زمانہ حال و [illegible] کے واقعات ہماری نظر کے سامنے آکر ہمارے واسطے عمدہ مثال ظاہر کرتے ہین - تاکہ ہم اپنی حالتون [illegible] - نیز فنون کی ترقی کی سب سے عمدہ کنجی سائنس ہے - یہہ [illegible] مذہبی - اخلاقی - علمی - وغیرہ وغیرہ قواعد کی درستی کے واسطے یہہ [illegible] ہے -

اقلیدس پر نظر ڈالو اور آنا فانا مین مباحثہ کی قوت او[illegible] نتائج [illegible] کی مہارت پیدا ہو جاتی ہے - جو آئینہ [illegible] ہے اگرچہ کوئی شخص [illegible] ایسا کون بشر ہوگا جو [illegible]

[illegible]

[illegible] ہر شخص [illegible] بات

کرنے یا سننے کی ضرورت پڑتی ہے - اور ایسے موقعہ بہی ہر شخص کو بہتیرے پیش آتے ہین کہ کسی امر پر بحث بہی آپڑے - علم منطق جیسا کہ مسٹر [illegible] کہتے ہین خیالات کے باقاعدہ اُصولون کا نام ہے یعنے وہ مسائل و قواعد جن پر ہمارے خیالات یہہ گواہی دے سکین کہ یہہ درست و بجا ہین - علم منطق ایسا ضروری ہے کہ خود نیچر نے ہمین سکہایا ہے کوئی شخص پڑہے یا نہ پڑہے عالم ہو یا جاہل مگر وہ بہی اپنی سمجہہ یا لیاقت یا ضرورت کے موافق معمولی پریمیسز (صغری و کبری) سے نتائج نکال سکتا ہے - ایسا ہی کیا ہے کہ کوئی صاحب یہہ اعتراض کرین کہ جب ہم فطرتاً منطق جانتے ہین تو پڑہنے اور اور زیادہ حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے - نیچر جو کچہہ ہمین سکہاتی ہے - وہ نہایت ابتدائی ہونا ہے نیچر نے ہمین کہانا سکہایا اور اوس کے واسطے خودرو درختون کے پہل پہول کافی تہے [illegible] کرنے اور مزے مزے سے پکانے کی کیا ضرورت تہی اور پہر [illegible] اور پکانے سے زیادہ کہانے کے [illegible] کہ ہاتہہ چہوڑ کانٹے اور چمچہ چہری - میز - رکابیان وغیرہ وغیرہ سامان ایجاد ہوئے - اور کوئی تعجب نہین کہ کوئی دن مین کوئی مشین (کل) کہانا [illegible]

[illegible]

[illegible] ضرورت تو نہین دو چار مرتبہ ہی پڑتی [illegible] پڑتی - پہر اس ہی سے کیا [illegible] اس لیاقت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا پیدا کر سکتے جو اس سے اپنی بہی واقفیت نہ رکہتے ہون کہ وہ کیا چیز ہے اصلی پیداوار - وہان کی صنعت و حرفت و تجارت پر ملکی بہبودی کا انحصار ہے - اور اس کے ساتہہ وہ تمام قواعد جاننا ضروری ہین جو اشیا کے پیدا کرنے یا محنت کی قوت کو بڑہانے راس المال کے گہٹنے بڑہنے تبادلہ اشیا و ٹیکس وغیرہ وغیرہ سے متعلق ہین - کوئی شخص دنیا مین رہکر ان قواعد کے جاننے سے مستغنی نہین ہوسکتا - کیونکہ کچہہ خریدنے یا فروخت کرنے کی ضرورت عموماً سب ہی کو واقع ہوتی ہے پہر پولیٹیکل اکانمی کو بے سود بتانا اپنی جہالت ظاہر کرنی نہین تو کیا ہے - اگرچہ کسی کو اپنے [illegible] مین اُس کے قواعد بیان کرنے کی ضرورت نہین پڑتی - مگر دنیاوی کاروبار مین اس کے رولز کے استعمال سے کوئی مستغنی نہین - اور اس کے پڑہانے کا یہہ مطلب ہے کہ معمولی و ضروری کاروبار مین کلٹیویشن اوف مائنڈ (قوائے دماغی کی اصلاح) ہو - ہان تو مین یہہ بیان کر رہا تہا کہ گو بلا واسطہ ہمین آیندہ زندگی مین ضرورت نہ پڑے مگر وہ ملکہ جو ان علوم کی تحصیل سے پیدا ہوتا [illegible] ہمین ہمیشہ [illegible] کام مین فائدہ پہونچاتا رہتا ہے - اور وہ ایسا عام معلوم ہوتا ہے کہ ہمین یہہ محسوس نہین ہوتا کہ ہمنے یہہ نتیجہ کیونکر نکال لیا [illegible] سہولت سے کسی امر کو [illegible] سیر من حیث المجموعہ مشاہدہ کی آنکہین [illegible] روشن کر دیتی [illegible] انجنیئرنگ سے تخیل کو بہت قوت پہونچتی [illegible] کے [illegible] ی کے [illegible] لیکن اگر [illegible] نوجوان احباب [illegible] حقیقی ترقی [illegible] سنوارنے [illegible]

[illegible]

عظیم شانہ کی پرستش - اوس کی معبودیت کا اقرار - اوس کے [illegible] اور اوس کی عظمت وشان اور قدرت اور عزت پہ ایمان اوس کے ہمہ دان سمیع وبصیر ہونے کا اعتقاد رکہنا اور اوس کی حمد وثنا کرنا - وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا - جب دنیا کا رنگ کچہہ اور ہو جاتا ہے اور زمانہ کی ہوا بدل جاتی ہے - جب ماں اور باپ کا سایہ اوٹہہ جاتا ہے - اور دنیاوی تکلیفات چاروں طرف سے گہیر لیتے ہیں - جب ایک ایک کر کے امیدوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور یاس دل پر قبضہ کر لیتی ہے - جب دوست واشنا [illegible] بنجاتے ہیں - جب جسمانی قوتیں فوت ہو جاتی ہیں تو وہ [illegible] ہے کہ ہمیں کبہی نہیں بہولتا - اوسی کے بہروسہ پر ہمیشہ دل [illegible] رہتی ہے اور کوئی بہینی بہینی دلکش آواز کان میں کہتی ہوئی سنائی دیتی ہے کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ - کیا ہم اوس کو جوانی اور قوت کے [illegible] کیا خوشحالی اور فارغ البالی کے عہد [illegible] اوا کریں - کسی مذہب میں کیوں نہ ہو [illegible] پرستش [illegible] لازمی سمجہی گئی ہے - [illegible] اوس تک پہونچنے کے [illegible] طریقہ [illegible]

[illegible]

رباعی

ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا — آتش پہ مغان نے راگ گایا تیرا
دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے — انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا

[illegible] فلسفے [illegible] سے اگرچہ [illegible] خیالات
[illegible] فلسفہ [illegible] ہوتا ہے
خیالات [illegible] نظر غور
[illegible] کہ [illegible] تمام کائنات کا خالق
[illegible] عالم [illegible] ہر ذرہ [illegible]
[illegible] کہ ہم [illegible] تو اسے چاہیے
[illegible] فرائض ادا کرنے میں
اور [illegible] سال بھر میں تیس دن کے روزے اور
[illegible] مکلف
[illegible] تو اس کی تو بات ہی
[illegible] ہے

[illegible] انسان کی
[illegible] کی آج کل
[illegible] اور وہ زمانہ
[illegible] لیکن جو مادہ خلقت سے انسان کی
[illegible] معلوم کہ کب اور کیونکر گروہ
[illegible] ایسی ادھل ہے کہ
[illegible] لیکن اس میں شک نہیں کہ بہت
[illegible] ضرور بات کے پورا کرنے
[illegible] نہیں دیتا۔

ہین اپنی بنی نوع کی معاونت کا محتاج ہے۔ اور اسی مدنی بالطبع ہونے کے طفیل انہین
اقوام اور اور مختلف فرقہ قایم ہوئے۔ جن کی اصلاح ہوتے ہوتے موجودہ
صورت پیدا ہوئی اور اگرچہ قوت اور ہٹ دھرمی کے سبب یہہ قانون
مدتون ٹوٹتا رہا۔ مگر چونکہ قدرت نے دلونپر نقش کر دیا تہا۔ پہر اس کا ظہور
ہوا کہ تمام انسان فطرت کے لحاظ سے آپس مین برابر ہین اور کوئی قوم
اچھی طرح ترقی نہین کر سکتی۔ جب تک اوس کی متحدہ کوششین تمام سوسائٹی
[illegible] دینے پر مبنی نہ ہون۔ دو چیزین ہین ڈیوٹیز (فرائض) اور رائٹ
(حقوق) جو شخص اپنے ڈیوٹیز اچھی طرح ادا نہین کرتا اوس کے رائٹ بہی قایم
نہین رہ سکتے۔ سول سوسائٹی مین حقوق بہترے ہین۔ سب [illegible]
یہہ ہے کہ ہم اپنے جان و مال سے پورا پورا حظ اوٹھائین جسمانی اور روحانی
قوتون کو آزادی سے لیکن بے شر و فساد کام مین لاسکین۔ اور جیسا کہ مسٹر کوبٹ
فرماتے ہین قوانین کے بنانے مین بہی ہماری شرکت ضروری ہے۔ اگر یہہ
نہین تو قدرت کا وہ قانون کہ تمام انسان برابر ہین ٹوٹتا ہے۔ [illegible]
فرائض وہ بہی ہمارے رائٹ [illegible] کی طرح بہت ہی کچہہ ہین۔ ہم پر
فرض ہے [illegible] کا۔ اپنے [illegible] کا۔ عیال و اطفال کا۔ ہمسایہ کا۔
عزیز و اقربا کا۔ ہم [illegible] کا۔ ہم [illegible] کا۔ بادشاہ کا۔ عام رعایا کا۔ دوست
و احباب کا۔ استاد و شاگرد کا۔ غرض ہر بنی نوع انسان کا۔ نہین [illegible]
[illegible] ۔ اور جو شخص اپنے فرائض کو حتی المقدور پورا کرتا ہے۔ [illegible]
[illegible] مستحق ہے۔ [illegible] چیز [illegible] اغراض آپس مین [illegible]
[illegible] کہ ہم [illegible] دوسرے کی [illegible] کے [illegible] نہین توڑ سکتے تو [illegible]
[illegible] ہٹ جاتے [illegible]
[illegible] کہ ہم اپنے ابنائے جنس کے ساتھہ ہمدردی رکھین
[illegible] کی خوشی سے ہمکو خوشی ہو [illegible]

ہین اپنی بنی نوع کی معاونت کا محتاج ہے - اور اسی مدنی بالطبع ہونے کے طفیل انہین اقوام اور اور مختلف فرقہ قایم ہوئے - جن کی اصلاح ہوتے ہوتے موجودہ صورت پیدا ہوئی اور اگرچہ قوت اور ہٹ دھرمی کے سبب یہہ قانون مدتون ٹوٹتا رہا - مگر چونکہ قدرت نے دلونپر نقش کردیا تہا - پہر اس کا ظہور ہوا کہ تمام انسان فطرت کے لحاظ سے آپس مین برابر ہین اور کوئی قوم اچہی طرح ترقی نہین کرسکتی - جب تک اوس کی متحدہ کوششین تمام سوسائٹی کو ترقی دینے پر مبنی نہ ہون - دو چیزین ہین ڈیوٹیز (فرائض) اور رائٹ (حقوق) جو شخص اپنے ڈیوٹیز اچہی طرح ادا نہین کرتا اوس کے رائٹ بہی قایم نہین رہ سکتے - سول سوسائٹی مین حقوق بہتیرے ہین - سب سے پہلا تو یہہ ہے کہ ہم اپنے جان و مال سے پورا پورا حظ اوٹہائین - جسمانی اور روحانی قوتون کو آزادی سے لیکن بے شر و فساد کام مین لاسکین - اور جیسا کہ مسٹر کوبٹ فرماتے ہین قوانین کے بنانے مین ہم [illegible] کی شرکت ضروری ہے - اگر یہہ نہین تو قدرت کا وہ قانون کہ تمام انسان برابر ہین ٹوٹتا ہے - [illegible] ہمارے فرائض وہ بہی ہمارے رائٹ (حقوق) کی [illegible] ہین - ہم پر فرض [illegible] جان و مال کا اپنے والدین کا - عیال و اطفال کا - [illegible] عزیز و اقربا کا - ہم وطنون کا - ہم [illegible] کا - بادشاہ کا - عام رعایا کا - دوست [illegible] استاد و شاگرد کا - غرض [illegible] انسان کا - [illegible] جو شخص اپنے فرائض کو حتی المقدور پورا کرتا [illegible] مستحق [illegible] - (رچیرڈ) جب ہمارے اغراض [illegible] واب [illegible] دوسرے کی [illegible] نہین توڑ سکتے تو [illegible] سے [illegible] ہٹ جاتے [illegible] ہے کہ ہم اپنے [illegible] جنس کے ساتہ ہمدردی - [illegible] سے [illegible] اون کی خوشی سے [illegible] خوشی [illegible]

بر آنکتا ہو جن کے دل خداوند تعالی نے پاک بنائے ہین وہ نہ اس سبب سے
کہ اون کو دوسرون کی امداد اور ہمدردی کی ضرورت پڑتی ...
بنی آدم اعضائے یک دیگر اند کسی کو رنج و مصیبت مین دیکھہ نہین سکتے ۔

کسی کا ہو اگر کہین بال بیکا — تو پھر دیکھئے پیچ و تاب انکی جی کا
اگر کوئی بیکس کہین تلملایا — تو اک سنسنی اگئی دل بھر آیا

چند مہربانی کے الفاظ یا جملہ دلون کو موہ لینے کو کافی ہوتے ہین ۔ یا کوئی
ذرا سا فعل یا تہوڑی سی عنایت دل مین گہر کر لیتی ہے ۔ ہمارے افعال و اقوال
سے ہماری طبیعت کا اندازہ ہوتا ہے پس دلون مین گہر کرنے کا اس سے
... طریقہ نہین ہے کہ ہماری مدارات سے لوگ ہمارے گرویدہ ہون ۔ نہ کہ
... اگہین ۔ بعضے لوگ اگرچہ صاف باطن اور نیک طبیعت ہوتے ...
مگر ان کی ظاہری بے دماغی لوگون مین اون کی طرف سے نخوت ...
خشک مزاج ہونے کا غلط خیال پیدا کرتی ہے ... لہذا ان کے تمام عمدہ
برتاؤ کی ... اس سے بہی کم قدر کی جاتی ہے ۔ ایک میٹھا بول ...
کے فتح کرنے مین وہ کام کرتا ہے جو تلوار نہین کر سکتین اور یہہ فتح
... حقیقی فتح کرنا ہے ۔ ورنہ زور شمشیر سے تو چوکا اور مرا !! بڑی بات
... کہ دلون مین اپنی ارادت و اتحاد ... قایم ہو جائے ۔ ... اسکے
... ایک ... بڑے کی خیر منانا ہے اور دوسرون کی ...
و ترقی ... ہوتی ۔ اگر ...

انکار ہو سکتا ہے جو وفادار دوست سے ضرورت کے وقت پہونچتے ہین
دوستی کچھہ اسی پر منحصر نہین کہ دوست ہماری ہان مین ہان ملائے - بلکہ
دوستی کا ایک بڑا فرض ہے ۔ ہماری بھلائی برائی سے ہمین اگہی دینا
ہی نہین بلکہ ہماری غفلت پر ہمین ملامت بھی کرین - (لڑکون کے طرف
خطاب کرکے) میرے عزیزو شاید تم استادون کی زجر و توبیخ سے
ناراض ہوتے ہوگے مگر یقین جانو کہ ان سے زیادہ ہمدرد اور دوست
نہ پاؤ گے - یہہ وہ ہین کہ اپ کے سرپرستون نے اپنی حفاظت و تعلیم سے
نکالکر ان پر بہروسہ کیا ہے - اور تمہاری تعلیم و تربیت ان کے سپرد کی
ہے اور چونکہ ان سے نہین دیکھا جاتا کہ تمکو نالائق اور ناقابل رہنے دین
لہذا تنبیہ کرتے ہین - لیکن نہ عداوت و بغض سے بلکہ دلسوزی و ہمدردی
سے اور اسی کو تو کہتے ہین کہ جور استاد بہ ز مہر پدر - اور اگر انہی دنون مین
تمنے اوصاف حمیدہ [illegible] نہ سکے تو آیندہ کچھہ حاصل ہونے کی امید نرکہنا -
اسکولز مین صرف یہی نہین کہ تم [illegible] کتاب پڑہنی اور اس [illegible]
[illegible] قت پیدا کرو بلکہ اُن تمام اخلاقی عادتون کا [illegible] شامل
ہے [illegible] - یہان سب سے پہلے تم کو [illegible]
[illegible] فرمانبرداری) جو آیندہ [illegible] کی فرمانبرداری [illegible]
[illegible] گی - اسی عمدہ [illegible]
[illegible] آدمی کا دو [illegible] مگر اس کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہین جو اُسے نافذ کرتے ہین - پس اگر و لمین [illegible] اور فرمانبرداری کا
مادہ پیدا نہ ہو تو ایجوکیشن (تعلیم) کے بڑے فائدے کے حصول مین قصور
رہا - آج کل ہماری [illegible] آٹی مین ایسا خرابہ پڑ رہا ہے کہ عیوب نام بدل
بدل کر اختیار کر لئے ہین اور اسے مستحسن سمجھتے ہین - انگریزون کی کسی
[illegible] اور علمیت تو پیدا نہین اون کی ظاہری حالت کی نقل اتارتے ہین
اور نقل کیا خاک اتارتے ہین گویا منہ چڑا [illegible] - نتیجہ یہہ کہ زین سو رانده
وز ان سو درمانده - آزادی کو یہانتک بڑہایا کہ نافرمانی کی حد تک پہنچ گئی
سیلف ریسپکٹ کو یہانتک ترقی دی کہ نخوت [illegible] بلکہ اس سے بہی کچہہ زیادہ
[illegible] - سیلف ریسپکٹ (خودداری) [illegible] اطوار افعال
و اقوال سے کوئی فعل [illegible] وشان کے خلاف نہ ظہور مین آئے - جو ہماری
عزت کو بٹہ لگا دیوا [illegible] اور ہم بات بات پر نظر رکھین کہ ہمارا چال چلن ایسا
[illegible] ہو کہ لوگ خواہ مخواہ اوس کی عزت کرین نہ صرف [illegible]
[illegible] مین قابلیت کا جوہر ہے - اور ہمارے [illegible]
[illegible] کے مستغنی کر دیتے [illegible] ہم اپنی نظرون مین آپ اعلی [illegible]
[illegible] لوگون کے ساتھ بیباک [illegible] خواہ مخواہ اکڑ کر چلین
[illegible] مزاج مین سیلف ریسپکٹ (خودداری) [illegible]
[illegible] عزت کی [illegible] رکہنا - اور [illegible]
[illegible]
[illegible] اپنے نفس کی اصلاح مین کوشش نہ کرین [illegible]
[illegible] نہین ہو سکتے - جو لوگ نفسانی
قوتون کے بہت [illegible] ظاہر مین [illegible]
[illegible] جیسا اون کو تکلیف پہونچتا ہے کوئی اون کے

دل سے پوچھے مگر گوش اگر شنوا بود در ہر سخن اسرار ہست ۔ ۵

محرم نہیں ہے تو ہی نواہائے راز کا یان ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا

ہربرٹ سپنسر کا قول اب زر سے لکھنے کے قابل ہے وہ فرماتے ہین کہ خودداری کی بڑائی اور تعریف یہہ ہے کہ وہ ایک خیالی آدمی کو کامل بنا دیتی ہے یہہ نہین کہ وہ ذرا ذرا سی بات پر بھڑک اٹھین اور تھوڑی سی خواہشین انہین بن بیاہے کے بیٹے کی طرح لڑکاتی پھرین جو آخرکار بہت قوی اور زور دار ہو جاتی ہین ۔ بلکہ وہ اسے متحمل ۔ بردبار مستقل مزاج بنا دیتی ہے جس کی آنکھین ہمیشہ اوس سوسائٹی کے قواعد کو مدنظر رکھتی ہین جو اوس کے سامنے مجتمع ہو ۔ اور جس کے سامنے اوس کے ایک ایک فعل پر بحث ہوتی ہے ۔ اور نکتہ چینیان ہوتی ہین اور صرف یہی خودداری ہے جس کو تعلیم یا کم از کم اخلاقی تعلیم پیدا کرنا چاہتی ہے سولومن کہتے ہین کہ وہ جو اپنے آپ کو قابو مین رکھتا ہے اوس سے بہتر ہے جو شہر کو زیر حکومت رکھے ۔

ایسا کونسا بشر ہوگا جس نے اپنی تمام زندگی مین کبھی نہ کبھی تکلیف نہ اوٹھائی ہو یا جسے اپنے مزاج کے برخلاف کوئی امر نہ سہنا پڑا ہو پر وہ جن کا مزاج ... مستقل ... مستحق ہین ۔ ذرا سی تکلیف کا ... اٹھا سکنا نازک مزاجی کو ... بگڑا ... آخر کو ... سختیان شیشہ ... کبھی نہ کبھی ٹھیس لگا ہی دیتی ہین ... تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے استقلال ...

... کوشش کرین ۔

... میرے احباب ان ... کوشش نہ کیا کہین ...

کیا یہی کہتے گے کہ مغز ناخوردہ و حلق خود بدر۔ بدحق یہہ ہے کہ ہم نااہلون کو ان مضامین
پر قلم اٹھانا ان کو ذبح کرنا ہے۔ مگر رہا نہین جاتا کہ اپنے ملک و قوم کے
نونہالون کو کچھہ سمجھانے کھڑا ہون اور اپنے مقدور بھر کمی کر جاؤن۔ ہمارے
خطیب و لیکچرار کے منہ پر کچھہ ایسی مہر سکوت لگی ہے کہ ہونٹون سے زبان
تک ہی نہین ہلاتے اور جب ہی تا سے کچھہ دل روز بروز مردہ ہوتے جاتے
ہین۔ آہ!! ایک زمانہ مین ہماری زبان تیغ اصفہان سے زیادہ دلون پر
کاٹ کرتی تہی۔

خاموشی ما گشت بد آموز بتان را　　　زین پیش وگرنہ اثرے بود فغان را

ایک لیکچر سے صرف ہنٹس (اشارات) حاصل ہو سکتے ہین لیکن مجھہ جیسے نااہل
کے لیکچر سے جسے اپنے خیالات کی روش [illegible] کا آج پہلا
موقع ملا ہے کیا امید کی جا سکتی ہے۔ [illegible] بات تو صرف انہی سے آجکل
علوم و فنون کے دریا بہہ رہے ہین اور اگر سائنس مین رکھ کر [illegible] قسمت
[illegible] ہے۔ صرف اپنے دلون اور دماغون کو ہی نہین [illegible]
اس نعمت سے مالامال کرو۔ تاکہ آیندہ نسلون کو تحصیل مین آسانی [illegible]
[illegible] کے نام [illegible] ستار سے تبک [illegible] اور یہہ [illegible]
[illegible] سے حاصل ہوتا ہے زبانی بیکار [illegible]
[illegible] آیندہ ہوگا۔ آجکل [illegible]
[illegible] کہاتے [illegible]
[illegible] قوم کی [illegible] کی آنکہین [illegible]
دکہلا [illegible] تمہارا [illegible] ہے تم اپنا [illegible]
[illegible]
[illegible] ترقی ہوگی [illegible]
[illegible]

اس کی نسبت کرنا چاہتا تھا۔ مگر تم تو ابھی سے گھبرا گئے اسے کان دھر کر سنو کون
خیر تم علم کی طرف توجہ کروگے تو ایسی باتین خود سوجھنے لگین گی۔ اور مین ایسا
کون با اثر آدمی ہون کہ میرے کہنے ہی اصلاحین ہونے لگین۔ جب تعلیم کی
طرف توجہ اور عام شوق ہوگا تو اصلاحین اپنے آپ رفتہ رفتہ ہوتی جائین گی۔ میرا
کہا مانو تو اس وقت کو غنیمت جانو اور جو کرنا ہے کرلو کہ فرصت ہے تھوڑی۔ ؎

ساقی ہے اک تبسم گل فرصت بہار۔ ظالم بھرے ہے جام تو جلدی سے بھر کہیں

اگر خنثلین بنا چاہتے ہو تو نہ صرف زبان سے اور نہ ظاہری زرق برق سے بلکہ
افعال سے اقوال سے کردار سے گفتار سے تحریر سے تقریر سے غرضکہ آن آن
سے اور بات بات سے ثابت کردو کہ تم خنثلین ہو۔ ؎

شاہد آن نیست کہ موئے و میانے دارد
بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد۔

(چیرز)

اختتام پر چیرز کے زور و شور سے سبحان ملاء اعلیٰ تسبیح بھول بھول گئے
کہ ہمین پھاڑ پھاڑ کر اس صورت کو دیکھ رہے ہین جس کو لیاقت کے زیور نے
اور بھی دلکش اور ہر دل عزیز ہونے کے علاوہ بے انتہا معزز بنا دیا تھا۔

اس وقت نماد او جوہر کے انداز سے طبیعت کی عجیب شگفتگی اور اس قدر خوشی
[illegible] دینے سے کچھ شفقت [illegible] اور پسند کی نگاہ سے اس قوت کو [illegible]
جو آٹھ سے پانچ چھ برس پہلے ایک معصوم بھولے بھالے [illegible] پا چکی تھی اور جس نے [illegible]
[illegible] اس جیسی شوخ و چنچل کو اپنا مطیع کر رکھا تھا۔

مولوی خلیل اللہ خان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے اگرچہ ہزار ہزار
کوششین کین پر حاضرین کے آگے ان کا رنگ نہ جما پر نہ جما۔ کہین کہین تو پکار سے دیئے
گھبرا کے کہ مضمون بے ربط اور مطلب خبط ہو گیا۔ الفاظ ہی کچھ کے کچھ بول گئے
سید رضا حسین صاحب کی نظم کا اشتیاق ہی تھا کہ وہ سب طالبات طبع تشریف [illegible]

اور طلبہ کی نظم پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

باب ۱۲ دوازدہم

بلائے جان مرا جوبن بنا کے ۔ پھرایا عشق نے جوگن بنا کے
کیا اے دل پریشان کس بلا نے مجھے خود کاکل پرفن بنا کے

جاڑے کی اندھیری سنسان رات کے نو بج چکے ہین ہوا مین ناقابل برداشت خنکی پیدا ہو گئی ہے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے اُن غریب بے برگ و نوا آوارہ گردونکو ٹھٹھرائے دیتے ہین جن کے مصیبت زدہ پاؤن مین قسمت کی طرح چکر ہے۔ یہہ دسمبر کی ستائیسوین رات ہے جو محیط ابر کے سبب زیادہ خنک اور تاریک ہے بادل گرج رہے ہین ابر گھرا کھڑا ہے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اب برسا اب برسا [illegible] ریکی مین کبھی کبھی بجلی کی چمک [illegible] ایسے مسافر کی رہبری کرتی ہے جسکے ناواقف پاؤن شاید آجتک زیادہ چلنے کی صعوبت سے آشنا نہین ہین۔ [illegible] فر ہے پر یہہ نہین معلوم کہ کہان سے آیا ہے اور کہان جائیگا [illegible] اور مکانون کے آگے سے [illegible] پیچھے آہستہ [illegible] جب ذرا [illegible] دکھائی ہے تو کسی مکان کی طرف [illegible] گوشہ کی جانب [illegible] کوئی محلہ اوس کا مسکن [illegible] مستقر [illegible] معلوم [illegible] جائے اور [illegible] مصیبت کی رات کاٹے۔ گھبرائی ہوئی آہستہ [illegible] قدم [illegible] پریشانی اور [illegible] کا [illegible] ہین۔ اگر کوئی شخص کہین [illegible] بھی آتا ہو [illegible] [illegible] اپنے [illegible] چھپا [illegible] کوششین آخرکار [illegible] دوسرے شخص سے آشناسانا کر ہی دیتی ہین جوابھی محلہ کی مسجد مین سے [illegible] لالٹین دوسرے مین تسبیح لئے کچھ وظیفہ پڑھتا نکلا ہے۔ [illegible]

معلوم ہوتا ہے - طویل القامت گورا رنگ سفید لمبی ڈاڑھی سیاہ بانات کا پردہ دار انگرکھا اُس پر پٹکہ بندھے - ڈھیلے پائنچوں کا ٹخنوں سے اونچا پاجامہ - ہندوستانی جوتہ - سر پر سبز عمامہ بندھا - تسبیح ہلاتا چلا آتا ہے اور اپنی ضعیفی کی پوری قوت سے قدم بڑھائے گھر کی طرف جا رہا ہے۔ لالٹین کی شعاعیں کافی روشنی سے راستے میں اجالا پیدا کرتی ہیں لیکن جب وہ اس قدر قریب آجاتی ہیں کہ اُس اجنبی مسافر کو ظاہر کر سکیں تو گویا انہیں ایسی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ اوس صورت سے قوت رفتار جذب کر لیں - جو اب اس غیر متوقع سانحہ سے گلی کے ایک گوشہ میں [illegible] کے دروازہ کے قریب دیوار سے ایسا چپاں ہو جاتا ہے گویا یہہ [illegible] پتھر کے اجزا سے بھی ما نہایت کی سی کشش اتصال پیدا کر کے اوسکو [illegible] میں یا وہ دیوار اوس کے ساتھ [illegible] - اور اُس روشن شعاع سے بچالے - مگر لالٹین کی روشنی آخرکار اندھیرے کو [illegible] کر ہی دیتی ہے - اپنے مکان کے قریب ایک اجنبی شخص کو [illegible] [illegible] اودھر دیکھتا ہے مگر قبل [illegible] [illegible] اور [illegible] مرد [illegible] ہے - جس کی شریف صورت اور مایوسانہ اور غریب حالت [illegible] [illegible] رحم کا سا خیال پیدا کیا -

[illegible] (غور سے دیکھکر) تم کون ہو اور یہاں کیوں کھڑے ہو -

[illegible] گو [illegible] کا [illegible] سامنے [illegible]

[illegible] طرف [illegible] -

[illegible] تمام [illegible] گئی - [illegible]

[illegible] روشنی سے [illegible] سے نکلا [illegible]

دیوار [illegible] نظر آتی - [illegible] آہستہ [illegible]

دل ن ہے - بدن پر رعشہ پڑ گیا اور ابر رحمت چلے ہی آنکھیں ابر سیاہ کی طرح برسنے لگیں - اس حیرت انگیز معاینہ نے پیر مرد کے اعضا سے اس موسمی سردی کا احساس مٹا دیا - جو اس وقت جلدی جلدی اوسے گھیرے [illegible] اوس نے نہایت تسلّی آمیز لہجہ میں کہا - تم کچھہ تو کہو کہ میں تمہارے مدد کر سکوں ان الفاظ نے اس ساکن تصویر کو ایک جنبش دی گویا اوس کے بڑی مشکل سے جمع کئے ہوئے الفاظ پھر کھوئے گئے اور اب اون کو ڈھونڈنے میں پریشان ہے یا کھوئی ہوئی قوت کو جمع کر رہی ہے کہ کسی سے بات [illegible] کی جرأت پیدا کر سکے -

پیر مرد — آخر تم کون ہو؟

عورت — بیکس - مصیبت زدہ - !!

مرد — اس وقت کہاں ؟

عورت — یہہ تو مجھے بھی نہیں معلوم کہ عدم کا ارادہ ہے !

مرد — آخر اس طرح بے سروسامان نکلنے کا سبب ؟

پھر سننا تھا کہ عورت کی آنکھوں سے جھڑی لگ گئی اور اگر پیر مرد تسلی و تسکین نہ دیتا تو شاید روتے روتے ہلاک ہو جاتی - جہاندیدہ بزرگ سمجھ گیا کہ یہہ مصیبت زدہ ضرور کوئی شریف زادی ہے - جس پر خدا نخواستہ کوئی مصیبت پڑی ہے - اس کا حال ضرور عبرت انگیز ہو گی -

پیر مرد — [illegible] یقین نہ ہو تو میرے مکان پر چلا کر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سکون اور آرام کے آثار پیدا ہوئے۔ جنہوں نے گونہ دلجمعی کو ظاہر کیا۔

مرد (مکان کے دروازہ کیطرف اشارہ کرکے) بسم اللہ

عورت خانۂ احسان آباد۔

یہہ ایک اوسط درجہ کا وسیع مکان ہے جس کی دیوارون پر سفید پلاسٹر کیا ہوا ہے۔ مگر امتداد زمانہ نے اوسے میلا اور خراب کردیا ہے۔ صحن مین چھوٹا سا چمن بھی ہے مگر زرد پتون کے ڈھیر اور پودون کی بے رونقی مالک کی عدم توجہی ظاہر کر رہے ہین۔ شمالی دالان اگرچہ وسیع ہین مگر اسباب [illegible] بے ترتیبی اور بے ڈھنگے پن سے رکھا ہے کہ نہ صرف گنجایش [illegible] ہے بلکہ اُن مہذب نظرون مین بہت بے رونق معلوم ہوتا ہے [illegible] مین مغربی سلیقہ کا سرمہ لگا ہو۔ طاقون مین اکثر بوتلون اور شکستہ اسباب کے ڈھیر لگ رہے ہین گھٹلے اگرچہ کئی رکھے ہین۔ مگر سب خراب اور غلط اندر کے کمرہ مین بہت سا میلہ کاٹ کباڑ پڑا ہوا ہے۔ جس مین [illegible] - اکثر عمدہ اور نفیس [illegible] اس بے احتیاطی سے رکھے ہین کہ گرد و غبار پڑ پڑ کر جلد تر بگڑ گئے ہین۔ دالان کے پہلو کا کمرہ جو اور [illegible] نسبت زیادہ پرداخت کیا جاتا ہے کسیقدر صاف ہے مگر اس کی [illegible] اور دیوار گیریون کی پشت پر جالے [illegible] سے آشیا [illegible] اور فانوس مین چڑیان بسیرا لیتی ہین۔ چاندنی اگرچہ [illegible] لی معلوم ہوتی ہے مگر [illegible] اشیاء کے [illegible] لیاقت اور خوش [illegible] ظاہر کر رہی ہین قالین اگرچہ عمدہ اور صاف [illegible] ایک پہلو مین ایک الماری کھڑی ہے جس مین بہت سا شیشہ کا [illegible] ہے مگر سب ناکارہ۔ لیمپ جو یہان جلا رہتا ہے [illegible] اور دوسرے کی چمنی مین بال ہے۔ [illegible] دالان مین فرش پر [illegible]

ہوا اور سردی کو روکنے کے لئے پردے چھوڑ دے گئے ہین اور کچھ شخص بیٹھے ہوئے چاء نوشی مین مشغول ہین۔ کیونکہ جب اس اجنبی عورت اور پیر مرد نے مکان مین قدم رکھا ہے تو کوئی آواز یہہ کہتی ہوئی سنائی دی۔ "جانے ابّا جان توکب آئینگے یہان تو چاء ٹھنڈی ہوئی جاتی ہے"؟

پیر مرد — صغریٰ!!

صغریٰ — جی ابّا جان۔ ابّا جان آپا امّان کے ہان سے ماما آئی تہی کل وہ بہی آئین گی۔

——— ابّاجان چاء پیجئے۔

یہہ کہکر صغریٰ جس کا کوئی آٹھہ نو برس کا سن تہا۔ چاء کی پیالی لیکر آئی مگر پردہ سے الجھکر پیالی ہاتھہ سے چھوٹ پڑی اور دو ٹکڑے ہوگئے۔

ایک معمّر عورت — خدا جانے لڑکی تجھکو کس زمانہ مین ڈھنگ آئیگا۔ اللہ مین بتاتی بتاتی تہک گئی مگر تو ہی نہ سیدہی ہوئی۔

پیر مرد — (اجنبی عورت سے) بیٹھو!

معمّر عورت — اے وہ اے یہہ کون۔ بیوی کہانسے آئی ہو؟

پیر مرد نے اشارہ سے زیادہ سوال کو منع کیا تو معمّر عورت بہت ہی چین بہ جبین ہوکر خاموش ہو رہی۔

باب ۱۳ سیزدہم

[illegible] گزر دن [illegible] پیر مرد [illegible] کہتے [illegible]

تین ماہ کا عرصہ گذرا۔ اس عرصہ میں [illegible] پیر مرد کی عنایت روز بروز اجنبی عورت پر زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ گو اکثر اوس کی خوبی حسن کے ساتھ اوس کی [illegible] اور خدا پرستی کا سکہ دل پر جما ہوا ہے۔ پیر مرد کے مربیانہ الطاف نے اوسے اوس ملک میں لے لیا ہے جو اون کی اولاد اور عزیزوں کے واسطے خاص ہے۔

اوسنا کی خوش خلقی سلیقہ شعاری پاکدامنی اور لیاقت نے گہر کے ہر ایک چہوٹے بڑے کے دل مین گہر کر لیا ہے اور سب اوسے محبت اور عزت کی نظر سے دیکہنے لگے ہین - کیونکہ چہوٹے بچّون کی تعلیم و تربیت اوسی کے سپرد کردی گئی ہے جسکی عمدہ تعلیم کے اثر سے بچون مین لیاقت - اور سلیقہ پیدا ہوجانے سے بزرگ نہ صرف ممنون ہین - بلکہ زیادہ عزت کرنے لگے ہین - اس وقت موسم بہار کی صبح ہے مکان کے بالاخانہ پر دو نوجوان عورتین باہم باتون مین مصروف ہین

ایک — تمہارے انکسار کی کوئی حد بھی ہے - اللہ کی قسم جو ذرا بھی ہم غیر سمجہتے ہون - ہان گہر مین کوئی آجاتا ہے تو شرمندہ تو ضرور ہوتے ہین -

دوسری — ہان میرا وجود باعث شرم ہے -

پہلی — خدا کی قسم انور یہہ بات نہین - تمہارا یہان ہونا ہمارے واسطے باعث فخر ہے - آخر آپ کی والدہ سیدالنساء بیگم اتاجان کی چچازاد بہن تہین کہ نہین وہ کہو کیون ایسے [illegible] ہون کہ ہمارا مدتون اس شہر سے [illegible] اور خط و کتابت ہی بند رہے - کہ کسی کے مرے جیتے کی خبر بھی [illegible] اپنا گہر ہے - [illegible] جان کو جبسے خانہ اماں [illegible] سیدالنساء بیگم کے انتقال کی [illegible] تو پہر ون تو اون کی ہچکی بندہی رہی - جو [illegible] آپ کو اپنے دل مین شرمندہ [illegible] سمجہتے ہین - وہ ہمارے نظر مین آپ کی عزت [illegible] اتاجان کہتے کہ انور کی ہمت [illegible] کو شاید [illegible] چاہیئے اور پاکدامنی کی قسم کہائیے جس نے [illegible] ایسی ایسی مصیبتون کا [illegible] ہلال سے مقابلہ کیا - [illegible] بیگم صاحب سب ہنسی ہی ہین -

انور — [illegible] آپ کو شرم [illegible] -

شرمندہ — وہ تو [illegible] شرمندہ [illegible] کہ تمہارے سامنے [illegible] ہوتی ہون -

انور　　جی بجا درست -

مشرف　　(آئینہ سامنے رکہکر) اب ہی یقین آیا -

انور　　(مسکراکر) آپ کی چہیڑ خانیان غضب کی ہین -

مشرف　　دل مین شرمائی تو نہ ہوگی - ع - آئینہ دیکھ اپنا سامنہ لیکے رہگئے
انصاف تو یہہ ہے کہ کسی بارسٹر کا قصور ہے نہ کسی اکبر کا یہہ تو تمہاری صورت
کے طفیل جو ہوا وہ ہوا - اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی - ہان تو اوس بیرسٹر
اور اکبر نے تمہین کیونکر دیکھا تہا - آخر تم تو الگ مکان مین رہتی تہین -

اس سوال نے گزشتہ تاریخ یاد دلاکر انور کے گلنار چہرہ پر
پہر افسردگی اور ملال کے آثار نمودار کر دئے - خدا جانے کیا کیا یاد
آگیا اور اس یاد مین کیسے کیسے رنج آمیز رنگ طبیعت پر ایک آن مین
گذر گئے -

انور　　سراسر دل دکھانا ہے کوئی ذکر اور ہی چہیڑو -

مشرف　　واہ یہہ ہی کوئی بات ہے مین جب پوچہتی ہون آپ ٹال جاتی
ہین اچھی نہین صاف صاف بتاؤ - ہماری بہن ہو تو بتاو ——— [illegible]

انور　　جو آپ سمجھین -

مشرف　　اجی آپ سمجھین جب خدا نے بنا دیا تو ہم کیا سمجھین گے - جب
خالہ امّان سے [illegible] بیگم ہمارے خالہ تہین - تو آپ کیون نہ بہن [illegible]
[illegible]

انور　　تو مین نے کب کہا کہ نہین ہون -

مشرف　　پہر تو ہمین بتا دو -

انور　　اچھا پہر بتا دونگی -

مشرف　　نہین ! [illegible]
[illegible] بتا دو !

انور — دیکھ اے دل نہ چھیڑ قصۂ زلف۔ کہ یہ ہیں پیچ و تاب کی باتیں

امّا جان کے انتقال کے بعد چچا حبیب اللہ خان صاحب کے بیٹوں میں جائداد پر تنازع ہوا۔ مگر وہ سب پھر مل گئے اور لگے مجھے بے حق کرنے۔ عجب عجب فریبوں کے جال پھیلائے۔ میں اکیلی عورت [illegible] کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں۔ میرے پاس جو ماما نوکر تھی وہ ایک زمانہ میں میر انعام اللہ بارسٹر کے ہاں بھی رہی تھی۔ اوس نے مجھ سے تو کچھ اوّل اوّل میں ذکر کیا نہیں مگر نہ جانے اون سے کیا کیا کہا۔ کہ وہ مقدّمہ چلانے اور سعی کرنے کو راضی ہو گئے۔ مجھ سے جب ماما نے کہا ہے تو صرف چار سو روپیہ محنتانہ کا ذکر تھا۔ میں نے بخوشی منظور کر لیا اور خدا کے فضل سے وہ جیت ہی گئے اس اثنا میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے نہایت سعی اور ایمانداری سے کام کیا۔ میں چار دیواری میں رہنے والی۔ جائداد کا معاملہ ملازم سوائے ماما کے دوسرا میسر نہیں۔ ایک فکر میں جان تھی کہ دیکھئے آیندہ اس کام کا سرانجام کیونکر ہو گا۔ اسی مردی ماما نے خدا اوسے غارت کرے ایک دن یہہ پٹی پڑھائی کہ انہی بارسٹر صاحب کے نام مختار نامہ کر دو۔ میری جو شامت آئی تو یہہ بھی کر گزری۔ اس کے [illegible] سے تو صاحب کے رنگ [illegible] گئے میں نے حق محنتانہ میں پانچ سو کے نوٹ بھیجے۔ تو وہ تو واپس کر [illegible]

مشتری بیگم — ہاں تو کیا ہوا۔

انور — کہتی تھی۔ اسی خدا [illegible] اون سے کیا کہا کہ حق محنتانہ [illegible] انہوں نے مجھ سے [illegible] مقرر کیا۔

مشتری بیگم — خیر میں سمجھی۔

انور — سب جو کچھ قسمت ہے۔ [illegible] کیا [illegible] سب اوسی کے [illegible] ہیں۔ اب شام [illegible] ہیں۔ اور میں نے تو پہا [illegible]

کہ مجھے وہ مکان ہی چھوڑنا پڑا ۔ مگر کیا ۔ وہاں بھی پیچھا نہ چھوٹا ۔ ایک رقعہ میں آپ لکھتے ہیں ۔ کہ یہہ مصیبتیں آپ کے ہاتھوں آپ پر پڑیں ۔ ظاہر ہے کہ مجھے روپیہ کی تمنا نہیں ۔ آپ کا مکان خالی پڑا ہے کہو تو کرایہ دار بسا دیا جائے مگر روپیہ اور قبضہ جب ہی ملیگا ۔ جب آپ ذرا انصاف کی نظر سے دیکھیں گے ۔

مشرف   پھر تمنے اسکا کچھہ جواب دیا ۔

انور   مجھے کیا جواب دینا پڑا تھا ۔ میں نے مکان ہی اس مارے چھوڑا تھا کہ وہاں انکا مکان قریب تھا ۔ اور ہر وقت پیغاموں کا تار بندھا رہتا تھا ۔

مشرف   پھر یہاں سے کیوں نکلیں ۔؟

انور   یہہ اس سے کہیں سخت مصیبت تھی ۔ کیونکہ انعام اللہ نے اگرچہ میری تمام آمدنی پر قبضہ کر لیا اور تقاضوں اور پیغاموں [illegible] رکھی مگر اسمیں ایک شرافت کی پھر بھی بات تھی ۔ ماہ بماہ میری آمدنی و خرچ کا حساب مجھکو بھیجدیتا تھا ۔ مگر روپیے کے نام پر وہی سوال ۔ گویا یہہ دھمکانا اور [illegible] تھا ۔ علاوہ ازیں کر [illegible] تہذیب نہ ہو [illegible] انکا رہنا ترک کر دیا تھا ۔ گویا اس امر کے اظہار کے واسطے کہ مجھے اپنی جائداد کی بھی پرواہ نہیں ۔ اور میں [illegible] کر چکی ۔ [illegible] نخواستہ کسی حفظ جان یا ناموس کے کارن اور یہاں تو دونوں پر آنچ تھی ۔

مشرف   پھر وہی تم رک رک کیوں [illegible] ہو ؟

انور   بوا ! اس کو [illegible] کیا کرونگی ۔

مشرف   واہ [illegible] ۔

انور   [illegible] ؟

مشرف — غیر مسلمانون کو شریک رنج و راحت رہنا چاہیے ۔
انور — مین بیان نہ کر سکون گی ۔
مشرف — کسیطرح ہماری خاطر سے ۔

نازنین انور اس سانحہ کے بیان کرنے کا ارادہ کرتی ہے ۔ مگر گزشتہ واقعات کی یاد کچھہ اسطرح دل پر رنج و افسوس کا انبار لگاتی ہے کہ زبان سے الفاظ نہین نکل سکتے اوس کے چہرہ کی سرخی مدہم اور زردی مائل ہوگئی ہے ۔ آنکھون مین [illegible] آنسوؤن کی سی نمی پائی جاتی ہے دل بھرا چلا آتا ہے اور اندرونی کوششین مشرف سے اخفا کے واسطے ضبط پر مجبور کرتی ہین ۔

اتنے [illegible] آواز دی ۔ مشرف ذرا یہان ہو جاؤ

مشرف تو پائینچے سنبھالتی نیچے گئی اور یہان انور کو یہہ موقع ملا کہ دل کھول کر [illegible] کرے ۔

باب ۱۴ چہار دہم

یارب نہ وہ سمجھے ہین نہ سمجھین گے مری بات ۔
دے اور دل اون کو جو نہ دے مجھکو زبان اور ۔

آدھی رات کے [illegible] اندھیری رات ہے ۔ شہر کے باہر مقامات مین سناٹے [illegible] ہوا چل رہی ہے موسم کی خنکی غیر معمولی زیادہ ہے ۔ [illegible] کوٹھی کے [illegible] دروازہ بند ہین اندر کی روشن شعاعین شیشے کے دروازہ [illegible] مین پڑ کر کچھہ [illegible] ۔

ڈرائنگ روم کے برابر کے کمرہ [illegible] آہستہ آہستہ باتون کی آواز [illegible] ایک [illegible] [illegible] ہے ۔

[illegible]

[illegible] پھر باتون [illegible] زیادہ معروف ہیں - ابھی ابھی [illegible] اکیلا ہوتا ہے اور اون کی باتون سے حظ حاصل کرتا ہے - جو یہان سے بخوبی سنائی دیتی ہین -

حامد — یہہ تو ممکن نہین -

س — بجا درست - اچھا تم قسم کھا سکتے ہو کہ مدت العمر تم ایسے ہی پابند رہے ہو -

حامد — جب تم قسم کھا سکتی ہو تو مین جھوٹا کیون ہون -

س — کیونکہ فرقہ کا تفرقہ ہے -

حامد — تو شاید تم بشپ کار لائل پہ بھی یہی الزام لگاتی ہوگی

س — نہین وہ تو مقدس آدمی ہین - ایسون کا کیا ہے وہ تو گویا دنیا ہی مین نہین رہتے -

حامد — قس علیٰ ہذا - مین بھی مقدس آدمی ہون -

س — (ذرا زیادہ آواز سے) جی بجا - اپنے منہ میان مٹھو -

مس کیتھارائن کے شباب [illegible] جوش نے آواز کو اس قدر بلندی دی کہ بد دیانت خدمتگار پھر چونکا - الّا چونکہ وہ عادی ہوگیا تھا - پھر فوراً اپنے کام [illegible] ہوگیا اور شیشون مین [illegible] کمرے [illegible] آرام کرسی پہ [illegible] بے تکلف بیٹھا ہوا ہے - مسٹر [illegible] اون کی کرسی سے کسی [illegible] - عجیب [illegible] اور مستانہ [illegible] بیٹھے ہے [illegible] رنگ [illegible] ہین - مس کیتھارائن کا [illegible] عنفوان شباب اور [illegible] عجیب [illegible] اس عزیز [illegible] بلند [illegible] کہ خدمتگار کی آنکھین گویا شیشہ مین سے گذر کر مس کے چہرہ پر جا لگی ہین - اس کے گلابی رخسارہ - لیمپ کی روشنی مین [illegible] ہین

اور سینہ کی بہار سینہ فگار کیئے دیتی ہے - بلور کی پُتلی جس مین قدرت نے جان ڈالی تھی اس واسطے پیدا ہوئی ہے کہ ہزارون دل شیشہ کی طرح ریزہ ریزہ کردے - حامد کا دل بھی کچھہ کچھہ پسیجا چلا ہے - کہ اوس کی نگاہین بار بار اُسکے آتشین رخسارون پر پڑ رہی ہین - اور جب وہ حامد کو کسی جواب دینے پر مجبور کرنے کے لیئے محبّت سے جھنجھوڑتی ہے تو اوس کے ہاتھون کو نہ درشتی سے [illegible] ہے بلکہ نہایت نرمی اور الفت کے انداز سے پرسے ہٹھا دیتا ہے مگر حامد کے دل پر مس کیتھارائن کی خوبیون کا اتنا اثر نہین جیسی کیتھارائن حامد کے اوصاف پر مائل معلوم ہوتی ہے -

حامد صحت و تندرستی کے مزے اڑا رہا ہے فوجی باقاعدہ [illegible] نے اوسے اور بھی توانا اور چونچال کر دیا ہے اوس کے بارونق چہرہ سے بشاشت جوانمردی دلیری شجاعت - اولوالعزمی ٹپکتی ہے -

چوڑی خوبصورت پیشانی اقبالمندی کا نشان دیتی ہے بڑی بڑی مونچھین بھرا ہوا خشخاشی خط کہلے ہوئے رنگ اور چہرہ کے حُسن کو اور دوبالا کیئے ہوئے ہین۔

مس - خدا ایسے آدمیون کو مقدس نہ بنائے کہ اسی پردہ مین لاکھونکا خون کرتے ہین -

حامد - خدا تم جیسی کو بے باک نہ بنائے کہ لوگو[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مس - [illegible] اثر نہین -

حامد - مجھہ پر کچھہ اثر نہین اور ہونے کا بھی نہین [illegible]

مس - [illegible] حامد [illegible] اچھا یہ تو بتاؤ [illegible] افسردگی اور ٹھنڈی سانس کیون لیتا -

حامد کا رنگ یکایک متغیر ہوگیا وہ کرسی پر سے کھڑا ہوگیا

میز تک گیا اور پھر الٹے پاؤن واپس آکر وہین بیٹھ گیا مس حیرت سے اوس کی طرف دیکھنے لگی۔

مس — ڈیر حامد تم کتنا ہی چھپاؤ چھپ نہین سکتا۔ افسوس تم مجھے نہین بتاتے کہ یہہ کیا بات ہے (دلمین) کاش یہہ میرے ہی اثر سے ہو۔

حامد — تم کو تو وہم ہے۔

مس — اگر آپ سچے ہین۔ تو میری درخواست کیون نہین قبول ہوتی۔

حامد — پھر وہی کہہ چکا ہون کہ یہہ تو ممکن نہین

خدمتگار — (دلمین) کاش یہہ سوال مجھہ سے ہوتا۔

مس — خیر تم ایک [illegible] مجھہ سے شرمندہ ہوگئے۔

حامد — (ہنسکر) میرا ہی تو وہی خدا ہے اور وہی خوب جانتا ہے۔

مس — خیر مین تو اب جاتی ہون رات زیادہ آگئی ہے اور آپ [illegible] اس امر پر غور کرنے کی اور مہلت ہے۔

خدمتگار یہہ سنکر پردے سے ہٹ گیا اور برآمدہ مین جاکر دروازہ سے پرے لیکن اوسی سیدہ مین کھڑا ہوگیا مس نے آہستہ سے دروازہ کہولا [illegible] آگے قدم بڑھایا۔

خدمتگار — (نہایت آہستہ سے) کون؟

مس — (مسکراکر) چپ نامعقول۔

مس نے یہہ کہکر آہستہ سے خدمتگار کے گلہ پر تھپڑ [illegible] گستاخ خادم کو تاریکی شب نے موقعہ دیا کہ وہ اس حرکت کا ایسا ہی جواب [illegible] مس مسکرا [illegible] نہایت افسردگی سے پیچھے رہ گیا۔

حامد — یہاں آؤ — جیب!

خدمتگار — [illegible]

[illegible] — [illegible]

خدمتگار — بہت اچھا — یہہ خط آئے ہین۔

حامد — یہان رکہدو (دولین) لاحول و لاقوۃ اس خرافات مین آج خطون کے جواب بھی نہ لکھے (خط ہاتہہ مین لیکر) اہا اکرم کا خط ہے۔ (لیمپ کے قریب جاکر اور خط کہولکر آہستہ آہستہ آواز سے)

۸ - فروری سنہ ۱۹۰[illegible]ء - یکشنبہ۔

دہلی حوض قاضی۔

مخدومی جناب [illegible] تسلیم۔

جس طرح عالم خواب مین گذرے ہوئے واقعات اور بھولے بسرے سوانحات مجسم صورتین بنکر کبھی خوش اور کبھی غمگین کر دیتے ہین۔ عالم بیداری مین بھی انسان کی اوس پیش بین آنکہہ کی مدد کے لئے جو امید کے چشمہ سے ہمیشہ آیندہ بہبودی کا خواب دیکھتی رہتی ہے یہی خیال گذشتہ واقعات اور کارروائی کے فوٹو ہمیشہ پیش نظر [illegible] نئے نئے پیرایہ مین ظاہر کرکے گاہے خوش اور گاہے ملول بنا دیتا ہے۔ چونکہ انسانون کے طبایع مختلف ہین اون کی [illegible] اور آرزون مین بھی اختلاف ہے لیکن اس نوع کے ایک خاص فرقہ کی حالت اگرچہ ایک سی نہین مگر ایک قسم کی ضرور ہوتی ہے یعنے وہ حالت جو عالم [illegible] قدم رکہنے سے پہلے اوس [illegible] انجام کے تردد ابتدا اور اس مطلب کے حصول مین [illegible] سعی اور گذشتہ حالات اور حاصل شدہ مطالب کے ذریعہ سے آیندہ کے رستون کو [illegible] مسدود [illegible] کیفیت کے محسوس ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ خداوند تعالی [illegible] سے [illegible] تعلق ہے [illegible] متوجہ کرے تو [illegible] ورنہ ہر فرد بشر کو اس زمانہ [illegible] سے [illegible] نہین ہے۔ اور [illegible] نہین سکتا [illegible] سکتے ہین۔ اور [illegible] اون کا اثر اگرچہ [illegible] مگر اون سے [illegible] ہے اور [illegible] قانون بہت سے اشخاص کے [illegible]

بیکار ہین مگر قوانین قدرت جو مدبّر سموٰت و الارض نے نظام عالم کے واسطے بنائی ہین اپنے مقنّن کیطرح لوث تغیّر سے پاک ہین اور جسطرح وہ ہر شئے پر قادر مطلق ہے اوس کے قوانین بھی ہر فرد بشر پر حاوی - پس حقایق موجودات کے مبصّر جان سکتے ہین کہ اس دائرہ مین ہونے کے سبب سے اکرم کا دل بھی شروع ہونے والی دنیا کے سرانجام کے تفکّرات کا مرکز بن رہا ہے -

عمر کا وہ حصّہ جو فی الحقیقت ہر طرح اعلیٰ درجہ کی عزت کا مستحق ہے کیونکہ بلاواسطہ تعلقات سے سروکار نہ ہونے کے سبب علی قدر [illegible] گذر چکا ہے . اور الحمد للہ کہ پہلے لحاظ سے بہت اچھی طرح گذرا ہے اور دوسرے لحاظ سے بھی برا تو نہین کہا جا سکتا اِلّا وہ بات جو اس وقت حاصل ہونی چاہئے تھی نصیب نہین - گنگا بہ رہی ہے اور ہم صرف اوس ہوا ہی پر اکتفا کئے بیٹھے [illegible] کبھی کبھی اوس کی خوش آیند لہرون پر سے گذرتی ہوئی ادہر آجاتی ہے . اوّل تو ذریعہ ہی وہ اختیار کیا گیا جس مین اس سے زیادہ ہونا ہی کیا تھا اور افسوس ہے کہ اوس کے بھی مراتب علیہ حاصل نہ ہوئے خیر ایم - اے اور بی - اے کی ڈگری تو دور رہی ابھی تو ایف - اے - [illegible] کے لے پڑھ رہے ہین - کل امتحان کے واسطے نام بھیجا گیا ہے اور آج یہ نیاز نامہ لکھ رہا ہون جو خود میرے [illegible] آپ ندیدن [illegible] ہوتا ہے اِلّا یہ کہ نتیجہ کو توکلت علی اللہ تعالیٰ چھوڑ کر مجبور اس سال [illegible] مدد [illegible] از مرگ واویلا [illegible] کیا جاسکے -

یہ تو زندگی کا زمانہ عمر کا موسم بہار اور اوس کا شروع خوبی کے لحاظ سے نو روز [illegible] کیا جاتا ہے - اِلّا [illegible] جب اس کا شروع [illegible] تو آیندہ [illegible] لوگ [illegible]

[illegible]

فضل پر دال ہے - کہ اوس نے اوس مین ان کے واسطے دلچسپی پیدا
کر دی ہے - اور دلچسپی ہی ایسی کہ جون جون زمانہ گذرتا جاتا ہے بجائے
دل گھبرانے کے اور دلبستگی پیدا ہوتی جاتی ہے ورنہ نعوذ باللہ کہین
دنیا کا بے سود اور بے نتیجہ بکہیڑا آنکھہ بھر کر دیکھنے کے قابل ہے - جب ایک
چیز ہر ایک کامیابی گذشتنی اور گذاشتنی ہے تو وہ حاصل ہو تو کیا اور نہ حاصل
ہو تو کیا - کھانے پینے عالیشان مکان بنانے حشمت دولت جمع کرنے کی ضرورت
اس سبب سے ہے کہ انسان جیتا ہے اور اورون پر تفوق چاہتا ہے الا اس
جینے اور تفوق چاہنے کی ضرورت کیون ہے - اور جب نتیجہ معلوم ہے اور
[illegible] ہے اور بہت جلد پیدا ہونیوالا ہی ہے اور بار علائق بے سود ہی ہے
اور رنج دہ ہی ہے تو اوس کے حصول کی تمنا تحصیل حاصل - مگر یہی پردہ ہے
جس نے دنیا کو دنیا بنایا اور انسان کو انسان - انسان دیکھتا ہے اور جانتا ہے
اور سمجھتا ہے مگر کر کچھہ بھی نہین سکتا - مین کبھی اس شروع ہونے والی حالت کو
عزت کی [illegible] نہین دیکھتا مگر شروع کرنے پر مجبور ہون اور شاید برابر سرگرمی
سے اور اب اتنا بھی نہین کر سکتا کہ اوس کمی کو پورا کر سکون - جس کے [illegible]
[illegible] افسوس ہے - میرا بس چلتا تو شاید کر ہی گذرتا کیونکہ جہان تک مین اپنی
[illegible] اندازہ کر سکتا ہون مجھے اس [illegible] تعلق کے بیہودہ بکھیڑے دل سے
دلبستگی حاصل نہین ہے - مین شاید زیادہ خوش ہوتا اگر ہر چند گیر [illegible]
[illegible] کر سکتا - [illegible] اس سے زیادہ مجھہ
[illegible] - مگر یہہ نہین ہو سکتا کہ اپنا بوجھ اپنے پیارے عزیزون
[illegible] - بلکہ میری ذاتی مضمون پر یہہ تمنا
[illegible] ہے - کہ اون کی [illegible] کی مین کوشش کرون -
اور یہہ میرا فرض ہے - آج صبح کو جب مین اس دھن مین مستغرق تھا تو وقت

متخیلہ بہت خوشی خوشی سات ماہ دسمبر ۱۸۸۹ء کی مبارک تاریخ پیش نظر لائی یہ وہ دن ہے۔ جس دن آپ نے ایک سرفراز نوازشنامہ مین احقر کے اکتساب معاش کے ارادہ کا استفسار فرمایا تھا۔ اور اپنی مربیانہ کوشش مین احقر کو کوئی ملازمت دلانے مین صرف کرنے کا وعدہ کیا تھا مین اپنے تئین خوش قسمت خیال کرسکتا ہون اگر میری آزادی جو دنیا مین مجھے بہت عزیز ہے آپ کی خدمت مین بندگی سے بدل جائے کیونکہ شاید مجھے اوس صورت مین اس کی ضرورت بھی نہ ہوگی۔ ملازمت اس زمانہ مین غلامی کے برابر ہے۔ مین جب کسی ملازم شخص کی بیکسی اور مجبوری پر خیال کرتا ہون یا مشاہدہ کرتا ہون تو مجھے اتنا ہی رحم آتا ہے جس قدر کسی بے دست و پا شخص پر۔ لیکن مجھے بھی اس سے گزیر نہین گورنمنٹ انگریزی مین ملازمت ملنے کی دقتین اور کمیابی آپ پر مخفی نہین اور جب کوئی ادنی سی ملازمت بھی خالی ہوتی ہے تو ہزارون لایق آدمیون کی عرضیان حقارت اور بے پروائی کی نظر سے دیکھی جاتی ہین ذرا اور [illegible] کے لئے علاوہ عمدہ لیاقت کے [illegible] اشخاص ڈھونڈے جاتے ہین۔ اور وہ بھی امتحاناً لئے جاتے ہین۔ پھر ظاہر ہے کہ میرا درجہ اس سلسلہ مین کیا ہے۔

غمزہ نادر طلب اور عشوہ ہے نایاب پسند
جنس یان دل ہے سو نادر نہین نایاب نہین

پھر سخت ذمہ داریون اور بندشون کے باوجود تنخواہ قلیل جس مین گذر [illegible] بمشکل چل سکے۔ ہر شخص اپنی محنت کو گران بیچنا چاہتا ہے کم از کم اس [illegible] گران [illegible] اوس کی ضروریات [illegible] آپ کی خدمت مین [illegible] [illegible]

[illegible] ضرور [illegible] کے پورا کرنے کی خواہش [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] میری [illegible] بہت [illegible] [illegible] مگر [illegible] کی [illegible] پورا کرسکے [illegible] ضرور [illegible]

جگہ کی اور جب آپ کی مربیانہ الطاف میرے حال پر یہان تک ہین تو مین یہہ
لکھنا بیکار سمجھتا ہون کہ میرے واسطے کسی مناسب موقعہ کا خیال بلکہ تلاش رہے
ہین خود بھی اس تجسس سے غافل نہین مگر امید کرتا ہون کہ مسبب الاسباب
حقیقی کی بے انتہا مہربانیان یہہ چاہین گی کہ اس دار الاسباب مین آپ کی مبارک
سعی سے یہہ کامیابی حاصل ہو۔ انسانی طریقہ کے موافق مین نے اس قدر عرصہ پہلے
گوش گذار اس سبب سے کیا ہے کہ شاید میری غفلت السعی منی مین کمی ثابت
کرکے کسی موقعہ کے واسطے افسوس نہ دے۔ والتسلیم

محمد اکرم

(خط رکھکر) خوب! ماشاء اللہ لیاقت تو اچھی حاصل کرلی ہے اور مناسب ہے
آجکل کئی جگہ موقعہ بھی ہے۔ انشاء اللہ کوئی صورت نکل آئیگی۔ (دوبارہ خیال پر
[illegible] مگر کوئی جگہ اس کے قابل نہین۔ قاضی صاحب [illegible] کے عنایات
واحسانات مجھہ پر اس قدر رہین کہ اون کے مقابلہ مین [illegible]
[illegible] خصوصاً [illegible] بلا یا جائے تو کچھ تعجب [illegible]
[illegible] ہو جائے گی مین تو بلا لیتا ہون اللہ [illegible]

[illegible] کل من علیہا فان

[illegible] چمکتے تارون [illegible] جگمگاہٹ گرمی کی [illegible]
[illegible] ہے جو ایک سنسان جنگل [illegible]
[illegible] ہوا فرش زمین پر لیٹا ہے [illegible]
بلکہ [illegible]
آخر [illegible]
شروع ہوا اور تارون کی چمک مدہم پڑنے لگی۔ [illegible] تو کہائی [illegible]
نہین دیتے زمین پر نورانی چادر جلدی جلدی پہیل گئی اور اس روشنی مین

[illegible]

کا سبزہ ہار استہ ڈھونڈ نکالیں گے ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کے جھونکے آنے لگے اور ہرے بھرے درختوں کی ڈالیاں مستانہ ادا سے جھومیں غنچے ذرا اچکے اور بلبلیں زیادہ شگفتہ ہونے لگے - ہوا کا ایک جھونکا آیا اور کسی بیکس کے مزار پر ٹمٹماتے ہوئے چراغ کو بجھاتا ہوا اس سے نکل گیا - اتنے ہی میں مشرق میں روشنی ظاہر ہوئی اور نیر [illegible] بڑی آب و تاب سے نکلا ایک ادہ تارا جو ماہتاب کی روشنی میں شرما شرما کر جھلملا رہا تھا آناً فاناً غائب ہو گیا رفتہ رفتہ ماہتاب بھی سفید پڑ گیا - اور اوس [illegible] اپنی نورانی شعاعیں زمین سے [illegible] سفر جلدی جلدی اختیار کیا -

اب آفتاب کی کرنیں نہایت تیز [illegible] چمکتی ہوئی زمین و آسمان [illegible] گئیں بلند ہوتے ہوتے وہ سمت الراس تک آ گیا کسی آنکھ کو تاب نہ [illegible] دیکھ کسی جسم کو برداشت نہیں کہ اوس کی گرمی سہ سکے - وہی نسیم سحری جو اپنے [illegible] ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکوں سے راحت پہونچا رہی تھی [illegible] نازک غنچوں کو شگفتہ کر رہی تھی صرصر بن گئی - اور انہی لپٹوں سے [illegible] کو مرجھانے لگی -

اے دہکتے ہوئے منور چہرہ والے خورشید! تیری گرم بازاری کے آگے ستاروں کا [illegible] دکھائی [illegible] آفتاب [illegible] پھر اون کو موقعہ نہ ملیگا کہ وہ اسی سرزمین [illegible] کر لیا ہم کیا تیرا [illegible]

[illegible]

[illegible]

کو دکہاتا ہے ہر ایک عرصہ خاص تک جلوہ افروز ہوتا ہے اور پہر غائب ہوجاتا ہے۔ زمانہ کے ہاتہہ نیستی کا پردہ اوس پر ڈال دیتے ہین۔ اسیطرح انسان ایک پہول ہے جو گلشن ہستی مین کہلتا ہے۔ اوس کی نیکی اور بہلائیون کی خوشبو چارون طرف پہیل جاتی ہے وہ خوشنما چمکتے ہوئے تارے کیطرح اپنے عزیزون کا غم والم مین دل بہلاتا ہے اور وہ اپنے کاروائی اور تجربہ کاری سے آیندہ نسلون اور اپنی ہم عصرون کے واسطے ترقی کا رہنما ہوجاتا ہے۔ اور [illegible] چاند کیطرح روشن ہوتا ہے۔ اور مصلح کل کی منور شعاعین جو اوس سے نکلتی ہین وہ اپنے پرائے سب کو ڈہارس دیکر بے غرض امداد کا یقین دلاتی ہین۔ وہ شہنشاہی کا لقب اختیار کرتا ہے۔ اور دنیا بہر مین آفتاب کیطرح اوس کا نام روشن ہوتا ہی اوس کے حشمت [illegible] اور رعب [illegible] دور دور تک اوس [illegible] نام کا ڈنکا بجتا ہے۔ اقبال [illegible] اور وہ عقلمندی کے نشان کو مین کے اس [illegible] تک [illegible] زمانہ [illegible] ڈال دیتا ہے اور [illegible] کالی [illegible] جاتی ہین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کو دلیر ٹوٹ رہا ہے [illegible]

کو اپنے پدر بزرگوار [illegible]

دیکھتے ہین اور دل ہی دل مین آہین بھر کر آنسو بہاتے ہین - کبھی وہ ایک دوسرے کو تسکین دیتے ہین مگر افسوس کہ اس مین اس قدر ناکامی حاصل ہوتی ہے کہ خود ہی بیقرار ہو کر دوسرے سے زیادہ گریہ و بکا کرتے ہین - اور پھر دونو کے موتی جیسے آنسو اون کے پاک دامن پر گرتے ہین -

قاضی صاحب کی بیوی بے چاری ہو گئی ہین غم کی مجسم تصویر بن رہی ہین - اگرچہ آنسو خشک ہو گئے ہین - اور زبان سے اُف نہین نکالتین مگر دل کا عجیب عالم ہے اور جب وہ یتیم لڑکی شرف کو دیکھتی ہین تو اور بھی حزن و ملال کے آثار چہرہ سے نمودار ہوتے ہین - لیکن اس عالم مین بھی خدا پرست اور خود دار بیوی صبر و شکر سے کام لے رہی ہے - اگرچہ کلیجہ پھٹا جاتا ہے مگر صبر کی ... پھر ...

باہر دیوانخانہ مین کچھ لوگ جو فاتحہ ... تقریب سے آئے تھے بیٹھے ہوئے مرحوم کے خصائلِ حمیدہ و اوصاف پسندیدہ بیان کر کر کے افسوس ظاہر کر رہے ہین

... قاضی صاحب بڑی خوبی کے آدمی تھے - بڑے ... ایسے لوگ دنیا مین ... کاہے کو ہین -

میر فتح علی — اجی مولانا اس زمانہ مین بھی کہ بچارے پنشن لیکر گھر آ بیٹھے تھے اونکی ... صاحب یتیمون بیوون لاوارثون کی امداد مین خرچ ہوتا تھا -

شیخ ... — ابتو ایسا خدا کیطرف دل لگا تھا کہ سوائے نماز و ... کے کوئی کام ہی نہ تھا - اجی اس پیرانہ سالی مین بھی رات کے تین بجے اٹھتے تھے - اب اس مین خواہ گرمی ہو خواہ جاڑہ ہو -

میر فتح علی — ... دل و جان سے کوشش کرتے تھے - کسی کا دل میلا ہونے کی تو ... ہی نہ تھی -

... علی — وہ جوان ... لوگ - اون کے خیر خواہ اور مدح سرا ہی ... ہوتا اور بے چارہ ... آجاتا تو اس کا جرمانہ اکثر انہون ... پاس

شیخ کلن خانسامان — ہائے کیسے اچھے آدمی تھے۔ اللہ ان کو جنت نصیب [illegible]

ہمارے تو ماں باپ جو سمجھو وہی تھے۔ ہم نوکروں سے بھی کیسے ملائمت سے بات کرتے تھے۔ اور کیسے خوش خلقی سے پیش آتے۔ آج اس گھرانے کا بڑا بوڑھا سدھار [illegible] ہے کہ سب کے سر سے تاج اتر گیا۔

شیخ رحیم الدین — ہائے اب ایسے نیک آدمیوں سے دنیا خالی ہوگئی۔ اور کیسی [illegible] واقع ہوئی۔ پرسوں [illegible] ہوئی۔ کل صبح کو درد اٹھا۔ شام تک [illegible] گیا۔

مولوی حمید الدین — جی ہاں حضرت اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ۔

میر فتح علی — میری سمجھ میں تو نہیں آتا۔ کہ دنیا ہے کس مرض کی دوا۔ [illegible] ہاں ہم لوگ کیوں [illegible]۔ ایک ناٹک کا سا تماشا ہے کہ رات بھر طرح طرح کے [illegible] دیکھے صبح کو کچھ بھی نہیں۔

[illegible] — کُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ۔ محرم نہیں ہے تو [illegible] یاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے [illegible]

شعر

غم کے کھانے کے لئے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

شیخ رحیم الدین — [illegible]

[illegible] بے سود اور [illegible] ہوتے ہیں۔ بادشاہ [illegible] شکر۔ احتیاج حرص [illegible]

نوٹ سلہ جس وقت اجل آتی ہے تو ایک لمحہ [illegible] ایک ساعت پہلے آتی ہے

سلہ میں پوشیدہ خزانہ تھا جب میں نے چاہا کہ لوگ مجھے پہچانیں تو میں نے خلقت کو پیدا کیا۔

نوجبیر ۔ بچہ ہے یا جوان خواہ بوڑھا سب ہی تو اپنی اپنی بساط بموجب ادھیڑ بن مین لگے ہوئے ہین ۔

ضیاء اللہ اختر ۔ حضرت بالکل بجا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے ۔

جور ادیب و شوقِ حبیب و غم فشار

اپنا کوئی زمانہ نہ گذرا فراغ مین

مولوی حمید الدین ۔ بھائی آرام و بےفکری کے تو سب طالب ہین مگر اسکے راستہ نہین آتے جس قدر تعلقات دنیوی کم ہون گے بےفکری زیادہ ۔ اور جب بےفکری [illegible] آرام بھی ہے ۔ اور خوشی بھی ہے ۔ آدمی کو چاہیئے کہ ہمیشہ موت کے واسطے ایسا تیار رہے جیسے مسافر اسٹیشن پر روانگی کے واسطے ۔

ضیاء اللہ اختر ۔ ہشیار باش خواجہ کہ از مرگ چارہ نیست

غافل مشو کہ عمر عزیز دوبارہ نیست

در زندگی بکوش کہ فرصت ہمین دمست

زیرا کہ روز مرگ بکس آشکارہ نیست

شیخ [illegible] ۔ مولوی [illegible] دنیا ہے [illegible] مشکل [illegible] انسان کے پیچھے اس قدر بکھیڑے لگے ہوئے ہین کہ ان سے بہتیرا [illegible] ۔

مولوی [illegible] ۔ بھائی [illegible] گذشتہ [illegible] دوست بکار آید چاہیئے ۔

نوزدہم

اسکے [illegible] مین [illegible] وہان [illegible] ان کے [illegible] [illegible] آج دوستون کا [illegible] عشرت [illegible] اس کے پاس بیٹھا ہے ۔ [illegible] [illegible] دور

[illegible]

کا حزن وملال اُسکا رکر رہی ہے - اُسکا چہرہ اُترا ہوا ہے - آنکھیں سُرخ ہیں لب خشک [illegible] دل اندر سے تڑپ رہا ہے - بار بار لبوں پر ٹھنڈے ٹھنڈے سانس آتے ہیں اور [illegible] کھلے ہیں - دل اندوہگین بھرا چلا آتا ہے - حواس بے ٹھکانے ہیں - [illegible] رہے ہیں -

اکبر آہ پیاری نازنین مجھے کیا معلوم تھا کہ تو بیوفا ہے - تیری عنایتیں صرف مجھے اور برباد کرنے کو تھیں -

[illegible] ارے میاں تمنے [illegible] کیا ہم منع نہ کرتے تھے - کہ وہ اس حرکت سے اور اُچٹ جائیگی - یار تم کو ڈھب پر لانے کی ترکیب ہی نہیں آتی -

اکبر ہائے کیا اچھی صورت تھی کیا نازک اور چھریرا بدن واللہ [illegible] بہتر آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھا - کاش ایک بار اور نظر آجائے -

منصور وہ تو تمہاری نظر بھرا [illegible] تو بنی بنائی بات بگاڑ دی -

[illegible] جی ہاں مجھ جیسا کوئی [illegible] تو ہے - [illegible] کے پاؤں پر رکھدی اور ظالم کا دل نہ پسیجا تو اور کیونکر مانتی -

منصور میاں رام کرنے کے یہہ طریقے نہیں - اس رات [illegible]

[illegible]

اکبر اجی دیوانے ہوئے ہو میں نے ہا کر کیا کر لیا - خدا کی قسم جب اوس کے چہرہ پر نظر پڑتی ہے تو ہاتھ پاؤں میں ایسا رعشہ آیا کہ قدم ہی نہ اٹھے [illegible] سے خشمگین ہو کر میری طرف [illegible] دل شکستہ ہو [illegible] آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا [illegible]

[illegible]

منصور [illegible] اس خیال کو دل سے دور کرو میاں [illegible] دل لگانا بھی نہیں چاہئے -

اکبر — لاحول ولا قوۃ - وہ ہرجائی نہین -

منصور — اگر ایسی نہین تو یہان تنہا آکر کیون رہی تھی - اور پھر اب چلی گئی کچھ تو ٹھکانا ہوگا -

اکبر — یہان آکر رہی تھی - یہان تو میرا جذبہ شوق کھینچ لایا تھا

منصور — خوب تو پہلے آپ نادیدہ عاشق تھے -

اکبر — اوس نے اماجان سے اپنی کہانی کہی تھی - وہان سے تو کسی وکیل کے ڈر کے مارے نکلی تھی - اماں ہی کی تعریفون نے مجھے مشتاق کیا - اوس ظالم نے میرے واسطے کپڑے وہ سی کردے کہ مین نے جانا اوس کا والہ ہو آگیا -

منصور — یار بھی تو کہتے ہین کہ تم خبطی ہو بس ایسے خوش ہوئے کہ نہ جا وہان جا بیٹھے - بھلا وہ تمہاری صورت سے بیزار ہوگی کہ نہین رفتہ رفتہ وہ [illegible]

اکبر — یار شوق نے بھی ناتا [illegible] ہو [illegible] نکالون گا - یا مرجاؤن گا - بس ٹھان لی ہے -

منصور — [illegible] جنون کے سے آثار [illegible]

اکبر — ہان بھائی [illegible]

[illegible] کرو [illegible] -

منصور — میان لعنت بھیجو ایسے معاملہ دنیا مین بہت ہو [illegible]

اکبر — ذ تیوری چڑھا کر) لعنت تو مین تمپر بھیجتا ہون [illegible]

[illegible] کہا [illegible] -

منصور — [illegible]

اکبر — [illegible] تو میری پیاری [illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible] ہم [illegible] تو جلتا کہ تجھے بھی بو پہنچتی جو یوں ہی ہمارا دل کو جلنا تو بلا سے عود ہوتا

منصور۔ تو تم ایسے مضطرب کیوں ہو پتہ مل ہی جائیگا۔

اکبر۔ افسوس یہہ ہے کہ اب وہ میرے داؤں سے نکل گئی اب ملی بھی تو بس نہیں چلنے کا۔ (آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے)۔

کہوں میں کیا کہ کیا درد نہاں ہے — تمہارے پوچھنے ہی سے عیاں ہے
شکایت کی بھی اب طاقت کہاں ہے — نگاہ حسرت آہ ناتوان ہے۔
اجل سے کی ہے کس دم مہربانی — کہ جب پہلو میں وہ نامہربان ہے
مجھے بھی مل گیا ہے کوئی تجھ سا — اب آئینہ سے وہ صحبت کہاں ہے
یہہ کس گلرو کا عالم یاد آیا — دم سرد اک نسیم بوستان ہے
ہوئی بےتابی بلبل سو شور — کہ گھبرایا ہوا کچھ باغبان ہے
ستمگر دل کا ارادہ ہے سفر کا — قیامت آنے میں شہ [illegible]

کوئی یاں لاؤ اوس عیسے نفس کو
کہ آشفتہ تمام اک جوان ہے

[illegible]۔ یہہ کیا وحشت [illegible] دل کو سنبھالو۔

اکبر۔ میاں وحشت تمہیں ہے۔ بس اب آپ بھی یہاں [illegible]

منصور۔ افسوس [illegible] گیا۔

اکبر۔ پھر وہی [illegible] چلے جاؤ۔ یہاں [illegible]
[illegible] تم [illegible] ہو۔

منصور۔ [illegible] مگر تم [illegible]

[illegible] ہے۔

اکبر۔ آپ [illegible]
[illegible] جائے۔

[illegible]

پھر سمجھائیں گے کیونکہ اس وقت اللہ اثر ہو رہا ہے۔ وہ اٹھکر سیدھا اپنے گھر کو چلا گیا۔

اس وقت رات کے بارہ بجے ہیں خلق خدا پاؤں پھیلائے سوتی ہے شہر میں سناٹے کا عالم ہے چوکیداروں کی بیدار کن آوازیں بے فکر خواب کے متوالوں پر کچھ بھی اثر نہیں کرتیں۔ طالب علموں نے بھی کتاب بند کرکے خواب کا ارادہ کرلیا ہے۔ خدا پرست بھی نماز و وظیفہ سے فارغ ہوکر خواب استراحت میں ہیں اور چونکہ تہجد میں ابھی دیر ہے میٹھی میٹھی نیند لے رہے ہیں۔ ہاں راہزنوں اور چوروں کی آنکھوں میں نیند نہیں وہ پولیس کی آنکھ بچا کر اپنا کام کر رہے ہیں اکبر کے بالاخانہ میں اس وقت اکبر کے سوا اور کوئی نہیں۔ وحشت لمحہ لمحہ زیادہ ہوتی جاتی ہے دل گھبرا رہا ہے اور آنسو امنڈ رہے ہیں۔ اس عالم وحشت میں وہ گھر سے نکل اجمیری دروازہ سے شہر کے باہر چلا۔

رخصت اے زندان جنوں زنجیر در کھڑکائے ہے۔
مژدہ خار دشت پھر تلوا میرا کھجلائے ہے

آنکھوں سے اشک [illegible] اور زبان سے اشعار جاری ہیں اور وہ منہ اٹھائے ایک [illegible]
[illegible]

آسمان پر تارے [illegible] رہے ہیں قمر [illegible]
[illegible] اپنی چادر سمیٹ رہا ہے لیکن ابھی تک
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لیطح اللہ تو کبھی کبھی بیدار باتیں پکار اٹھتا ہے۔ اس سین نے خدا جانے اکبر کے دل پر کیا اثر کیا ہے کہ وہ اور از خود رفتہ ہو گیا۔ تالاب کے کنارے بیٹھا ہے انسو کی لڑیاں بندھی ہیں گویا آنکھیں برسات کی کمی کو پورا کرنے اور تالاب کو لبالب بھرنے کا بیڑا اٹھا چکی ہیں۔

کبھی تو لبوں پر مہر سکوت لگ جاتی ہے اور کبھی آہیں کسی شعر یا مصرعہ کے حروف لئے ہوئے زبان تک آتی ہیں۔

[illegible] پارہ دل سینہ چاک چاک — دیوانہ ہو گئے گل جیب قبا سے ہم
بیگانہ جب سے یار ہوا ہے رقیب سے — امید قطع کر چکے ہر آشنا سے ہم
بلبل یہ کہہ رہی ہے سر شاخسار پر — بدست ہو رہے ہیں چمن کی ہوا سے ہم
کم التفات ہم سے سمجھتے ہیں اہل بزم — شرمندہ ہو گئے ترے شرم و حیا سے ہم
اے جوشِ رشک قرب عدو اب تو مت اٹھا — بیٹھے ہیں دیکھ بزم میں کس التجا سے ہم
[illegible] عشق میں ضرب المثل ہو — کیوں کر غبار دل میں نہ [illegible] سے ہم

وقت کی تاثیر نے اشعار کے اثر سے ملکر دل کی آگ کو اور بھڑکا یا وہاں بیٹھنے سے بھی دم اکتا گیا اور ایک سنسان سڑک پر ہو لیا۔

افسوس خدا جانے [illegible] وہ سرگردان [illegible] ہوگا۔ کس کس کی التجا کی ہوگی۔ ہائے [illegible] کی التجا کرے! [illegible] کہ زمانہ حسن کی وہی سمجھکر اوس کی پرستش کرنے [illegible] ہاتھ نہیں آسکتی۔ افسوس تو یہی ہے اب اور وہ عمر بھر نہ ملیں گے تو پھر اس زندگی سے [illegible] اور اس جینے سے [illegible] ....

[illegible] ....

[illegible] ....

[illegible]

[illegible] کیا ہے ....

مگر نہین تو کیا مین اپنی پیاری کی اتنی خدمت بھی نہ کرونگا کہ اوس کو اوس ظالم کے پنجہ سے چھڑاون - آخر یہہ میری جان کس کام آئے گی - بس اس کو اسی کام مین صرف کیا جائیگا!

ہفتم

مین بلاتا تو ہون اوس کو مگر اے جذبۂ دل   اوسپہ بن جائے کچھہ ایسی کہ بن آئے نہ بنے

چھہ مہینے کا عرصہ گذر چکا قاضی صاحب کی بیوی نے اپنے یتیم لڑکی مشرف جہان کی شادی مولوی ذوالفقار علی رئیس دہلی کے چھوٹے بیٹے محبوب علی سے کردی اور اب اس فرض منصبی سے سبکدوشی حاصل کرکے اکبرآباد اپنے بھائی کے پاس جاتی ہین تاکہ بقیہ زندگی یاد خدا مین گزارین - نازنین انور کو اپنے ساتھہ لے جانیکا ارادہ تھا مگر [illegible] جہان کے اصرار سے مجبور ہو کر اُن کو تھوڑے عرصہ کے واسطے اوسے یہان چھوڑنا پڑا - کیونکہ اولاد کی محبت نے گوارا نہ کیا کہ مشرف کو جو کبھی اپنون سے جدا نہ ہوئی تھی اسطرح تنہا چھوڑ دین کہ اوس کے عزیز سسرال کو بھی ابھی اپنا ہی [illegible] ارادہ تھا کہ یا تو تھوڑے دنون کے واسطے خود دہلی آکر اپنے ہمراہ لیتی جا [illegible] یاد ہین بلا لین گی - چونکہ نازنین انور سے بھی اون کو بدرجہ کمال الفت تھی [illegible] واسطے تمام سامان ارام و آسایش کا بخوبی کر گئین تھین - اور [illegible] دو خط ضرور بھیجتے رہنا - مگر قسمت [illegible] کیا [illegible]

یہان کچھہ دن نہ گذرے تھے کہ مشرف کو اپنے خاوند کے ساتھہ پونہ جانا پڑا - وہان نیک دل بیگم پر خاوند کی موت اور [illegible] تھا کہ اندر ہی اندر گھلی جاتی تھین اور [illegible]

[illegible]

ہمہ تن خون شوم ز دیدہ چکم ۔ گر بد انم کہ گریہ را اثر است

ایک دن اسی سوگ مین بیٹھی دل سے باتین کر رہی تھی کہ دروازہ مین سے کسی کے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی نظر اٹھاکر دیکھا تو قدیمی خادمہ چلی آتی ہے اوسے دیکھتے ہی لہو خشک ہوگیا کہ دیکھئے کیا نیا گل کھلتا ہے ۔ مالمنے نہایت اوچھے سلام کیا یہہ معمولی ادا سے جواب دیکر خاموش ہو رہی ۔ نڈر عورت بغیر اجازت فرش پر قالین کے کنارہ ہو بیٹھی ۔ اور انور کی طرف غور سے دیکھکر بولی کہ "کہئے بیوی مزاج کیسا ہے ؟"

نازنین ۔ الحمد للہ اچھی ہون ۔

عورت اللہ ہمیشہ ہمیشہ اچھا ہی رکھے ۔ کتنے دنون سے کیسا دیکھنے کو جی چاہتا تھا ۔ — — وہ تو اکبر علی کی امان نے پتہ بتایا ورنہ مجھے کہان [illegible]

نازنین (دلمین) خدا خیر رکھے اثار اچھے نہین ۔ کہین یہہ دو بکلنت [illegible] نہیں پڑے ۔ ہائے اکبر تو بڑا شریر آدمی ہے اوس دن [illegible] [illegible] کا دیکار کر [illegible] ۔ کیا تم اُن سے ملین نہین کیسی [illegible]

عورت بچاری کا بچہ کے غم مین عجب حال ہے ۔ اے بیوی وہ تو دیوانی ہوگئی بالکل پاگل ۔

نازنین (دلمین) [illegible] (بظاہر) [illegible] کیون ؟

عورت بیوی کیا بتاؤن ۔ [illegible] [illegible] آپکا [illegible] ۔

نازنین (دلمین) کمبخت [illegible] تو [illegible] ۔

عورت [illegible] آپ [illegible] ۔

نازنین (چہرہ [illegible])

عورت بیوی خدا جانتے آپ مجھکو کیا سمجھتی ہین ۔ مگر [illegible] کا قول ہے کہ اگر [illegible]

ہون تو ان سمجھ سہی مگر میری رائے تو یہہ ہے کہ آپ کو ابہی بہت عمر کاٹنی ہے وہ تدبیر کرلی چاہیے کہ یہہ مشکلین جو آپ کو اپنے ہاتون پیش آتی رہین نہ رہین۔

نازنین — الحمد للہ۔ کہ مجھے کوئی مشکل نہین۔ میرے ارام کے قابل بہت ہے۔ نے تیر کمانین ہے نہ صیاد کمین ہین۔ گوشہ مین قفس کے مجھے آرام بہت ہے۔

عورت — خدا نہ کرے تمہارے دشمنون پر مشکلین پڑین۔ اللہ ساری مشکلین آسان کرے۔ رسول اللہ کے صدقہ سے۔ مگر بیگم خدا کے فضل سے آپ خود سمجھہ سکتی ہین۔ کہ کہان [illegible] سے گی۔

نازنین — خیر آپ فرمائے کہ اس تمہید سے مطلب کیا ہے۔

عورت — میرا مطلب کیا ہوتا۔ مدت سے دیکھنے کو جی تڑپ رہا تہا۔

[illegible] — ہان جی یہہ چاہتا تہا کہ آپ کو آپ کی جائداد مین آباد دیکھتی۔

نازنین — اب جائداد کا کیا ذکر۔ [illegible] تو اُس سے بالکل دست بردار ہوچکی۔

عورت — یہہ بہی کوئی بات ہے اللہ آپ کو مبارک کرے۔ [illegible] رد یہہ اور کا غذات امانت رکہے ہین۔ وہ کوئی لٹیرے ہین۔ کون [illegible] بہی ایک بات تہی۔ آپ کی مرضی [illegible] نہ سہی۔ مگر ہان اتنا تو ضرور کہونگی کہ آخر آپ شادی کرینہی گی [illegible] اس سے بہتر ایسا جان فدا کرنیوالا [illegible] اور کون ہوگا بیوی سچ کہتی ہون [illegible] گی۔ اب [illegible]

نازنین — رنجگین ہوکر مگر آہستہ آواز سے [illegible] تمہارا [illegible] یہہ [illegible] مین کہ [illegible] کہ [illegible] دنیا اور [illegible] نہین [illegible]

[illegible] — با وشکر [illegible] کا دل ہے۔ تمنے [illegible] نہین [illegible]

[illegible]

میرے آنے کی خبر سنی تو بڑی منت سے کہا کہ ہمارا رقعہ لیتی جانا۔ میں نے کہا کہ میاں لے تو میں جاؤں گی مگر دینے کا ذمہ نہیں اگر مزاج مہکا دیکھوں گی تو دوں گی۔

نازنین   خیر آمدم بر سر مطلب۔ ذرا میں بھی تو دیکھوں (رقعہ ہاتھ میں لیکر پڑھتے ہوئے)

ما نامہ بہ برگ گل نبشتیم
باشد کہ صبا بار رساند

ڈر ہے کہ کہیں یہ نامہ اور بھی مزاج منغص نہ کر دے۔ خیر ہم تو اپنی تمام ارزوں کو خاک میں ملا چکے صرف خود خاک ہونا باقی ہے تو ایک دن آپ کے ہاتھوں یہ بھی ہو جائیگا۔ میری تمناؤں کا مدار آپ کی عنایت پر تھا سو اوس کی جو کیفیت ہے آپکو معلوم ہے۔ میرا عقلاً نقلاً نہ کچھ بس ہے نہ زور۔ اگر بار خاطر نہ ہو تو ایک دن [illegible] قدم رنجہ فرمائیے۔ اپنا حساب و کتاب کر کے ہمارا قصہ تمام کیجیے۔ یہ بھی بڑی جسارت کر کے آرزو کی ہے۔ اور آخری تمنا [illegible] جو شبہات آپ کے [illegible] آئیں اون سے میں قسمیہ انکار کرتا ہوں۔

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا
ادا سے دیکھ [illegible] گا دل کا

مخلص [illegible]
[illegible]

نازنین [illegible]

[illegible]

عورت   [illegible]

نازنین   [illegible] آپ اون کے [illegible]

میں جو ہونا ہے وہ ہو رہے گا۔

عورت [illegible] تو [illegible] بڑھی

ہوکر [illegible] کی [illegible] کرتی ہو۔

دل [illegible] دل ہی [illegible] تاب لگا رہی ہے

لگا ضبط کر کے اوس کے آثار [illegible] جس سے غصہ کی آگ اور بھڑکتی ہے

نازنین [illegible] آپ اور آپ کے [illegible] صاحب ہیں۔

عورت وہ تو قسمیں کہاتے ہیں کہ سوائے دید دوسری تمنا نہیں۔ اور

وہ بھی عمر بھر میں ایکبار۔

نازنین [illegible] ایکبار۔ ایک بار صورت دکھا کر میں ہمیشہ کو [illegible]

بنا ڈالی۔ اور ایسوں کی قسموں کا بھی بس تم ہی کو یقین آتا ہوگا۔

عورت اشرارے بدگمانی۔ [illegible] کو پہونک

پہونک پیتا ہے۔

ان الفاظ میں خدا جانے کیا تلوار کا اثر تہا کہ دل پر ایسا کاٹ

کر گیا کہ [illegible] نازک دل میں برداشت نہ رہی۔ غصہ سے چہرہ تمتما گیا۔ اور خشمگین

[illegible] سے شعلے نکلنے لگے۔

نازنین بس بس زیادہ حد سے قدم مت بڑھاؤ۔ اوس اکیر نے

[illegible] کر لیا [illegible] ان آنکہوں میں آنسو ڈبڈبا آئے) [illegible]

[illegible] دکھا یا دل میں کچہہ سوچ کر) اور اگر وہ ایسا [illegible] رہے

[illegible] ڈرتی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ٹھنڈے سانس بے اختیار یہہ الفاظ لیتے ہوئے نکلے۔ "ہائے حامد یہہ فراموشی ہے
کہ اب ہماری خبر ہی نہین لوگ زن واسپ وشمشیر کو بیوفا بتاتے ہین پر آپنے تو انکو
بھی شرما دیا۔ یہہ حال تو ہو چکا اور آیندہ جو خدا دکھائے۔ اب صرف مرنا باقی ہے
اگر اوس سے پہلے پہلے آگئے تو خیر خیر ہے ورنہ خیر صلا گمر ہائے۔
بچہ اُ [illegible] مردون ہزار کسے بو آئی۔

---

۴۱ [illegible]

اوس لب سے [illegible] بوسہ کبھی تو ہان
شوق فضول وہمت رندانہ چاہئے

مس کیتھارائن کے عنایات والطاف حبیب کے حال پر کچھ اسطرح رہنے لگی ہین کہ وہ روز بروز زیادہ گستاخ وبے باک ہوتا جاتا ہے۔ حبیب کی چوبیس سال کی عمر [illegible] رنگ کا ذرا گورا اور ہاتھ پاؤن کا کرارا آدمی ہے اب مس صاحب کی خاطر اپنے بساط بموجب [illegible] ہی رہنے لگا۔ چونکہ شروع ہی سے مزاج کا تیز اور چنچل تھا مس کے تیور [illegible] کسی غرض [illegible] ڈھونڈ رہی ہے اور عنقریب [illegible] زمانہ کی ہوا الگ چلی تھی۔ دل مین ہزارون ارمان بھرے تھے پہلے تو اچھی صورت اور ابھرتے جوبن نے مائل کیا اُس پر [illegible] نوکری دیا تھا۔ حبیب کی شوخیات [illegible] پہلے تو شتا [illegible] پھر [illegible] کا ہو گئین۔ ایک دن حامد کی عدم [illegible] اوس وقت اتفاق سے حبیب موجود تھا اور [illegible] تھا [illegible] مین [illegible] لگ [illegible] اندر [illegible] حبیب کو چونکہ مس [illegible] خیال [illegible] لباس تبدیل کرا کے بشطالعت [illegible] کیا [illegible] اندازہ کرتے ہین ضرور غلطی [illegible]

قرینہ سے رکھ رہا تھا۔

مس — حامد کہاں ہین۔

حبیب — ہوا خوری کو گئے ہین۔ آپ بھی ہوا کھائیے۔

مس — (مسکرا کر) آج تو کس ہوا مین ہے۔

حبیب — صرف آپ کی ہوا ہے۔ قسم لیلو جو دوسرا خیال بھی آتا ہو

مس — (ایک انداز خاص سے) اہو یہہ مُنہ اور مصالح۔

حبیب — جی ہمارا مُنہہ کا ہے کو ہے مُنہ تو اونکا ہے جو آپ کو منہ نہین لگاتے اور آپ اون پر جان دیتی ہین۔

مس — (شرما کر) تو اب بہت چل نکلا ہے تیرے مُنہ کون لگے۔

سچ کہتا ہون تم ناحق اون سے اس قدر محبت کرتی ہو وہ اور ہی قسم کے آدمی ہین .... اچھا اٹھو تو چلی کہان وہ بھی آتے ہی کے آتے ہین۔

مس — ...

آخر کیون اس قدر عجلت کا سبب۔ کیا مجھ ...

... یہہ کہکر پہلے مس ... ہاتھ رکھا اور اوس کو کر ...

... سنبھالا اور گرنے سے بچایا

... پر شکن ہو گئی۔

... عشق ...

... نے کون انکھیون سے ...

...

...

... بھی ... سے چل نکلی ہین۔

مس — کسی دن تجکو سخت سزا دی جائیگی۔

حبیب — ہان مگر اپنے ہاتہہ سے قتل کرنا۔

مس کیتھارائن نے دونو ہاتہون سے اوس کے سینہ مین گویا نا وسنے کو چٹکی لی۔ مگر حبیب ایسا آدمی نہ تہا کہ بے گناہ ایسی سزا برداشت کرسکتا اوس نے بہی دلیرانہ ہاتہہ بڑہائے مگر جب مس نے ہاتہہ جہٹک دیا تو پہلے تو اوسکے [illegible] آہستہ سے ہونٹون سے کاٹا اور پہر اپنا جواب پورا کیا۔

مس — دیکہنا ہاتہہ کاٹ ڈالے جائین گے۔ حبیب نے اپنے ہاتہہ مس کی کرسی پر رکہے اور آگے جہک کر اپنی گردن ڈالکر کہا کہ "تم میرا ہی کیون نہ کاٹو۔ مس نے دونو ہاتون سے دہکیلا تو وہ اور مس ہی پر اس قدر جہکا کہ مس اپنے تئین اوس سے لمس کرنے سے نہ بچاسکی۔

مس — تو تو اب [illegible] ایستادہ ہوکر) مین [illegible]

[illegible] — گردن مین ہاتہہ ڈالکر [illegible]

مس — [illegible] ؟

[illegible] — مجہکو تو فائدہ ہے [illegible]

مس — آخر کچہہ مطلب بہی نکلے۔ [illegible]

[illegible] — میری خواہش پوچہتے ہو تو [illegible]

چپکے بیٹہے [illegible] صورت تمہاری دیکہے

[illegible] دیکہنے [illegible] حاصل [illegible]

[illegible]

حبیب — حضرت آپ ہی کرسکتی ہین - اگر اور کچھہ نہین تو اپنی کوٹھی ہی مین آنے کی اجازت دیجئے -

مس — لو ابھی چلو -

حبیب — چلو مگر یہہ یاد رہے کہ چلنا آسان نہین پھر اس کو [illegible] رکھنا نہ ملیگا -

مس — (حبیب کا ہاتھہ گھسیٹکر) ارے چل ہی دیکھا جائیگا -

حبیب خوشی کے مارے پھولا نہین سماتا - مس کے ہاتھہ مین ہاتھہ ہے رمز و کنایہ کی باتین ہوتی جاتی ہین - اب گستاخیان - نہ اغماض سے ٹالدی جاتی ہین بلکہ خندہ پیشانی سے دوبارہ اون کی جسارت دلائی جاتی ہے - بے تکلفی [illegible] زیادہ دلیری کرتی ہے اور انعام پاتی ہے -

مس — پھر وہی ... کچھہ ہاتون کو چل رہے - ... باتین - ....

حبیب — گھبرائے تو خدا لگو دو گستاخ -

مس — [illegible] مزا چکھاؤن گی -

حبیب — اس مزے ہی کی تو آرزو ہے -

مس کیتھارائن اور حبیب تو اسیطرح راز و نیاز کرتے [illegible] وقت رات کے آٹھہ بجے ہین - ایک مسافر دوست [illegible] ہوئے -

[illegible]

کیاریاں خوبصورت پودوں اور رنگارنگ کے پھولون سے گلدستہ بن رہی ہین کھلے رکھے ہوئے ہین - وسط مین ایک خوبصورت چھوٹی سی نہر سنگ سرخ کی بارہ دری مین سے ہوکر گذرتی ہے - نہر کے دونو طرف سرو کے خوشنما درخت کھڑے ہین - خوش الحان پرندے چہچہارہے ہین ڈالیان پھولون اور پھلون کے بوجھ سے جھوم رہی ہین - بارہ دری کے سامنے ایک چھوٹے حوض مین رنگارنگ کی مچھلیان تیر رہی ہین خوش گوار ہوا آہستہ آہستہ چل رہی ہے پھولون کی بھینی بھینی بو سے بس کر دماغ کو تازگی بخشتی ہے -

حوض کے کنارہ دو کرسیان بچھی ہین ایک تو خالی ہے اور دوسری پر ایک نوجوان شخص بیٹھا ہے [illegible] کے تماشہ سے دل بہلا رہا ہے - اوس کی خشخاشی ڈاڑھی - لمبی لمبی موچھین بڑے بڑے ہاتھہ پیر طویل قامت سنجیدہ آنکھین متین چوڑا [illegible] سنولایا ہوا رنگ - پیشانی کے بل ظاہر کر رہے ہین کہ وہ بہادر جفاکش مدبر [illegible] اور رنج آدمی ہے - اس وقت اس کی صورت [illegible] اضطراب بھی پایا جاتا ہے بار بار دروازہ کی [illegible] رہا ہے کسی کا سخت [illegible] انتظار ہے ناگاہ انکھین دروازہ کیطرف لگ گئین اور چہرہ پر تکلیف وہ خوشی کے آثار [illegible] ہو گئے - کیونکہ دروازہ [illegible] از مین [illegible] اس وقت خدا [illegible] چہرہ چودھوین رات [illegible] ارایش [illegible] سے لے اڑی تھی [illegible] رہے تھے - [illegible]

[illegible]

اور رنگ فق بدن [illegible] ہوئے گو قدم آگے رکہتی تہی مگر پاؤن لڑکہڑا ئے جاتے تھے سامنے نظر اٹہاتی تہی مگر آنکہین چار نہو سکتی تہین ۔

اون [illegible] آتے ہی باغ مین [illegible] عالم ہو گیا ۔ گو یا قدرت کے ہاتہہ ایک عجیب گلدستہ سجا کر لائے ہین کہ سرو اوس قامت سے نرگس اون آنکہون سے گل اون رخسارون سے شرماتے ہین سامنے والے شخص پر ایک سکتہ کا سا عالم ہے گو یا بجلی گری اور حواس باختہ کر گئی ۔ نہ ہاتون مین جنبش ہے نہ بدن مین حرکت ۔ وہان وہ عالم یہان وہ کیفیت گو یا کسی صناع نے موم کی صورتین بنا کر کہڑی کر دی ہین جو ہوا سے کچہہ کچہہ حرکت کرتی ہین ۔ من از حیرت تو از تمکین نہ ایمائے نہ تقریرے ۔

بدان ماند کہ ہم بر دست تصویرے بہ تصویرے

خادمہ نے انور کے کندہے پر ہاتہہ رکہے ڈگمگاتے [illegible] کو چلنے مین سہارا دیا [illegible] تہوڑی دیر مین قریب ہوتی جاتی ہین ایک کا حیا اور دوسرے کی حیرت زیادہ ہوتی جاتی ہے ۔ آخر زیادہ طاقت نہ رہی کہ اور قریب جا [illegible] آ سکے نہ جاؤن گی

ماما (کرسی کہسکا) اچہا یہان تشریف رکہئے ۔

نازنین ذرا یہہ سمجہا دینا کہ مین بالکل بندوبست کر کے آئی ہون ۔ اگر ذرا [illegible] امر ہوا تو میرا خون ہی اُن کے سر ہوگا ۔

ماما [illegible] تم کو تو یہہ ہے (اوس شخص سے) بیرسٹر [illegible] [illegible] سے ادا ہو گئی

بیرسٹر از کجا [illegible] ای [illegible] خوبی مجموعہ ۔

عطر [illegible] عنبر افشان تا کمر ۔

[illegible] گردن [illegible] پیشانی [illegible] پسینہ [illegible] [illegible]

خادمہ [illegible] تہری رہوگی ۔

بیرسٹر — (دلہن) ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم   کرشمہ دامن دل میکشد
کہ جا اینجاست۔ (نازنین سے) تشریف رکھیے۔ شاید آپ میری اس عبارت سے ناراض
ہوں مگر اس اشتیاق کا برا ہو جس نے یہہ دن دکھایا۔

نازنین — مرے ستانے سے کیا کچھ ثواب ہوتا ہے۔

بیرسٹر — واللہ یہہ بات نہیں۔ یہہ الٹی شکایت۔ انصاف کیجیے کس نے زیادتی کی

نازنین — آپ تو قانون دان آدمی ہیں۔ انصاف کو خود زیادہ پہچان سکتے ہیں
میں آپ کی بدولت خانہ ویران ہوئی در بدر پریشان ہوئی (آنسو ڈبڈبا آئے) اور ظالم ابھی تک
پیچھا نہیں چھوڑا۔

بیرسٹر — یہہ غضب تو آپ کے شبہات نے ڈھایا۔

نازنین — بجا ہے آپ کی کونسی بات قابل اطمینان رکھی تھی۔ [illegible] تو اب بھی
پور اسامان ۔ . . . .

بیرسٹر — اللہ اکبر! یہہ بدگمانی ہے۔ یہہ احتیاط۔ ظالم اگر صورت کی طرح
دل بھی [illegible] ہوتا تو تم لاجواب [illegible]۔

نازنین — کاش آپ کے پاکیزہ الفاظ میں صد [illegible] ہوتا تو [illegible]۔

بیرسٹر — (دلہن [illegible]) [illegible]
[illegible] تکلیف [illegible]   گفتا [illegible] [illegible]
کہ غم از دل برود [illegible]

[illegible] — خیر [illegible]

بیرسٹر — [illegible]

[illegible] — [illegible]

بیرسٹر — [illegible] دل [illegible] گئی۔

نازنین — [illegible] آپ [illegible] گے۔

ہیرسٹر — آئینۂ روہا ست جانان دل تو ہم از دل خویش پرس حال دل من

نازنین — یہہ سب کچھہ صحیح ہے مگر

ہیرسٹر — اس مگر کی کیا ضرورت ہے ۔

دلم بردی و دلداری نہ کردی ۔ غمم دادی و غمخواری نہ کردی

نازنین — اپنے ہی غمون سے فرصت نہین ملتی ۔

ہیرسٹر — یہہ تو میرا صبر ہے ۔

نازنین — خیر کچھہ ہی ہو ۔ سنئے صاحب آپ نے جو کچھہ کیا مجھے اوس کی شکایت نہین آیندہ اگر آپ میرے حال سے تعرض نہ کرین تو آپ کی عنایت ہوگی ۔

ہیرسٹر — مین نے جو کچھہ کیا عالم الغیوب خدا ہے وہ روپیہ کے لالچ سے نہ تہا مین کہہ چکا ہون کہ وہ سب امانت ہے البتہ آپ کی ضد نے ضد دلائی تہی مگر افسوس ہے کہ اوس مین بہی آپ ہی کو کامیابی حاصل ہوئی ۔ میرا دل نہین مانتا کہ آپ کو اس حالت مین دیکھون ۔ افسوس آپ کیونکر گوارا کرتی ہین کہ مجھے ایسی زدہ حالت مین دیکہین ۔

نازنین — یہہ تو پرانا سوال ہے اور اسکا وہی جواب خدا کے کارخانہ عجیب ہین اور [illegible] کی قدرت کے رازون مین کسکو دخل [illegible] ۔

ہیرسٹر — تم تو اپنے دل کی خدا ہوا چاہتی ہو ۔

نازنین — ہر شخص دوسرے کی نسبت [illegible] کہتا ہے مگر فی الحقیقت [illegible] مجبور ہے ۔ گو کسی امر مین اختیار [illegible] چاہتا [illegible] الشان کے اختیار مین نہین کہ چاہے ۔

[illegible] — نکلتے چیونٹی کے غم [illegible] نکالے نہ بنے

[illegible] نکالے نہ بنے

افسوس تو آپ کو [illegible] جان [illegible]

نازنین — [illegible]

[illegible]

ایسی موثر راہ کی کہ نا نہ مین الو ... بھی بیتاب ہو گئی -

اثر [illegible] اے مرے اللہ نالہ مین ... وہ کہہ اٹھین کہ میرے بیقرار آہستہ آہستہ دونو کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور قوتِ نطق نے ایسا جواب دیا کہ بڑی دیر تک لبون پر مہر سکوت لگی رہی - ہان آنکھین دیکھتی تھین اور باقی الضمیر بیان کر دیتی تھین مگر ایک جانب سے وہی مضطربانہ اصرار تھا اور دوسری طرف سے باحیا انکار تھوڑی دیر اسی حالت مین گذری آخر لربا لوز انگڑائی لیتی آنچل کو سنبھالتی اٹھی اور فی امان اللہ کہکر جانے کا ارادہ کیا -

بیرسٹر — خیر امیدون کا تو خاتمہ ہو چکا تمناؤن کا خون بھی ہو لیا آرزوئین خاک مین مل گئین - مین [illegible] میری - تم نہین جانتین کوئی رونگٹے رونگٹے مین سے [illegible] ہے - ایک گھونٹ زہر ہلاہل کا دیتی جاؤ کہ یہہ قصہ ہی تمام ہو جائے -

[illegible] — (شرمیلی آواز سے) غرض خدا کے ہان بھی آپ میرا [illegible] پڑینگے

بیرسٹر — مین نے معاف کیا۔ ڈرے کہ [illegible] میرا قاتل کیا رہیگا اوسکی گردن پر وہ خون جو چشم تر سے عمر بھر یون [illegible] نکلے - خیر [illegible] ہی مر رہینگے - آپ [illegible] بھی نہ اٹھا [illegible] اور باقی ہے کہ اپنا حساب سمجھ لیجیے - آپ جیتین اور مین ہارا -

[illegible] — میرا کوئی حساب نہین [illegible] خدا کے ہان [illegible]

[illegible] -

بیرسٹر — معاف کیجیے - [illegible] دکانین سب آباد ہین - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خود دوڑی دوڑ کر اٹھایا۔ پیشانی سے گرد پوچھی اور اپنے رومال سے ہوا دینے لگی۔ مگر پھر خدا جانے کیا خیال آیا کہ اوسی حالت مین چھوڑ ماما کو تاکید کی کہ یہین رہے۔ اور خبر گیری رکھے اور خود پالکی مین بیٹھ چلی گئی۔ جب جوش آیا تو نہ دل مین تاب تھی نہ ہاتھ پیرون مین طاقت۔ بمشکل سنبھالا اور دیوانخانہ کی راہ لی دلمین کہتا تھا کہ یہہ ملاقات نہ تھی قضا کا بہانہ تھا ابھی بہانہ موت کا نہ تھا۔ مگر کہان! مین تو زندہ ہون اگرچہ مردون سے بدتر۔ مرتا تو اس الم سے تو چھوٹ جاتا۔ یہہ ضد کہ آج نہ آئے اور ہنسے بن نہ رہے۔ قضا سے شکوہ ہمین کسقدر ... کیا کہئے۔ ادہر یہہ ادہیڑ بُن تھی کہ قضا نے للکارا کہ اچھا آج ہی ... ہشیار باش!!! قدم دیوانخانہ مین رکھا ہی تھا کہ کسی شخص نے پوچھا انعام اللہ ... کہان ہین۔ مڑکر دیکھا تو ایک اجنبی شخص پرلنے بانکون کی وضع مین ... شگفتہ مزاجی پر مائل کیا۔

انعام اللہ	یہین ہونگے۔
اجنبی	تو ذرا آپ ... مجھہ تک بلادین۔
انعام اللہ	مین افسوس کرتا ہون کہ وہ میرے بلانے سے کبھی نہ آئینگے
اجنبی	آپ اون سے واقف ہین۔
انعام اللہ	مین اون سے آشنا ہون ... اپنے سے۔
اجنبی	تو مجھکو ... وجہ نہین ... کہ وہ آپ کے بلانے سے نہ آئین یا آپ کو ...
انعام اللہ	مجھے یاد نہین کہ انہون نے ...
اجنبی	آپ کی ... کی ... معلوم ہوتا ہے۔
انعام اللہ	مجھی ...
اجنبی	تو شاید آپ ہی ... انعام اللہ ... ہین ...

ایک جان اور دو قالب ہین مین کہتا ہون کہ ہین اور وہ ایک جان اور ایک ہی قالب ہین

اجنبی — اگر مین اون کو یہان نہین پا سکتا تو مجھے جلدی واپس جانا چاہئے

انعام اللہ — آپ واپس جا ئین جب تک کہ اپنا مطلب مجھ سے نہ کہہ لین ۔

اجنبی — مین آپ سے نہین کہہ سکتا ۔

تو وہ آپ کو سامنے کے کمرہ [illegible] گئے ۔ اجنبی شخص کمرہ مین داخل ہوا ۔ اور ساتھ ہی دوسرے دروازہ سے انعام اللہ بارسٹر اندر گئے ۔ ایک لمحہ نہ گذرا تھا کہ ایک آواز ہائے ظالم کیا غضب کیا کی سنائی دی جس سے تمام نوکر چاکر بھاگ کر اندر داخل ہوئے تو بیرسٹر کو تڑپتا ہوا پایا ۔ اجنبی نے بھاگنا چاہا مگر بعض نے اوس کو پکڑ لیا اور بعض بیرسٹر کی جو خاک و خون مین لوٹ رہا تھا تیمارداری [illegible] مصروف ہوئے ایک ڈاکٹر کو لینے دوڑا ۔ اجنبی شخص کو کشان کشان پولس کے حوالہ کرنے لے چلے ۔

بیرسٹر — بنا کردند رسم خوش [illegible] ظالمیدن ۔

[illegible]

اجنبی — [illegible]

اس نے تجکو ستایا تھا ۔ [illegible] مرگ [illegible]

یاد نہ بھولی ۔ یہ جرم عشق [illegible]

تو نیز بہ سر دام آ کہ خوش [illegible]

بیرسٹر — [illegible]

[illegible]

[illegible]

بیرا جو کو چہ قاتل سے کوئی پوچھے [illegible] [illegible]

[illegible] مین [illegible] مجھ [illegible]

حامد — آج تو تعطیل ہے کل تمکو مدار المہام بہادر کی خدمت میں لے چلینگے

اکرم — بہتر ہے مگر موجودہ صورت تو کچھہ تشفی بخش ہے نہیں -

حامد — کیسی باتیں کرتے ہو میاں سلسلہ عمدہ ہے کوئی دشمن دیکھا -

اکرم — بہت اچھا مین انکار تھوڑا ہی کرتا ہوں - پھر کل تو شاید میں نہ جا سکینگے شام کو توقع نہیں - ہماری گاڑی کام کی نہ رہی اوس پر سائیس بیمار -

حامد — خیر گاڑیکا بندوبست ہو جائیگا - مگر آدمی کی قلت نے بڑا ستایا جب سے حبیب گیا کوئی ڈھنگ کا آدمی ملتا ہی نہیں -

اکرم — وہی کونسا ڈھنگ کا تھا - اخر آپ کا کیا کیا لے گیا -

حامد — میری گھڑی ایک تو نہیں ملتی دوسرے دو نوٹ قلمدان ہی میں [illegible] - کہکر چلا گیا تھا وہ غائب ہیں - غرض صرف تین سو کا نقصان ہے سستے چھوٹے -

اکرم — خوب یہہ کچھہ قیمت ہی نہیں -

حامد — فی الحقیقت نہیں - ورنہ اس سے زیادہ جرمانہ کا تو میں مستوجب تھا

اکرم — اسکی تو عجب افواہ ہے وہ کونسی مس صاحب تھیں -

حامد — لاحول ولا قوۃ تمنے کس کا ذکر کیا - اوسی کمبخت نے تو مجھے بدنام کیا اچھا ہوا بھاگ گئی - خس کم جہان پاک -

اکرم — آخر وہ تھی کون ؟

حامد — مجھے کیا خبر - تم کو اس کی کیا کرید پڑی لگی ہے دور کرو قصہ کو -

اکرم — (ذرا ٹھیر کر) چچی صاحبہ کے انتقال کی تو آپ کو خبر [illegible] خط پڑھا تھا نا ؟

حامد — ہاں بھائی مجھے بہت افسوس ہوا - اول تو قاضی محمد احسن صاحب [illegible] کے انتقال سے کیا [illegible] تھا [illegible] گیا -

اکرم — وہ تو [illegible] تھا -

حامد — ہاں سچ ہے مگر آپکے اخبار میں ایک عجیب [illegible]

دن کو ایک خون ہو گیا۔

اکرم — کب کیا واقعہ ہے ؟

حامد — تم خود ہی پڑھ لو ٹھیرو اخبار لاؤں ۔ (اخبار دیکھ) یہہ کون اکبر علی ہے ؟ اور یہہ انعام اللہ بیچارہ کون سے بارسٹر ہیں ۔؟ مین تو کسی سے واقف نہین

اکرم — (اخبار دیکھکر) یہہ تو حسن وعشق کے کرشمہ ہین ان سے مین زیادہ واقف ہون ۔

حامد — کچھہ معلوم ہے باعث عداوت کیا تھا ۔

اکرم — وہی زن ۔ زمین ۔ زر مین سے ایک ۔

حامد — یہہ تو مین بہی جانتا ہون ۔ ان تین مین سے باعث تہا کون ؟

اکرم — زن اور زر ۔ آپ نے اگے پڑھا نہین کہ قاتل نے کیا کہا تھا ۔

بجرم عشق تو ام مے کشند وغوغائیست

تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

مجھے یہہ قصہ سر [illegible] سے معلوم ہے اور [illegible] تعلق چچا احسن صاحب کے ہان سے بہی ہے ۔

ملازم — صاحب مولوی برکت [illegible] صاحب تشریف لائے ہین ۔

حامد — لاحول ولا قوۃ کس وقت آئے ہین ۔ اچھا بلالو ۔

اکرم — [illegible] خطبہ [illegible] سنئے گا ۔

[illegible] یا گر [illegible] نیا شد تماشا [illegible]

[illegible] خدا [illegible] گاہ کے کر [illegible] ہے ۔ کچھہ عجیب [illegible]

[illegible] آ [illegible]

[illegible] گیا ہے [illegible] دل [illegible] کیا آج [illegible]

نہ تمام ہو گی - کچھہ ہی ہو مین تو صبح ہی دلّی روانہ ہوتا ہون افسوس مین نے ایسی غفلت کی کہ اوس پر ایسی ایسی بیتی اور مین نے خبر نہ لی مین کیا جواب دونگا - میری تو اوس سے چار آنکھین بہی نہ ہو سکین گی - ہائے کہین چار آنکھین ہون تو سہی - خدا یہہ دن تو دکہائے - پہر تو منا ہی لین گے - خدا جانے اسوقت کہان ہوگی اور کس حال مین ہوگی - میری پیاری انور - بیشک مین خطاوار ہون [illegible] تو بہیجا ہوتا مگر اللہ رے ضبط اور اُف رے حوصلہ ! کہ خود پیش قدمی نہ کی - یہی باتین تو میرے دل کو چٹکیے لیتی ہین - یا اللہ جلد صبح ہو اور مین روانہ ہون - بہاڑ مین جائے نوکری رخصت نہ ملی تو مین تو استعفی داخل کر دونگا -

[illegible] شتی امشب دہل صبح نہ کوفت - یا مگر صبح نہ باشد شب تنہائی را - لاؤ درخواست رخصت تو لکھہ رکھون کچھہ اسمین وقت کٹے -

درخواست لکھہ کر تمام کی گھنٹہ مین دیکھا تو بارہ بجکر کچھہ منٹ گذرے تہے -

حامد یہان آؤ حیدر علی حیدر علی - (زور سے) حیدر علی بس سو چکے اُٹھو حیدر علی -

حیدر علی (دوڑتے ہوئے آکر) سرکار خیر ہے ارشاد -

حامد دیکھو اکرم سوتے ہین یا جاگتے ہین اگر سوتے ہون تو آہستہ سے جگا کر یہان بہیجدو - کچھہ کام ہے -

حیدر علی اکرم کے کمرہ مین گیا - حامد اپنے کمرہ [illegible] کہ اتنے مین اکرم آ [illegible]

اکرم اجی حضرت بیوقت یاد فرمائی ! آج مزاج کیسے [illegible] تو آج آپ پر عجب اثر کیا -

حامد اللہ کا ارادہ انسان کے ارادون پر غالب [illegible] کرنے سو چکے تھے - [illegible] وقت مجبوراً ان کو دو ہفتہ کے واسطے [illegible]

[illegible]

اکرم [illegible]

حامد — ہاں - دلّی - (ملازم سے) اسباب باندھو صرف بستر اور بکس میں روز مرہ کے پہننے کے کپڑے لیلو اور بس -

اکرم — اس قدر عجلت کا آخر باعث -

حامد — باعث میرے آنیکے بعد معلوم ہوگا - اس وقت اتنا کہدینا کافی ہے کہ میرا بھی اس خواب کی تعبیر میں حصّہ ہے اور بہت بڑا حصّہ -

اکرم — میری رائے میں تو اس قدر عجلت خلاف دانشمندی ہے -

حامد — یہاں دانشمندی پر لعنت بھیجتے ہیں - اچھا آپ جاکر سوئیں میں اب رکنے والا نہیں -

---

ہے جین سو نہیں مہلت نکل جا کے باغ میں

بس کب تک التجائے نسیم سحر کرے -

[illegible] دہلی دروازہ کے باہر [illegible]

[illegible] روشنی سے چمک رہا ہے [illegible]

[illegible] بہار دکھا رہی ہے - اور چونکہ [illegible]

[illegible] منظر ہے - کہیں ہرے [illegible]

[illegible] رنگ کے پھولوں سے [illegible]

[illegible] - کہیں کہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] مزار مرزا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سامنے ماند پڑ گئی - روشن شعاعین جب آتشین رخساروں پر پڑتی ہین تو ان کی چمک اس درجہ بڑھ جاتی ہے کہ آنکھین یکایک ادھر دیکھ نہین سکتین - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سیارہ زمین پر اتر آیا یا زہرہ کو پھر اس عالم مین آنے کی اجازت مل گئی [illegible] قدرت کا وہ انعام جو یوسف کی میراث سے ملا تھا کامل طور پر [illegible] چکا ہے [illegible] ان سال اس نونہال حسن و خوبی کے حق مین موسم بہار ہے - بلند [illegible]

اور سعادت کی شعاعین نکل رہی [illegible] سے برعصمت [illegible] برس رہا ہے موزون [illegible] انسان سے دل اور دل سے صبر چھین لیتا ہے [illegible] چونکہ رات نے پردہ ڈال رکھا ہے مقام کی تنہائی نے دلچسپی پیدا کی ہے تو [illegible] شگفتگی کا عالم [illegible] پھول [illegible] مقام [illegible] غنچہ [illegible] [illegible] چہرہ پر پڑ رہی [illegible] [illegible]

گردن [illegible] اپنی بھینی بھینی خوشبو سے گلاب پاشی کر رہی ہین [illegible]

کچھ اور بھی [illegible]

[illegible]

نصیب کرے یہہ سب اُن کی برکت ہے ورنہ میرا کیا مُنہ تہا کہ ایسی خوبصورت وضع بناتی اور اللہ نے چاہا تو اگلے سال دیکھنا ۔

نازنین (پانچ روپیہ بطور انعام دیکر) ہان بیشک تو بڑی محنت کرتی ہے

مالن (سلام کرکے) یہہ آپ کی قدردانی ہے اللہ دونوجہان مین چین دے چلئے اُن کیاریون کو بھی ملاحظہ فرمائیے ۔

نازنین اچھا چلو ۔

یہہ انور کی والدہ سیدالنسا بیگم کا مزار ہے نازنین نے اردگرد کی زمین خرید کر باغیچہ [illegible] دل بہلا لیتی ۔

مزار بیچ مین واقع ہے چارون طرف چار [illegible] کیاریان ہین [illegible] کے تین تین فٹ چوڑے راستے ہین مثلث [illegible] پر چار اور مربع کیاریان بنائی گئی ہین جسمین تمام خوشنما پھولون کے درخت ہین اس قطعہ کے گرد بڑے بڑے میوہ دار درخت [illegible] زمین پر سایہ کئے ہوئے ہین ۔

نازنین [illegible] کے ساتھ اُٹھی اور تمام قطعہ کا ایک چکر لگایا [illegible] مقام کی تاثیر [illegible] ایک عجیب کیفیت پیدا کی [illegible]

نازنین (مالن سے) [illegible] کہد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی خوشنما عمارت دکھائی دی ۔

نازنین [illegible] کی سیر کرکے آگے قدم بڑھائے مگر [illegible] ہوا [illegible] کے عالم مین چاندنی کی بہار ایسی بہائی کہ [illegible] آسمان و زمین کو [illegible] لگی ۔ تنہائی کے عالم مین پچھلے خیالات نے دل کو گہیر لیا ۔ [illegible]

چپکے ہی چپکے التجا کر کے بھر آہیں - آخرکار ضبط کا یارا نہ رہا - اور ہونٹوں [illegible] نے کسی بچھڑے ہوئے کی یاد کا اظہار کیا ۔ حامد خدا جانے تم کہاں ہو اور میں کہاں - اگر بھول گئے تو تمہاری خوشی مگر تمہاری یاد اس دل سے دل کے ساتھ جائے تو [illegible] تمہاری صورت نظر آتی تو اس منظر کی خوبی اور دو بالا ہو جاتی ؎

بہ لبم رسیدہ جانم تو بیا کہ زندہ مانم
پس ازان کہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

یہ الفاظ ابھی پورے زبان سے ادا نہ ہوئے تھے کہ پشت کے پیچھے کسی کی آہٹ معلوم ہوئی - دل پر خوف چھا گیا اور آنکھیں نہایت اضطراب سے اس بھید کو [illegible] کو مڑیں تو سامنے حامد کی صورت نظر آئی - تھوڑی دیر [illegible] ایک کی بھی زبان سے کوئی لفظ نہ نکل سکا دونوں آمنے سامنے [illegible] شکل حیرت و استعجاب سے تک رہے ہیں [illegible] کا تقاضا ہوتا ہے کہ دل [illegible] کبھی شرم مانع ہوتی ہے کہ مدتوں کے بچھڑے اب کیا تعلق رہا - [illegible] کا [illegible] سے آنسو بہا کر [illegible] نے لگا - دونوں کی آنکھوں [illegible] آنسو گر رہے ہیں - لیکن لبوں پر مہر سکوت لگی ہے - تھوڑی دیر [illegible] تو [illegible] نے اپنے [illegible] ہاتھ کانپے اور [illegible] آنکھوں سے آنسو پونچھ سکے - اس حرکت نے اور آگ [illegible] اشکبار ہو گئیں - نازنین کے قدم لڑکھڑانے لگے - اور [illegible]

[illegible]

حامد [illegible]

انور [illegible]

[illegible]

انور — جب آپ ہی نے خبر نہ لی تو خبر دینے سے فائدہ۔
آج آپ کہاں [illegible] کہاں۔ خدا جانے خواب ہے یا خیال

حامد — نہ خواب ہے نہ خیال آپکا جذبۂ شوق۔

انور — میرا جذبۂ شوق اگر اس مین اثر ہوتا تو اتنیک کیا آپ حیدرآباد رہتے

حامد — یہہ [illegible] مشکل ہے کہ وہاں کن کن پیچیدگیون نے رکہا اور کس [illegible]
آپ کی یاد نے نہین ستایا۔

ناز [illegible] انور — ستایا ہو یا نہو مین کوئی شکایت تہوڑا ہی کرتی ہون۔

حامد — یہہ تو میرے واسطے زیادہ افسوس کی بات ہے کاش آپ [illegible]

انور — نہین تو آپ یہہ خیال نہ کیجئے کہ مجہے الفت نہین [illegible]
[illegible] بس محبت نے مجہے رسوا کیا اور [illegible]

حامد — [illegible]

شاید [illegible] آپ کی [illegible] بیان سے
کم نہین [illegible]
[illegible] صبح ہو گئی۔؟

انور — جب شام فراق [illegible]

حامد — خیر [illegible]

انور — [illegible]

حامد — [illegible]

انور — [illegible]

حامد — نہین [illegible] مجہے یقین [illegible]
[illegible]

انور — [illegible]

یہہ تو روز ازل مین فیصلہ ہوچکا ہے

حامد کا چہرہ خوشی اور مسرت سے چمکنے لگا اوسنے نازنین انور کا ہاتہہ اپنے ہاتہہ مین لیا گاڑی بان کو آوازدی اور دونو سوار ہوکر چلدئے۔

خاتمہ

مستانہ سخن میرسد از دل بہ لب ما　　عشق است کہ بربستہ زبان ادب ما

عشق کی کہانی اور سچا دکی زبانی! دردانگیز واقعات دردمند طبیعت سے نکلتے تھے اور موثر [illegible] چھپتے تھے۔ آہ زمانہ ایک حالت پر نہین رہنے دیتا۔ اب نہ وہ دن ہین نہ وہ راتین پھر ویسی دلفریب باتین کہان۔ ذوق وشوق کے دفتر الٹ گئے جوش وخروش کی طغیانیان [illegible] بہار کے [illegible] خزان آئی اور امیدون کے باغ مین جھاڑ و پہیر گئی۔ اب اگر کچھہ باقی ہے تو اوس زمانہ کی یاد مگر اور افسوس اور حسرت بڑ[illegible] اور جگر کو خون کرنیوالی۔ پھر بہلا فسانہ نگاری کا دماغ کسے اور [illegible] ویسی کے ہوش کہان۔ یہہ آخری فسانہ ہے جو اپنے شوق سے لکھا ہے اور دوستون کی خاطر [illegible]۔ مجھہ نا قابل [illegible] کہان کہ تصنیف وتالیف کی جرات کرون۔ مگر جو کچھہ کیا [illegible] دوستون کا دل بہلانا اور لطف صحبت بڑہانا تہا۔ [illegible]۔

گلستان سخن [illegible] چاہتے ہو کہ اب وہ زمانہ نہین کہ [illegible] از عقل و دور از قیاس [illegible] بدل گئے [illegible] چنانچہ [illegible] تاریخی واقعات

بیان ہوئے ہیں اور فسانہ میں غرضیکہ جس زمانہ کا ناول میں ذکر ہے۔ اگرچہ اوسمیں وہی واقعات نہ ظہور میں آئے ہون مگر ویسے ہی حادثات واقع ہوتے رہتے ہیں۔ علاوہ ازین ناول سے اوس ملک کے باشندون کے عادات۔ خیالات۔ چال وچلن۔ رسم ورواج۔ معاشرت۔ تمدن کا حال ہو بہو اور واقعی معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ فرضی مثال میں ہو۔

کسی ملک کے مختلف قومون اور فرقون یا مختلف درجہ کی باشندون کے حالات بین بتائین کا اظہار ناول سے بہتر کم ملے گا۔ گویا ملک کے تاریخی فیکٹ (واقعات نفس الامری) کو دلچسپی کا جامہ پہنا کر آنکھون کے سامنے لا دکھاتے ہیں۔ اور چونکہ ان واقعات میں حقیقت کی بو ہوتی ہے اور انسان کے سچے دلی جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ لہذا ناول مختلف قسم کے اشخاص کے دلون کا آئینہ ہے۔ اور صاحبان بصیرت کے واسطے عمدہ سبق اموز۔

زمانہ کی نیرنگیان [illegible] مرادکی مشکلین۔ الوالعزمی [illegible] خیالات۔ بے سروسامانی کے مصائب۔ امیدون کی خوشیان [illegible] یاس اور حرمان اظہار کمال۔ ذاتی خوبیان۔ شوق اور ضبط۔ بیقراری اور خوددا[illegible] مدارات۔ اپنو [illegible] کسی ملک کسی قوم۔ کسی شخص پر کسی زمانہ [illegible] اسکے مطالعہ سے ہویدا ہوتی ہیں [illegible] جو روزمرہ نظر [illegible]

[illegible]

اور مستحسن ہین اونپر کاربند ہون۔

قدیم زمانہ مین بہی جبکہ فسانہ کی بنیاد ان نیچرل مضامین پر تہی اور
اب بہی جبکہ ناول نیچرا ور فطرت انسانی کا فوٹو ہوتے ہین عشقیہ مضامین
کی چاشنی ضرور ہوتی ہے اور اسی سبب سے متین اور سنجیدہ
[illegible] ناول کی وہ وقعت نہین ہوتی جو ہونی چاہیے۔ مگر سچ یہہ ہے
[illegible] داستان مین محبت کا چٹخارہ نہو ناول [illegible]
اگرچہ تہذیب یا ہندوستانی تہذیب کا اقتضا یہہ ہے کہ جوشِ محبت
[illegible] حقایق موجودات کے ماہر جانتے ہین کہ یہہ مادہ [illegible]
ہر فرد بشر مین ودیعت رکہا ہے۔ بلکہ حکمت آلہی کا مقتضی یہہ ہے
کہ محبت کے رشتہ دلونمین دوڑے ہوئے ہون۔ اور اسی
سبب سے محبت کو عدالت پر ترجیح دی ہے۔

خدا کا سب سے بڑا اور پہلا عطیہ محبت ہے اور دنیا مین
اس سے زیادہ دل خوش کن اس سے زیادہ سچی مسرت بخشنے والا
اس سے زیادہ شیرین اور مرغوب تحفہ نہین ہے سچ یہہ ہے کہ [illegible]
ناپاک محبت نے محبت کے نام کو بدنام کیا۔ اور کوتاہ نظر محبت ہی کو
برا سمجہنے لگے۔ اس سے بہی انکار نہین ہوسکتا کہ محبت کا دامن بہت ہی
پاک وصاف ہے اور برائی کا ذرا سا خیال بہی اوسے آلودہ اور بدنما
کر دیتا ہے اور چونکہ انسان اپنی خواہشون پر قادر اور اونکے ضبط
پر پورا پورا حاکم نہین ہے اکثر سچی اور پاک محبت مین بہی جادۂ احتیاط سے
قدم ڈگمگا جانے کا بہت احتمال ہے اور اسی سبب سے لوگون کے
دلون سے بے لوث محبت کا اعتقاد اٹہہ گیا ہے۔ اور وہ نقشِ محبت
عیب سمجہنے لگے ہین لیکن اصل مین انسانی ضعف کا الزام محبت پر
لگایا جاتا ہے۔ اگر سچی اور بے لوث محبت ہے تو انسان کے دل کے

خوشی [illegible] کا کام کرتی ہے۔ جب محبت کا آفتاب چمکتا ہے تو رات کا سا اندھیرا دور ہو جاتا ہے اور ہر ایک تاریک خیال میں چمک اور روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہہ ایک قدرتی اور فطرتی امر ہے کہ انسان کی طبیعت خوبی پسند واقع ہوتی ہے اور جسقدر کسی مین زیادہ خوبیان نظر آتی ہین اتنا ہی اوس کا دلمین گھر ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ انسان کا دل یہہ چاہا کرتا ہے کہ اوسکے متعلق ہر ایک چیز دلپسند ہو۔ پہر آنکہون کو جسے ہمیشہ دیکہنا ہے اوسمین عیب یا کسیطرح کی ناپسندیدگی کیونکر گوارا ہو سکتی ہے۔ لہذا اگر خوش قسمتی سے حصول سے پہلے خوبیان [illegible] ہے اگر [illegible] آ ہو تو علاوہ خوشی اور مسرت کے ہمیشہ ارام اطمینان۔ اور سلوک [illegible] گزر بسر ہوتی ہے۔

محبت کے [illegible] وہ جوش جو پہلے [illegible] دلون مین پیدا ہوتے ہین بہت ہی بے غرض بہت ہی قوی اور بہت ہی پاک ہوتے ہین اور امتداد زمانہ یا حصول کی مشکلین اوسکے نقش دلون پر سے [illegible] حتی کہ نا امیدی سے یہہ اگ اور بہڑکتی ہے جسطرح اگر مذہب پر تشدد کیا جائے یا بیخ کنی کی کوشش کی جائے تو ایمان اور زیادہ مستحکم اور اعتقاد قوی ہو جاتا ہے اسیطرح محبت پر جسقدر [illegible] جسقدر یاس بڑہتی جائے اتش شوق تیز تر ہوتی جاتی ہے کیونکہ سچی محبت ایسی شخص سے ہوتی ہے جسکی خوبیان تمام عالم مین زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہین جسکی صورت تصور مین خیال دل مین ہر وقت بسا رہتا ہے جسکے نام کی دل عزت کرتا ہے اور خیال سے طبیعت مین جوش اور لذت پیدا ہو جسکی خاطر دنیا کے عیش و آرام ہیچ معلوم ہوتے ہون اور جسکی [illegible] تمام دنیا ہی مسرت کا منبع معلوم ہو۔ یہہ جذبہ شوق خیال مین بلند پروازی رائے مین جلا۔ دل مین عالی حوصلگی۔ عادات مین شفقت پیدا کرتا ہے

برے خصلتون کو دور کر کے پاک دامنی کو قوت دیتا ہے۔

اہلِ محبت کے دامن گناہون کو چھپا لیتے ہین۔ کیونکہ محبت خطاؤن پر نظر کرنے مین نابینا ہے۔ محبت عیبون پر پردہ ڈال دیتی ہے اور کمالون کو ظاہر کرتی ہے۔ محبت کمی کو خاموشی سے چھپا دیتی ہے اور خوبیون کو آشکارا کرتی ہے۔"

بعض اوقات محبت کا جوش اچانک اور یکایک پیدا ہو جاتا ہے ایک نظر دلمین [illegible] ہے کہ پھر کبھی نہین نکلتی مگر محبت مین خواہ مرد ہو یا عورت پاکدامنی اور عصمت عجب جوش و بہار پر ہے۔ یہہ دلوںمین نہ صرف محبت قائم رکھتی ہے بلکہ اوسکو ہمیشہ جلا دیتی ہے اور محبت کی سچی خوشی اور فرحت بخشتی [illegible] ازین وفاداری۔ صداقت۔ ثابت قدمی محبت والے دلون کو زیادہ عزیز [illegible] دنیا کا [illegible] ورعدالت پر [illegible] جو لوگ اس پاک جوہر کو [illegible] وہ [illegible] محبت دے تو صد [illegible] فرمائے ورنہ ایسی مشکل [illegible] نہ ڈالے۔

عفا [illegible] ما مضى [illegible]

ومن علينا بالجميل من الستر

نوٹ [1] خدا تعالیٰ ہمارے گزشتہ خطائین معاف فرمائے اور ہمارے عیب بالکل چھپا کر ہم پر احسان کرے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور

[illegible] کے اصول کی بیان کئے گئے ہیں۔ اور

[illegible] سیاست [illegible] کے مضامین

درج کئے ہیں جو [illegible] جوش [illegible] پیدا

کرتا ہے اور [illegible] کے مختلف مدارج مختلف

[illegible] اور مختلف حالتوں [illegible] حکمت [illegible]

[illegible] عورتوں کی تعلیم اور حقوق کی نگہداشت کا ذکر

بھی موقع بہ موقع کیا ہے۔ عبارت دلچسپ صاف اور

روان ہے۔ حجم ۲۵۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی عمدہ .... [illegible]

کتابوں کے ملنے کا پتہ — سجاد مرزا بیگ

نزد [illegible] بازار عیسیٰ میاں حیدر آباد دکن